صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 12 جنوری 2021ء بمطابق 27 جمادی الاؤل 1442 ہجری بعد از دوپہر دوبجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ ○ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ○ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ○ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ ۙ ○ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ○ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ○ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ ○ فِیْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔ اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیمِ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ کوئسچنز آور۔ کوئسچن نمبر 9002جناب۔۔۔۔۔

جناب شکیل بشیر خان:جناب سپیکر، پینځم تاریخ باندې په مونږ باندې قاتلانه حمله شوې وه، ماله اجازت راکړئ چې۔۔۔

جناب سپیکر:جناب بشیر عمرزئی صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب شکیل بشیر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔Thank you سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، څنګه چې تاسو ته پته ده په پینځم تاریخ په ما، زما په ورور او په ملګرو یو قاتلانه حمله شوې وه چې خوش قسمتئ نه زه، زما ورور او ملګری نور پکښې بچ شو خو د بدقسمتئ نه یو پولیس ورور شهنشاه د یکښې شهید شو۔ عزتمندو، مسئله دا ده چې سوشل میډیا د لوکل اخباراتو او د نور سورسز نه مونږ ته دااطلاع ده چې د چارسدې ډی پی او کوم اصلی او مرکزی ملزمان چې دی چې کوم ایف آئی آرکښې چې ډائریکټ چارج شوې دی او د هغوی Eye witnessesهم دی، هغه له لار ورکوی او د هغه د بچ کولو کوشش کوی، صرف سهولت کارګهیروی، بالکل چې سهولت کارګهیرکړی، هغه خبره مونږه سپورټ کوؤ ځکه چې دې سهولت کارو به ورله پناه ورکړې وی، ټوپک به ئے ورکړے وی، سی ډی به ئے ورته کړی وی، ګاډے به ئے ورته چلولے وی خو دې خبرې ته مونږه هرګز نه یو تیار چې دا سهولت کار صرف ګهیر کړی او اصلی ملزمان بچ کړی ځکه چې وائی ډی پی او به پریس کانفرنس کوی، ډی پی او به بله خبره کوی چې سهولت کارو باندې به ټوله ملبه راړوی، عزتمند سپیکر صاحب، چې دا خبره اوشوه نو دا به بالکل مونږه دا انکوائری نه منو، دا به مونږسره ظلم وی، دا به مونږ سره ناانصافی وی او سپیکر صاحب، زه به ستاسو په وساطت حکومت ته دا اپیل کوم چې دا کوم پولیس شهید شوے دے، زما دا ډیوټئی په دوران کښې ما سره د دې د پاره د شهداء د پیکیج اعلان اوکړئ او د هغې ورور له، بچی ئے ډیر ماشومان دی، د هغه ورور له سرکاری روزګار ورکړئ او زه تاسو ته دا هم خواست کوم چې زما خاندان ته ډیر سیکیورټی خطرات دی نو زما او زما د خاندان د سیکیورټی د پاره هم دې حکومت انتظامات اوکړی او زه اخر کښې د ټولو ایم پی ایز صاحبان ،منسټران

صاحبان ، سی ایم صاحب او د ټولو ملګرو ډیره شکریه ادا کوم چې چا ما سره په فون باندې رابطه کړیده او چا ما ته ټیکسټ کړے دے ، څوک ما له هلته راغلل او مونږ سره ئے زمونږه غم کښې شریک شوې دی، نو عزتمند سپیکر صاحب، زما په دې خبره خامخا د ایکشن واغستلے شی او ده ډی پی او انکوائری به مونږه نه منو چې مونږ سره نا انصافی اوشوه۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین :شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ شکیل صاحب نے جس طرح خود فرمایا ۔ اس پہ اور اس کے بھائیوں پہ کچھ دن پہلے حملہ ہوا تھا ۔ شکر الحمد اللہ شکیل خان اور ان کے بھائی تو بچ گئےلیکن بدقسمتی سے پولیس کانسٹیبل شہید ہو گیا شکیل خان نے اس کی بھی ڈیمانڈ کی یہی مطالبہ ہم کریں گے حکومت سے کہ جوشہیدہےDuring duty اس کو پولیس شہداءمیں شامل کیا جائےجناب سپیکر۔ Secondlyہمیں یہ امید جناب سپیکر، کہ عدل اور انصاف اس طرح ہو جس طرح قرآن پاک کی تلاوت ہوئی اور اس کا ترجمہ ہوا ، مجھے یہی امیدہے ان شاء اللہ جن خدشات کا اظہار شکیل خان نے کیا کل انہوں نے ہمارے صوبائی صد ر ایمل ولی خان صاحب کی موجودگی میں پریس کانفرنس بھی کی تھی۔ اس پریس کانفرنس کا بھی یہی مقصد تھا کہ شکیل خان اور اس کی فیملی نے جو ملزمان نامزد کئے ہیں ایف آئی آر میں ابھی ان کو تشویش ہے کہ حکومت خدانحواستہ ہمیں امید ہے کہ حکومت اس طر ح نہیں کرے گی لیکن پھر بھی مدعیان کو یہ شک ہے کہ کیس Traceنہ کیا جائے تو یہی ہماری ڈیمانڈ ہو گی کہ حکومت کم از کم عدل و انصاف کا تقاضا پورا کرے انہوں نے جو ملزمان نامزد کئے ہیں ضرور ان کی گرفتار ی ہونا چاہیئے ۔ Thirdlyجناب سپیکر، جس طرح انہو ں

نے مطالبہ کیا ہمارے ایم پی اے ہیں Sitting MPA ہیں اور یہ حکومت کی ذمہ دار بنتی ہے کہ ہر ایک شہری کی جان و مال کو تحفظ فراہم کرے ۔ لیکن اگر وہ خود سمجھتے ہیں کہ ان کو زیادہ سیکورٹی کی ضرورت ہے تو مجھے امید ہے ان شاء اللہ کہ وزیر قانون صاحب جو ہیں ان کی سیکورٹی بڑھائیں گے ۔ آپ سے بھی یہی expectکرتےہیں کہ جناب سپیکر یہ اسی ہاؤس کے ، august Houseکے ممبر ہیں ۔ آپ سے ریکویسٹ کریں گے کہ آپ رولنگ بھی دیدیں اور مجھے امید ہے کہ کیس کے حوالے سے ، انوسٹی گیشن کے حوالے ، ایف آئی آر کے حوالے سے حکومت کسی قسم کی مداخلت نہیں کر ے گی، اس کی وجہ یہ ہے کہ جو ملزمان نامزد ہیں اس ایف آئی آر میں ان کا تعلق حکومتی جماعت سے ہے تو ان کو خدشہ ہے کہ خدانخواستہ ایسا نہ ہو جائے ۔ تو ہمیں امید ہے کہ ان شاء اللہ چونکہ ایک ممبرکی زندگی کا مسئلہ ہے اور ان کے خاندان کی زندگی کا مسئلہ ہے تو ہمیں امید ہے کہ ان شاء اللہ حکومت انصاف کے تقاضے پورا کرے گی۔

Mr. Speaker: Minister for Law, please response.

جناب سلطان محمدؐ خان (وزیر قانون): تھینک یومسٹر سپیکر۔ سر، ایک تو یہ واقعہ ہوا ہے تو اس پر افسوس بھی ہے اور ہمدردی بھی ہے کیونکہ شکیل خان ہمارے دوست بھی ہیں، ہمارا ضلع بھی ایک ہے اور اس کے علاوہ شکیل خان کے ساتھ ہمارے تعلقات ہیں، میرے والد صاحب شکیل صاحب کے والد صاحب بشیر خان جو صوبائی وزیر بھی رہ چکے ہیں، وہ بہت اچھے دوست بھی ہیں اور میں بھیً گیا تھا ان کے پاس، وہ میرا اپنا گھر ہے، میں ان کے پاس گیا تھا جب یہ واقعہ ہوا

تھا اور افسوسناک بات ہے، اللہ تعالیٰ نے شکیل خان ان کے بھائی پر اور دوستوں پر رحم کیا اور وہ اس واقعہ میں بچ گئے لیکن افسوس ناک واقعہ یہ ہے کہ ایک ان کے ساتھ جوکانسٹیبل تھا وہ شہید ہو گیا ہے جناب سپیکر ، یہ قدرت کی طرف سے ہوتا ہے، اگر کسی کا ٹائم پورا ہو جاتا ہے تو تین دن پہلے یہ پولیس جوان جو تھا ایک چوکی میں اس کی ڈیوٹی تھی اور اس کو ان کےساتھ ڈیوٹی پہ لگا دیا تھا، پولیس کی طرف سے اس کی قسمت تھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ وہاں پر موجود تھا، وہ شہید ہو گیا جناب سپیکر، یہاں پر بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی شکیل خان اور ہم سب یہاں پر صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں، آپ بھی اس معزز چیئر کے اوپر اگر بیٹھے ہیں تو آپ بنیادی طور پر آپ بھی اس صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں، تو حق بنتا ہے کہ اگر ذاتی بھی کوئی ہو ان کے اوپر تو اس کے اوپر بات کر لیں، میں حکومت کی طرف سے یہ یقین دہانی بالکل کروا سکتا ہوں اور میں نے بذات خود چونکہ ضلع بھی میرا اپنا ضلع ہے تو ڈی پی او سے بھی میری بات ہوئی تھی اور میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ آپ بالکل میرٹ پر اپنا کام کریں، کوئی پریشر آپ قبول نہ کریں اور جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ صاحب نے بذات خود شکیل خان کو ٹیلی فون بھی کیا تھا جب یہ واقعہ ہوا تھا اور ان کے بارے میں پوچھا تھا، انہوں نے پولیس کو یہ ہدایات دی ہیں کہ آپ نے بالکل میرٹ پر اورنیوٹرل رہ کر آپ نے اس سارے معاملے کو دیکھنا ہے۔ سر، دوسری بات جو بابک صاحب نے کی تو جناب سپیکر، حکومت کی طرف سے ہم کلیئر ہیں، اگر ایسی کوئی بات ہوتی

تو ہم یہ بتا سکتے تھے کہ آپ Nominate نہ کروائیں، مثلاً جو ملزمان شکیل خان اور ان کے بھائیوں نے پہلےدن یا پہلے گھنٹے کے اندر ان کو Nominateکیا تو وہ ایف آئی آر کے اندر وہ چارج ہوئے، وہ Nominateہوئے، پولیس نے کس قسم کی حکومتی اس کو نہیں دیکھاکہ یہ حکومتی پارٹی سے سر ،سب کا پارٹیوں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے، کوئی ایک سیاسی پارٹی سے، کوئی دوسری سیاسی پارٹی سے لیکن یہ ثبوت ہے کہ جب شکیل خان اور ان کے بھائیوں نے جس کو بھی Nominate کیا تو اسی کا نام اس ایف آئی آر کے اندر درج ہوا۔ دوسری بات سر،جو بابک صاحب نے کہا کہ ان کو Arrest کریں سر، ایک طریقہ کار قانونی آپ سب ہم یہاں پر جانتے ہیں، اس وقت کیس کی پوزیشن یہ ہے کہ عدالت سے Bail before arrest جو ہے وہ ملزمان نے کر لی ہے تو جناب سپیکر، عدالت میں یہ معاملہ چلا گیا ہے اور یہ Possible نہیں ہے کہ عدالت سے Bail ملی ہو اور پولیس جا کر ان کو Arrest کرے۔ تو جناب سپیکر، عدالت Independent ہے، عدالت ان کی Bailکے بارےمیں Confirmation کے بارے میں جو بھی فیصلہ کرے گی وہ تو حکومت کو ماننا ہی پڑے گا، وہ حکومت کی ذمہ داری ہے، حکومتی ایجنسیز کی ذمہ داری ہے تو یہ میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس میں کسی قسم کا پریشر یا کوئی چیز اس طرح نہیں ہو گا شہداء پیکیج ، میں اس شہید کے گھر پر بھی گیا تھا، بہت زیادہ مطلب Financially وہ بڑے کمزور لوگ ہیں، ان کا ایک بھائی کچھ سال پہلے بلڈ کینسر سے فوت ہوا تھا اور یہی ایک بھائی تھا پورے گھر میں جو شہید ہوا ہے جو پورے گھر کے لئے وہ ایک سہارا تھا اور ایک سپورٹ تھا تو میں نے

جا کے ان کی تسلی بھی کی ہے اور ان شاء اللہ یہ بالکل Commitmentہے، چونکہ دوران سروس وہ شہید ہوا ہے تو شہید پیکیج جو ہے وہ بھی ان شاء اللہ حکومت دے گی اور اس کے علاوہ Employment جو اس کا حق بنتا ہے، اس کے لواحقین کا، وہ Employment بھی ان شاء اللہ حکومت ضرور دے گی۔ آخری بات سر، سیکورٹی کی بات ہے تو بابک صاحب نے بالکل ٹھیک طریقے سے فرمایا کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ نہ صرف ایم پی اے ایم این اے کسی حکومتی اہلکار کی بلکہ ہر ایک معاشرے کا اگر ایک عام شہری بھی ہے تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے جناب سپیکر، کہ سیکورٹی فراہم کی جائے گی اور ان شاء اللہ جس طرح حکومت ہر شہری کو دیتی ہے، ہمارے معزز ، قابل احترام ممبر ہیں، سیکورٹی جو بھی ان کی Requirements ہوں گی، یہ حکومت کا فرض ہے، ان شاءاللہ وہ سیکورٹی ضرور ان کو دے گی اور جناب سپیکر، آخر میں ایک مرتبہ پھر کوئی شک اس میں نہیں ہونا چاہیئے کہ یہ ہمارے شکور خان اور شہرام خان اور میرے خیال میں ایم این اے صاحب بھی تھے ان کے ساتھ، عارف خان بھی تھے بلکہ انہوں نے تو، میں اور اس پہ زیادہ بات نہیں کرتا، انہو ں نے تو ایک اچھا کام شروع کیا، ان کے پاس بھی گئے اور جو ملزمان جن کی ایف آئی آر ہوئی تھیں، ان کے بھائیوں کے پاس بھی وہ گئے بلکہ انہو ں نے تو صلح صفائی کے لئے بھی اس میں قدم انہوں نے رکھا ہے، تو میرے خیال میں ان چیزوں کو حل ہونا چاہیئے، بہرحال کیس جو ہے وہ پولیس میرٹ کے اوپر Decide کرے گی جو بھی کارروائی ہو گی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you.

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر سر۔

Mr. Speaker: After Questions` Hour.

جناب بابر سلیم سواتی: اپنے حلقے کے ایک مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں -----

جناب سپیکر: میں دوں گا ٹائم، سب کو دوں گا، ابھی تو ایک ایشو تھا ،میں دوں گا ٹائم اور سب سے پہلے آپ کو دوں گا ۔ کوئسچنز آور، کوئسچن نمبر 9002، جناب خوشدل خان صاحب۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 9002 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہیلتھ کیئر کمیشن سال 2015 میں قائم کیاگیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمیشن کو چلانے کے لیے ملازمین بھی بھرتی کئے گئے ہیں جن کا سروس اسٹرکچر (Service structure) بھی موجود ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ کمیشن میں بھرتی کئے گئے ملازمین (افسران و دیگر اہلکار) کی بھرتی کا طریقہ کار کیا تھا، آیا ان ملازمین سے کوئی تحریری امتحان ، ٹیسٹ و انٹر ویو لیا گیا تھا اور آیا بھرتی شدہ تمام ملازمین میرٹ اور سروس قواعد پر پورا اترتے تھے، اس کی وضاحت کی جائے؛

(ii) اگر مذکورہ تحریری امتحان لیا گیا تھا تو کس اتھارٹی کےذریعے اس کو منعقد کیا گیا، اتھارٹی کا نام بمعہ ریزلٹ کاپی فراہم کی جائے، نیز بھرتی شدہ ملازمین کی تفصیل بمعہ عہدہ و گریڈ کی تفصیل اور

بھرتی کے لئے دی گئی درخواستوں اور تقرر ناموں کی نقول فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہیلتھ کیئر کمیشن میں سال 2018 میں مختلف کیڈر کے ملازمین کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ہیں تاہم انکا کوئی سروس سٹرکچر ابھی تک نہیں بنا ہے۔

(ج) تمام ملازمین سے بذریعہ صوبائی ٹیسٹنگ ایجنسی (ETEA) تحریری امتحان لیا گیا تھا اور تمام ملازمین کے تعلیمی اسناد کی چھان بین (سکروٹنی) بھی ایٹا (ETEA) سے کروائی گئی تھی، انٹرویو ہیلتھ کئیر کمیشن کی سلیکشن کمیٹی نے لیا تھا۔ تمام ملازمین میرٹ اور قواعد و ضوابط کےمطابق بھرتی کئے گئے تھے، مزید برآں عرض ہے کہ مذکورہ بھرتیوں کے بارے میں تفصیل بمعہ انڈیکس اور تمام دستاویزات منسلک ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ This question is related to the Health Care Commission of Health Department. اس کا جو Reply ہے، That is incomplete and unsatisfactory, complete information was not provided. اور آپ دیکھیں اس میں بہت سی پوسٹس تھیں جو انہوں نے ایڈورٹائز کیں، یہ میں مانتا ہوں انہوں نے ETEA سے کیا ہے پہلے، ایڈورٹائزمنٹ بھی کیا ہے، ETEA سے کیا ہے لیکن دو ا نفارمیشن میں مانگتا ہوں جو انفارمیشن مانگتاہوں وہ انفارمیشن مجھے Furnish نہیں کی ہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انکا میرٹ کیا ہے؟ اب انہوں نے سر، اگر آپ ایڈورٹائزمنٹ دیکھیں اور ان کا جو ایگریمنٹ ہوا ہے ETEA کے ساتھ تو اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ ان کے

لئے Written test کے 45 مارکس تھے تو اب یہ پتہ نہیں کہ ٹوٹل مارکس کتنے تھے؟ سر، For example اگر ٹیسٹ کے لئے100 نمبر ہیں تو Rest of کتنے نمبر ہیں Qualification کے کتنے نمبر ہیں، Higher qualification کے کتنے نمبر ہیں؟ اور انٹرویو کےلئے انہوں نے بعض جہگوں میں 30 نمبر رکھے بعض میں10 نمبر رکھے گئے ہیں، تو یہ ایک فارمولا ہوتا ہے اور یہ خود Commitکرتے ہیں، ایڈمٹ کرتے ہیں کہ ہم نے ابھی تک سروس سٹرکچر نہیں بنایا ہے تو پھر یہ کس سٹرکچر کے تحت انہوں نے اتنی اپوائنٹمنٹس کیں اور بہت کافی اپوائنٹمنٹس ہیں۔ اسی طرح جو انہوں نے یہ Provide کیا ہے Offer of jobs ، اب اس میں انہوں لکھا، آخر میں اگر آپ ملاحظہ فرمائیں، Job offer letter for the Post of office Assistant. This post was not advertised. جو انہوں نے ایڈورٹائزمنٹ لگایا ہے اس جواب کے ساتھ، تو اس ایڈورٹائزمنٹ میں اس کو Mention نہیں کیا، میں نے دیا ہے کہ This post was advertised. تو Appointment has not been made according to law on subject. یہ، دوسرا یہ کہ سر ،انہوں نے اتنے بنڈل کو بھیجے، اس میں میں رات کو دیکھ رہا تھا تو اس میں ایسی کوئی بات نہیں، تو میرا یہ In the interest of the department and in the interest of the public, it should be referred to Committee concerned for further Discussion یہاں پر توہم اتنی نہ discussions because کرسکتےہیں اس ہاؤس میں، ہم تو یہاں انہوں نے Reply دے دیا، اب مجھے دیکھنا ہے کہ اس میں کیا ہے؟ تو کمیٹیز اس لئے آپ نے بنائی ہیں اور ہماری پروویژن بھی ہے Constitution of Committee کہ ایسا کوئی اہم معاملہ ہو تو ان کو ریفر کیاجائے، وہاں

پر ڈسکشن ہوتی ہے، وہاں پر اس پہ بات ہوتی ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Honorable Minister for Health, to respond please.

<u>جناب تیمورسلیم خان (وزیر صحت) :</u> جناب سپیکر، جوپہلی چیز ہے وہ یہ ہے کہ To the extent جو ان سے انفارمیشن انہوں نے مانگی ہے وہ تو میرے خیال میں اتنی زیادہ ہے کہ I think یہ کہنا تھوڑا سا نامناسب ہے کہ انفارمیشن دینے کی کوشش نہیں کی، میں اس کو صاف کر دیتاہوں، اس کو کمیٹی جانے کی ضرورت نہیں ہے، جو اپوائنٹمنٹس ہوئی تھیں تو اگر یہاں پہ کوئی غلطی ہوئی ہے تو وہ بے شک بالکل نہ چھپانے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر۔۔۔

<u>وزیر صحت:</u> سر، آپ بات سن لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی فلور ان کے پاس ہے، پلیز خوشدل خان صاحب، جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر صحت:</u> یہ ہیلتھ فاؤنڈیشن جو ہے Fully فعال ادارہ نہیں تھا، یہاں پر ابھی ایک بہترین بورڈ لگایا جو اس سوال کو دیکھ کر جو پہلی سکروٹنی اپوائنٹمنٹ کے پراسیس کی گیپ کی بنتی ہے وہ بورڈ کا کام ہے، بورڈ ابھی In place آیا ہے، سارے Independent لوگ آئے ہیں اور میں اس کے حق میں ہوں کہ اگر کوئی اپوائنٹمنٹ غلط ہوئی ہو تو وہ دیکھ لیں، وہ ان کو بالکل نکال دیں، تو پہلے بورڈ کا کام ہے، بورڈ اپنا کام کر کے دے دیں اور میں ڈیپارٹمنٹ کا جو Representative ہے یہ ڈائریکشن دیتا ہوں کہ وہ بورڈ کو یہ لکھ کر دے دیں کہ جو یہ اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں ان کو Review کیا جائے،پراسیس کو Review کیا جائے، ایک پراسیس فالو ہوا ہے لیکن ہمیں پتہ ہے کہ کبھی کبھی پراسیس Followہوتے ہوئے بھی اس میںGaps آجاتےہیں،

تو اگر ایسے ہوا ہے چاہے وہ آفس اسسٹنٹ کی پوسٹ ہے یا زیادہ سینیئر اس پہ ہے تو بالکل بورڈ فیصلہ کردے۔ یہ چونکہ ایک ریگولیٹر ہے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا، اس کی اٹانومی ضروری ہے، تو میں چاہتا ہوں کہ یہ کام وہ بورڈ کرے نہ کہ ان پر پریشر ڈیپارٹمنٹ سے آئے یا اسمبلی سے آئے، نیا بورڈ ہے، اس کو کام کرنے کا موقع دیتے ہیں، اس کے بعد وہ رپورٹ بھی یہاں پر آجائے گی، تو یہ کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، اس میں کیا حرج ہے، اگر فرض کیا یہ ان کے ساتھ Discussکرتےہیں، اگر اس کو کمیٹی جو بنی ہوئی ہے،ہیلتھ کمیٹی ہے، اس میں ممبران ہیں تو اگر ہاؤس اس کو ریفر کرلے، آپ کی اجازت سے تو فرق کیا پڑے گا؟ Discussionہوگی ناں، توDiscussion کس کے فائدے میں ہے؟ ہمارا ذاتی اس میں کوئی مفاد تو نہیں ہیں، نہ کوئی اس میں میرا کوئی رشتہ دار ہے، اس کو رہ گیاہے، نہ ہم نے اس کی ، یہ تو جنرل میں نے کوئسچن کیاہے کہ ایک نیا کمیشن بناہوا ہے اور اس میں اتنی سینکڑوں اپوائنٹمنٹس ہوچکی ہیں اور وہ خود بھی منسٹر صاحب تسلیم کررہے ہیں کہ اس میں غلطیاں ہوسکتی ہیں، تو اگر غلطیاں ہو سکتی ہیں تو پھر تو It should be referred to the Committee concerned for further discussion. تو اس میں کیاحرج ہے؟ میں تو یہ حیران ہوں کہ کیوں ہمارے منسٹر صاحبان اس کو Avoid کرتےہیں، کمیٹیاں کس لئے بنی ہوئی ہیں؟ پھر کمیٹیاں نہیں بننی چاہئیں کہ ہم نہ جائیں پھر۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، دیکھیں یہ بڑا ضخیم جواب ہے، اتنا جواب تو میں نے آج تک نہیں دیکھا کسی کےکوئسچن کا جتنا زیادہ آپ کو انہوں نے بھیجا اور دوسرا انہوں نے Categorically کنسرنڈ لوگوں کو ہدایت کردی ہے کہ آپ نے ایک پوسٹ کے اوپر اعتراض اٹھایا ہے تو وہ پوسٹ جو تھی وہ ایڈورٹائز نہیں ہوئی تھی اسسٹنٹ کی، تو انہوں نے کہہ دیا کہ بورڈ اس کو دیکھے اور ادھر اسمبلی میں اس کی رپورٹ آئے گی، انہوں نے یہاں رپورٹ منگوالی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ان کی ڈیٹیل ہے، یہ منسٹر صاحب نے نہیں پڑھا ہوگا لیکن میں پڑھ چکا ہوں، اس میرٹ لسٹ میں ایسے Candidate ہیں، They are high qualified لیکن ان کو انٹرویو میں، اس کے ممبروں کو یہ 30 نمبر جو ہیں اسے تقسیم کیا ہے، سو بعض کو جو ہائی کوالیفائڈ ہیں ان کو دو نمبر دئیے گئے ہیں اور جو Prescribed qualification رکھتے ہیں ان کو آٹھ نمبر دئیے ہیں، ایک ممبر نے تو یہ .It is not a transparent process، اس میں تو یہ میں کہہ رہا ہوں کہ بھئ اگر ایک آدمی ایم ایس سی ہے، انٹرویو میں آپ اس کو دو نمبر دیں دس میں سے، دوسرا آدمی ایف اے ہے، اس کو آپ آٹھ نمبر دیتے ہیں تو آپ کا کیا پیمانہ ہے، کیا پیرا میٹر ہے کہ ایسا کرتے ہو؟ غلطیاں ہوتی ہیں، ہم تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہم تو یہ تو نہیں کہتے کہ ان کو نکالیں لیکن ہم دیکھیں گے، ڈیپارٹمنٹ آجائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، مائیک کھولیں منسٹر صاحب کا۔

وزیر صحت: اس میں حرج ہے، میں تو ادب کےساتھ خوشدل خان صاحب کے ساتھ Disagree کرتا ہوں اور اس لئے کہ جیسے ہم نے کہا اگر وہ پرانا بورڈ ہوتا، پرانا سیٹ اپ ہوتا اور اس وقت ہم اسی آرگنائزیشن سے ان کی ریکروٹمنٹ دیکھ رہے ہوتے تو ایک ایشو ہوسکتا تھا، کوئی کیس بن سکتا تھا، جب ایسے ٹائم میں ہم نے ایک نیا بورڈ وہاں پہ بنا لیا ہے، اس کا ان ریکروٹمنٹس سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کا کوئی انٹرسٹ نہیں ہے تو انتہائی ادب کےساتھ میں یہ کہوں گا، خوشدل خان صاحب کے بڑے اچھے کوئسچنز ہوتےہیں لیکن اسمبلی کے ممبران کا Unless شدید ضرورت ہو میرے خیال میں اپوائنٹمنٹس، ٹرانسفرز / پوسٹنگز یہ پہلا کام نہیں ہے اور اگر یہ پہلا کام نہیں ہے اور ایک وہیکل جو Allowed ہے اور جیسے سپیکر صاحب، آپ نے خود کہا کہ ان کی رپورٹ، ان کا کام یہاں پرمنگوالیاتو پہلے ان کا جوکام ہے، ان کو کام کرنے دیں، Rather than کہ یہاں پر ہم بیٹھیں کیونکہ ان پر پھر پریشر پڑتاہے، Practically Pressure پڑتا ہے اور جو ادارے اٹانومس ہوتے ہیں، ان کو Autonomously کام کرنا چاہیئے، اس کے بعد چیلنج کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: یہ ٹھیک ہے رپورٹ یہ لے آئیں، اس کے بعد اگر آپ Satisfied نہ ہوئے تو پھر رپورٹ کے بارے میں بات کرلیں گے،وہ ڈیپارٹمنٹ کنسرنڈ سےکہ یہ جو آپ نے پوائنٹ Raise کیا تھا اسی کی BOG سے ڈیٹیلز منگوارہے ہیں، جو انہوں نے Commit کیا ہے یہاں پر، تو Let the report comes. اس کے بعد اس بات کرتے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں رپورٹ تک۔
جناب سپیکر: پینڈنگ تو نہیں جب وہ رپورٹ آئے گی پھر رپورٹ کے اوپر بات ہوگی۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تو جب رپورٹ آجائے تو پھر اس پر میں Discussionکروں گا یا میں کیا، It should be kept pending. پھر رپورٹ کے ساتھ ہم دیکھیں گے Tally کرینگے، ایسا تو نہیں ہوتا، اس رپورٹ میں کیا دیتےہیں، تو اس کو اگر آپ نہیں بھیجتے نہ بھیجیں لیکن اس کو پینڈنگ رکھیں، جب رپورٹ آجائے تو پھر ان میں In list کرلیں پھر بعد میں۔
جناب سپیکر: میرے خیال میں پینڈنگ کی ضرورت نہیں، انہوں نے جواب دے دیا ہے، Very comprehensive, he has issued instructions to the concerned people Bring the report in the House, let the report comes, we will see. کہ اور جو آپ نے پوائنٹ Raiseکیا وہ تو ظاہر ہے اس کا Answer کرینگے آپ کو۔ جی منسٹر صاحب۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، اس طرح نہیں ہوتا ہے، آپ میرے کوئسچن کو پینڈنگ کرلیں تب تک کہ یہ کوئسچن رہے وہ رپورٹ آجائے، اگر رپورٹ ٹھیک ہو تو ہمیں کیا اصرار ہے؟ہم اس کو Withdraw کرلیں گے۔
جناب سپیکر: منسٹرصاحب۔
وزیر صحت: سپیکر صاحب، میرے حساب سے تو ایک کوئسچن تھا، کوئسچن کا جواب دے دیا بلکہ اس سے زیادہ کردیا کیونکہ ایک ایسا پوائنٹ تھا جہاں پر پبلک ڈومین میں یہ سنا گیا، میرے لیے تو بڑا آسان تھا ، To stand behind the department and say کہ یہ دیکھیں اس میں آگے کوئی کارروائی کی ضرورت ہی نہیں ہے لیکن ہمیں یہ ریکروٹمنٹ کا کلچر جو ہے وہ ٹھیک کرنا ہے لیکن اس میں دو چیزیں

ہیں، ایک کہ جہاں پر ریکروٹمنٹ پراسیسز Abuse ہوتےہیں کہ وہ Abuse نہ ہوں لیکن دوسرا اس کو Political representative بھی Abuse نہ کریں، اس لئے I stand by my answer، میرے خیال میں تو یہ کوئسچن جوہے وہ Close ہوجاتا ہے، اس کے بعد جب بورڈ کی رپورٹ Submit ہوجاتی ہے، سب سے پہلے تو میں ایکشن لونگا جیسا کہ میں نے یہاں پر کہا لیکن اگر اسمبلی میں دوبارہ یہ اٹھانا پڑے تو وہ اٹھا دیں۔

Mr. Speaker: In this case, I have the only option to put it to the vote. Babak Sahib.

جناب سردار حسین: میں منسٹر صاحب سےریکویسٹ کرتا ہوں، ہمارے خوشدل خان صاحب سنیئر موسٹ پارلیمنٹرین ہیں، اگر وہ ریکویسٹ کرتے ہیں تو میرے خیال میں میں بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر کمیٹی کو ریفر ہوجائے تو اتنا بڑا ایشو نہیں ہے، تو Kindly ہم بھی ریکویسٹ کرتے ہیں ۔

وزیر صحت: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: کمیٹی۔

وزیر صحت:ٹھیک ہے ۔

Mr. Speaker: Okay, is it the desire of the House that the Question No. 9002 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The Question No. 9002 is referred to the concerned Committee. Thank you, Khushdil Khan Sahib, Question No. 9114, Janab Sahibzada Sanaullah Sahib.

*9114 _ صاحبزادہ ثناﷲ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گےکہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال میں مریضوں کو بنیادی صحت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i)ڈی ایچ کیو ہسپتال تیمرگرہ میں کتنے ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، تعداد گریڈوائز اور شعبہ وائز بتائی جائے؛
(ii)مذکورہ ہسپتال میں شعبہ جات اور ان پر اخراجات کی تفصیل بھی شعبہ وائز بتائی جائے؛
(iii) مذکورہ ہسپتال کی او پی ڈی میں مریضوں کی تعداد شعبہ وائز اور سالانہ وائز بتائی جائے؛
(iv) مذکورہ ہسپتال کے مختلف شعبوں میں سال 2018 سے آپریشنوں کی تعداد بھی شعبہ وائز بتائی جائے؟

جناب تیمورسلیم خان (وزیر صحت): (الف)جی ہاں۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال تیمرگرہ میں کل 148 ڈاکٹر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جن میں 31 سپیشلسٹ کیڈر کے ڈاکٹر ہیں جبکہ سکیل 20 کے ایک میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، 11 پرنسپل میڈیکل آفیسرز، 14 سینیئر میڈیکل آفیسرز اور 91 میڈیکل آفیسرز شامل ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(ii)مذکورہ ہسپتال میں 20 شعبہ جات ہیں جنکی تفصیل (لف ہے) مزید برآں مذکورہ ہسپتال کو 2018-19 میں 29 ملین روپے ادویات کی مد میں ملے تھے جس میں 28.71 ملین روپے خرچ کئےگئے ہیں جبکہ 18.72 ملین روپے سیلری اور دیگر مد میں ملے تھے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(iii)مذکورہ ہسپتال کی او پی ڈی میں مریضوں کی تعداد شعبہ وائز اور سالانہ وائز (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(iv)مذکورہ ہسپتال کےمختلف شعبوں میں سال 2018 سے 2019 تک آپریشنوں کی تعداد شعبہ

وائز لسٹ منسلک ہے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میرے سوال میں تفصیل سے جواب دیا گیا ہے لیکن اس پر میرا ایک ضمنی سوال ہے، میں نے منسٹر صاحب کو بھی ریکویسٹ کی ہے کہ اگر ہم جولائی 2018 کے جو مریض تیمر گرہ ہسپتال میں سرجیکل اور آرتھوپیڈک پر اگر آپ تھوڑی سی نظر ڈالیں تو اس میں 3905 مریض سرجیکل ڈاکٹرز صاحبان نے دیکھے ہیں، معائنہ کیا ہے اور آپریشنز کی Ratio اگر آپ دیکھ لیں بلکہ آپریشنز 2018 جولائی میں 89 ہیں جناب سپیکر، اسی طرح 1725 آرتھوپیڈک مریض ہسپتال آئے ہیں جو ڈاکٹرز صاحبان نے چیک کئے ہیں لیکن جو سرجریاں ہوئی ہیں 97 ، اس سے آپ خود اندازہ لگائیں کہ مریض کتنے آئے ہیں اور وہاں پرآپریشنز کتنے ہوئے ہیں؟ میرے سوال کا مطلب یہ ہے کہ حکومت نے کافی کوشش کی ہے Strengthen کیا ہے ہسپتالوں کو، ڈاکٹرز صاحبان کی جو لسٹ ہے، اگر آپ یہ دیکھ لیں تو یہ 9114 صفحہ پہ اس سوال کا، الحمد للہ 148 ڈاکٹرز ہیں ڈی ایچ کیو تیمر گرہ میں، میرا مقصد یہ ہے کہ ان سے کام لیناہوگا، یہ سارے پرائیویٹ ہوتے ہیں، ہاسپیٹلز میں وہ دیکھتے ہیں لیکن مریض چونکہ ہمارے لوگ تعلیم یافتہ نہیں ہیں تو ان کے جو Touts ہیں، ان کو باہر بھیجتے ہیں اور باہر آپریشنز وہ کرواتے ہیں، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کو تھوڑا سا ہم اگر Push کریں ، ہم آپ کی حکومت کے لئے یہ کررہے ہیں کہ آپ کی حکومت جو آپ کا صحت پر خرچہ ہورہا ہے، کم از کم اس کی تفصیل اور ڈاکٹرز صاحبان کو بھی پتہ چلے، تو

میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر یہ کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Speaker: Minister for Health, to respond please.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): یہ جی اگر اس کو کمیٹی میں Discussکرنا چاہتے ہیں،مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے Because I think یہ صرف دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہاسپٹلز کی جو Delivery ہے ، جو وہ ہاسپٹل کررہا ہے وہ ٹھیک ہے، I support the request.

Mr. Speaker:Is it the desire of the House that the Question No. 9114 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The Question No. 9114 is referred to concern Committee Mir Kalam Khan, Question No. 9050.

* 9050 _ جناب میر کلام: کیا وزیر کھیل، ثقافت و امور نوجوانان ارشاد فرمائیں گے کہ:

شمالی وزیرستان میں علاقائی ثقافت کے فروغ کیلئے حکومت کس قسم کے اقدامات اٹھارہی ہے اور کس قسم کی حکمت عملی اختیار کی جارہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمدؐعاطف(سینیئروزیرسیاحت و کھیل):
صوبائی حکومت نے ایک پراجیکٹ اے آئی پی کے تحت ضم شدہ علاقوں میں ثقافتی سرگرمیوں کی ترقی کی منظوری دی ہے جس کے لئے اے ڈی پی میں رکھی گئی رقم 1000 ملین ہے جبکہ منظور شدہ رقم 690 ملین ہے(تفصیل ایوان کو فراہم کی گی) اس پراجیکٹ کے تحت شمالی وزیرستان سمیت تمام ضم شدہ اضلاع میں ثقافتی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جائیگا۔

جناب میر کلام: Thank you جناب سپیکر، میں یہ چاہتا ہوں، بحث سے پہلے میں سلطان صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں، وہ ریسپانڈ کرے گا

کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔ جناب سپیکر، اس میں بہت ساری ایسی باتیں ہیں کہ اس پہ بہت ساری بات ہوں گی، ٹائم بھی بچ جائے گا، اگر اس کو بھیج دیا جائے تو آپ کی اور سلطان صاحب کی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر فار لاء، وہ کہتے ہیں بحث نہیں کرتا، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، سپلیمنٹری بھی میرے خیال میں ہے۔

جناب سپیکر: جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: Thank you مسٹر سپیکر صاحب، یہ بہت Important Question ہے اور میرے اس پہ Already بہت کوئسچنز ہیں کیونکہ جو کلچرل ڈائریکٹریٹ ہے اس میں جو Activities ہوتی ہیں، آپ کو پتہ ہے سر، کہ ہمارا صوبہ Already دہشت گردی کی وجہ سے بہت Suffer ہو چکا ہے اور سپیشلی ہمارے جو نوجوان ہیں، بدقسمتی سے مجھے بہت افسوس ہے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ وہ ڈائریکٹریٹ جس کا کام یہ ہے کلچر کو فروغ دینا، Cultural activities کرنا، ایسے Events، لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ ہمارا جو کلچرل ڈائریکٹریٹ ہے وہاں پہ مجھے Daily روزانہ کی بنیاد پہ نوجوان آتے ہیں اور وہ یہ کمپلینٹ کرتے ہیں کہ پہلے تو ان نوجوانوں کو نشترہال جہاں پہ یہ Activities ہوتی ہیں، نشترہال بنا یا جائےاس لئے کہ وہاں پہ وہ Activities ہوں۔ وہ نہیں دیتےدوسری بات یہ ہے کہ ان کو یہ بتا دیا جاتا ہے کہ آپ یہاں پہ Music event نہیں کر یں گے تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ ادارہ جو ہے یہ ڈائریکٹریٹ جو ہے، اس کا جو چلانے والے ہیں، جو ایم پی ایز ان کو

کال کرتے ہیں تو انہوں نے تو تین تین چار چار PAs بٹھائے ہیں، وہ کسی سے بات نہیں کرتے، مجھے بہت افسوس ہے، میں نے اس پہ سوالات بھی جمع کیے ہیں، اس کو بھی میں فلور پہ لاؤں گی لیکن میں یہ گزارش کروں گی کہ سپیکر صاحب ،آپ اس پہ ایکشن لیں، مجھے ابھی بھی نوجوانوں نے یہ بات کی کہ ہمیں نشترہال اور سپیشلی جو سوال میر کلام صاحب کا ہے، اس کے جواب میں انہوں نے جو کچھ دیا ہے تو میرے خیال میں اس پہ تو پریویلج بنتا ہے کہ اسمبلی کے ممبران کے ساتھ فاٹا میں اور یہ جو Activities انہوں نے Show کی ہیں کہ ایک پراجیکٹ کے ذریعے ان کا فنڈ کہاں پہ جاتا ہے، ان کا ڈائریکٹریٹ کیا کرتا ہے؟ کسی عوامی نمائندے کو آج تک میں نے نہیں دیکھا کہ انہوں نے کسی پروگرام کے لئے ان کو بتایا ہو کہ نوجوانوں کی Activities ہیں، بہت زیادہ جس میں خامیاں ہیں، آپ Kindly ایک تو اس کو کمیٹی میں ریفر کریں، آپ اس پہ رولنگ دیں کہ یہ جن کی ناکامی ہے اور میرے خیال میں ابھی جو ڈھائی سال میں جو کچھ ڈائریکٹریٹ میں ہو رہا ہے، وہ افسوس اور مایوس کن ہے نوجوانوں کے لئے سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان ﷴ خان (وزیر قانون):</u> سر، جس طرح آپ نے کہا میرا تو یہ خیال تھا کہ بغیر بحث کے اس کو بھیج دیں گے لیکن چونکہ میڈم نے دو تین باتیں ایسی کہہ دی ہیں تو اس سوال پر آتے ہیں۔ اس میں شمالی وزیرستان میں ثقافتی سرگرمیوں کے بارے میں وہ کہہ رہی ہیں تو سر، جواب میں انہوں نے پوری ڈیٹیل دی ہوئی ہے۔ سر،

یہ اے آئی پی کے اندر ایک پراجیکٹ ہے اور ایک ہزار ملین روپے کا پراجیکٹ ہے اور فی الحال اس میں 690 ملین Approve ہو چکے ہیں اور اس میں سر، بہت زیادہ Activities ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ کوئی Activities planned نہیں ہیں۔ اس میں سر، Performing art کی Activities ہیں، Traditional, contemporary music concerts, folk dance پھر یہ Visual art کا ہے، پورا Fine art ہے، اس میں Sculpture ہے، Handicrafts ہیں۔ Literature میں Literary circles میں مشاعرے ہیں، لوکل Languages میں Literary workshops ہیں، Seminars ہیں، Debates ہیں، Conferences ہیں اور Talent hunts, capacity building programs ہیں اس کے اندر جس میں Trainings ہیں، Workshops ہیں، Talent hunting ہیں، Seminars ہیں، Exchange visits ہیں For artists performance to other federal units and other such activities اور Sir Grand Festival اس میں ہے اور اس کے علاوہ Advertisement کا بھی عنصر ہے۔ سر اس لئے میں نے اس میں ڈیٹیل جو Cost breakup ہے وہ بھی اس جواب کے ساتھ ہے اور شمالی وزیرستان جو ہے Obviously جی وہ ہمارے قبائلی اضلاع کا حصہ ہے، ہمارے صوبے کا حصہ ہے تو یہ چیزیں وہاں پر بھی پلان ہوں گی۔ اب سر، میں آپ کو ایک چیز جو ہوسکتی ہے شگفتہ بی بی نے محسوس کی ہو گی کہ یہ جو کلچرل Activities ہیں وہ نہیں ہو رہی ہیں اس وقت۔ سر، Covid-19 کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ سال تو ہمارے Covid-19 میں تقریباً سال سے زیادہ گزر گیا ہے بڑی اچھی ٹیم ہے وہاں پہ، شگفتہ بی

بی آنریبل ممبر ہیں، ان کی بات سر آنکھوں پر لیکن Respectfully میں Agree نہیں کروں گا، بہت اچھی ٹیم وہاں پہ بیٹھی ہوئی ہے اور اچھا کام کر رہی ہے۔ اگر ان کو کوئی شکایت ہے مجھے ضرور بتائیں میں وہ بھی Address کرواؤں گا لیکن کووڈ کی وجہ سے سر، یہ تمام Activities جو ہیں وہ معطل ہو گئی ہیں۔ سر، آخر میں میںOppose نہیں کرتا ہوں بے شک بالکل اوپن ہے کیونکہ ہماری پرفارمنس اچھی ہے ڈیپارٹمنٹ کی، ڈائریکٹوریٹ کی پرفارمنس اچھی ہے بالکل ہم Transparent ہیں آپ اس کو کمیٹی میں لے جائیں وہاں پر یہ ممبرز آجائیں گے، اپنی اپنی جو گزارشات ہیں وہ کر لیں گے ڈیپارٹمنٹ اپنا جواب دے دے گا جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ Is this the desire of the House that the Question No. 9050 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. The Question No. 9050 is referred to the concerned Committee. Janab Salahuddin Sahib, Question No. 9123, Lapsed.. Question No. 9268, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib. Sardar Sahib, answer is taken as read, supplementary please.

* 9050 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد میں سال 2013ء سے لیکر اب تک کل کتنی تعیناتیاں عمل میں لائی گئی ہیں، اسکی گریڈ وائز

تفصیل بمعہ گریڈ ایک سے 20 تک خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت): اس سلسلے میں عرض ہے کہ ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد میں 2013ء سے لیکر اب تک 457 مختلف گریڈوں میں تعیناتیاں کی گئی ہیں جسکی تفصیل منسلک ہے، جبکہ 118 آسامیاں خالی پڑی ہیں جنکی گریڈ وائز تفصیل منسلک ہے۔

سردار اورنگزیب: جی شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں دو تین ضمنی کوئسچنز منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں، میں نے جو سوال کیا تھا اس کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے کہ 2013 سے آج تک 457 مختلف گریڈوں میں تعیناتیاں کی گئی ہیں جن کی تفصیل منسلک ہے، وہ میں نے دیکھی ہے اور جو ایک سو اٹھارہ آسامیاں خالی پڑی ہیں جن کی گریڈ وائز تفصیل بھی مجھے دے دی گئی ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ ضمنی کوئسچن کرنا چاہتا ہوں کہ جو ایک سو اٹھارہ خالی آسامیاں ہیں جن میں بعض آسامیوں کو ایڈورٹائز کیا گیا ہے، کب تک ایوب میڈیکل کمپلیکس میں ان آسامیوں کو پر کیا جائے گا؟ اور دوسرا میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ گریڈ ایک سے پانچ تک مالی یا ڈرائیور نائب قاصد اور یہ جو چھوٹی پوسٹیں ہیں، ان پر اپوائنٹمنٹ ان ملازمین کو ریگولر طریقے سے بھرتی کیا جائے گا یا کنٹریکٹ پر کیا جائے گا، کس طریقے سے کیا جائے گا اور تیسرا میرا منسٹر صاحب سے یہ کوئسچن ہے کہ ایوب میڈیکل کمپلیکس ایبٹ آباد میں ہے اور پورے ہزارہ ڈویژن کا یہ واحد ہسپتال ہے، کیا گریڈ ایک سے لیکر پانچ تک یہاں پہ صرف ہزارہ ڈویژن کے بے روزگار

لوگوں کو روزگار دیا جائے گا یا پورے صوبے کے لوگ اس میں حصہ لے سکتے ہیں؟ میرے یہ تین ضمنی کوئسچنز ہیں۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Health, to respond.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر برائے صحت):

جناب سپیکر، ویسے On the lighter note, I thought کہ بڑا Important hospital ہے، میں اس دن گیا بھی تھا کہ شاید ان کی انٹرسٹ کوئی Patients اور سروس ڈلیوری اور اس پہ ہوگی، وہ سارے کوئسچنز مالی اور کلاس فور پہ ہیں، چلیں ٹھیک ہے لیکن پہلی چیز تو یہ ہے کہ جی جو ریکروٹمنٹ ہونی ہے، میرے خیال میں وہ ایم ٹی آئی کے رولز کے تھرو ہوتی ہے لیکن وہ ہزارہ ڈویژن سے ہی ہونی چاہیئے بلکہ جتنی لوکل ہوگی اتنی بہتر ہوگی کیونکہ جو آپ کے Lower paying jobs ہیں اگر وہ دور سے آئیں جتنے دور سے آئیں وہ تو Afford ہی نہیں کر سکتے، ہاں جی تو بالکل وہ لوکل ریکروٹمنٹ ہونی چاہیئے، جو کنٹریکٹ یا ریگولر ایمپلائنمنٹ کا سوال ہے، دیکھیئے آپشنز ایم ٹی آئی کے پاس موجود ہیں، میں اپنی ذاتی Preference اس لئے نہیں دوں گا شاید میرے کچھ مجھ سے اپنے کولیگز بھی اس پہ ناراض ہوجائیں But اصلی کام جو ہے وہ میرے خیال میں یہ Decision ایم ٹی آئی ایبٹ آباد کا ہی ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر، آپ نے بھی مجھ سے پہلے بات کی ہے کہ ایم ٹی آئی ایبٹ آباد کی پرفارمنس میں یہ موقع لینا چاہتا ہوں، ہمارا اصلی فوکس ان بڑے ہاسپیٹلز میں خالی پوسٹوں پہ نہیں ہونا چاہیئے، اس پہ ہونا چاہیئے کہ وہ ہاسپیٹل کیا Deliver کر رہا ہے کیا نہیں Deliver کر رہا ہے؟ جیسے میں کہوں گا شاید سروس ڈیلوری کے حساب سے پشاور کے ہاسپیٹلز کے

ساتھ یہ ہمارا سب سے ضروری Tertiary Medical Center میڈیکل سنٹر ہے کیونکہ باقی پشاور ویلی کو دیکھ لیں، ان کا Access تو یہاں پہ ہوگا، یہ ایک پرانا ایک بہت بڑا ہاسپٹل ہے، اس کو بہترین طریقے سے چلانا، اس دن میں نے بورڈ کے چیئرمین کو بھی بلوایا کیونکہ اگر کسی کا یہ تاثر ہے کہ یہ ہاسپٹلز گورنمنٹ کے نیچے نہیں آتے، یہ Excuse استعمال ہوتا ہے تو یہ غلط ہے، یہ گورنمنٹ کے ہی ہاسپیٹلز ہیں، Devolution کا سسٹم اسی لیے بنایا ہوا ہے کہ ایک ڈیپارٹمنٹ ایک ڈی جی آفس سارے ہاسپٹلز کو نہیں چلا سکتا، میں نے جو بورڈ چیئرمین کو کہا ہے وہ یہ کہا ہے کہ جو Complaints آرہی ہیں کے ٹی ایچ کے لحاظ سے وہ ہم نے Solve کرنی ہیں، انکے کچھ بجٹ کے مسائل تھے وہ ان کو کہا ہے اور ان شاءاللہ اگلے دو تین ہفتوں میں وہ ایم ٹی آئی ایبٹ آباد کو اور باقی کچھ ایم ٹی آئیز کو کچھ ایڈیشنل بجٹ جو ہے وہ دینا ہے کیونکہ ان کے بہت سے مسئلے اس وجہ سے پھنسے ہوئے ہیں لیکن انہوں نے پھر بھی یہ کہا ہے کہ وہ ایڈیشنل بجٹ ان چھ مہینوں کے لئے ہوگا اور ہم ان کی Improvement، سارے مسئلے تو ایک مہینے دو مہینے میں نہیں حل ہوسکتے، ان کی Improvement دیکھیں گے اور پھر جون میں جو ان کی Budgetary demands ہونگی جو ان کی اپنی ڈیمانڈز ہونگی وہ اس Basis پہ ہی Resolve ہونگی کہ ان کی پرفارمنس کتنی بہتر ہونی ہے، وہ صرف بورڈ چیئرمین کے لئے نہیں ہے وہاں کی Management کے لئے بھی ہے جو کہ ایم ڈی ہیں ایچ ڈی ہیں کہ انہوں نے یہ پبلک کے لئے چلانا ہے، تو ان شاءاللہ اگر ان کو یہ سپلیمنٹری کوئسچنز پہ Specific

جواب چاہیئے تو ان کو ہاسپیٹل ہی دے گا کیونکہ ایم ٹی آئیز میں ان Micro decisions پہ ڈیپارٹمنٹ دخل اندازی نہیں کرتا لیکن یہ ضروری ہے، یہ موقع کا فائدہ لیتے ہوئے میں بتانا چاہ رہا تھا کہ یہ Engagement جو ہے وہ ایم ٹی آئی ایبٹ آباد کے ساتھ ہوئی ہے اور ان شاءاللہ ان کی Performance improve ہوتے ہوئے آپ دیکھیں گے اور ایکسٹرا بجٹ بھی وہاں پہ دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: اورنگزیب نلوٹھا صاحب

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، میں نے جو کوئسچن پوچھا تھا تو ضمنی کوئسچن میں نے اسی کے حوالے سے کرنا تھا، اگر میں ہسپتال کے حوالے سے کرتا تو آپ بھی کہتے کہ نلوٹھا صاحب آپ کا کوئسچن کوئی اور ہے اور بات آپ کوئی اور کر رہے ہیں۔ ایک بات میں منسٹر صاحب آپ کو بتا دوں 457 آدمی جو 2013 سے آج تک بھرتی ہوئے ہیں، ان میں سردار اورنگزیب نلوٹھا کے حلقے کا ایک بھی کلاس فور نہیں ہے، ایک بھی، اگر آپ کے ذہن میں یہ بات ہو کہ میں کوئی کلاس فور بھرتی کرانا چاہتا ہوں تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے، ابھی جو ایک سو اٹھارہ ایوب میڈیکل کمپلیکس میں بھرتی ہونگے وہ بھی سردار اورنگزیب کے حلقے سے شاید نہ ہوں۔ منسٹر صاحب، آپ کے اوپر بہت بڑی ذمہ داری ہے، آپ بہت قابل آدمی ہیں، وزیر خزانہ بھی آپ ہیں، ہیلتھ منسٹر بھی آپ ہیں، آپ ایک دفعہ گئے ہیں ایوب میڈیکل کمپلیکس میں، ایوب میڈیکل کمپلیکس کا اس پی ٹی آئی کی حکومت نے بیڑا غرق کیا ہے آپ لوگوں نے، آپ جا کر دیکھیں سپیکر صاحب، آپ کا حلقہ ہے، میں آپ سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ ہر مہینے کم از کم آپ ایوب

میڈیکل کمپلیکس میں جائیں، آپ ذرا اس کی بلڈنگ کے حالات دیکھیں، مریضوں کو تو چھوڑیں کہ وہاں پہ مریضوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ مریض جب آنکھوں کے علاج کے لئے جاتے ہیں، ان کی بینائی چلی جاتی ہے، ہارٹ اٹیک کا مریض ادھر جاتا ہے، میں نے یہاں اسمبلی میں سپیکر صاحب ،آپ سے بھی گزارش کی تھی، ایک مریض کو ہارٹ اٹیک ہوگیا، ہسپتال میں پہنچایا گیا، ڈاکٹروں نے اس کو لاپرواہی سے اس کو مار دیا اور جو کچھ ایوب میڈیکل کمپلیکس میں ہے، منسٹر صاحب، میری طرف دیکھیں، آپ ہنس رہے ہیں، جو کچھ ایوب میڈیکل کمپلیکس میں منسٹر صاحب، ہو رہا ہے، مریضوں کے ساتھ، خدا کی قسم کوئی بیمار کوئی وارث اپنے مریض کو ایوب میڈیکل کمپلیکس میں نہیں لے جا رہا ہے اس وقت، اس ڈر کے مارے کہ اس کا مریض وہاں پہ دم توڑ دے گا، ان کی لاپرواہی کی وجہ سے، بالخصوص Covid-19 کے آج بھی جا کے آپ ہزارہ ڈویژن میں دیکھیں، ایبٹ آباد میں دیکھیں، لوگوں نے اپنے گھروں میں کورونا کے مریضوں کو گھروں میں رکھا ہوا ہے، ڈر کے مارے ایوب میڈیکل کمپلیکس آپ کے کمپلیکس میں نہیں لے جارہے، میں نے تو کوئسچن آپ سے کیا ہے، صوبائی حکومت سے سوال پوچھا ہے، آپ مجھے کہتے ہیں یہ ایوب میڈیکل کمپلیکس والے جانیں ان کے کام جانیں، سپیکر صاحب، جو وہاں پہ ایک گریڈ سے پانچ گریڈ تک جو لوگ انہوں نے رکھے ہوئے ہیں جناب سپیکر، ایک سیکورٹی کی کوئی ایجنسی ہے، اس سے انہوں نے لوگ لئے ہوئے ہیں اور کوئی اٹک کے اس طرف ہے، کوئی اٹک کے اس طر ف ہے، کیا ہزارہ ڈویژن کے لوگوں کا یہ بھی حق نہیں

ہے کہ ان کو کلاس فور کی نوکری ملے؟ یہ زیادتی میں ہزارہ ڈویژن کے عوام کے ساتھ نہیں ہونے دوں گا، میں آپ سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں سپیکر صاحب، کہ اس سیکورٹی ایجنسی جس سے سیکورٹی گارڈزلئے جا رہے ہیں، جو دوسرے کلاس فور لئے جارہے ہیں، مالی کی پوسٹوں پر لوگوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے، ان کا ایبٹ آباد سے کوئی تعلق نہیں ہے،میں مانتا ہوں بے شک ایبٹ آباد کے نہ ہوں، ہری پور کے ہوں، بٹگرام کے ہوں، مانسہرہ کے ہوں، کوہستان کے ہوں لیکن ہزارہ ڈویژن میں جناب سپیکر صاحب، جب ڈائریکٹر کوئی لگتا ہے تووہ آج بھی ڈائریکٹر جو ایبٹ آباد میں ڈیوٹی کر رہا ہے اس کا تعلق ہزارہ ڈویژن سے نہیں ہے، صوابی مردان چارسدہ پشاور کے لوگوں کا کیا حق بنتا ہے کہ وہ ایبٹ آباد میں جا کر کلاس فور کی نوکری پر انہیں بھرتی کیا جائے، کیا ایبٹ آباد میں بے روزگاری نہیں ہے، ایبٹ آباد میں نوجوان پڑھے لکھے نہیں ہیں؟ تو میں یہ کوئسچن اس لئے لایا ہوں جناب سپیکر صاحب، اگلا کوئسچن میں منسٹر صاحب آپ کو خوش کرونگا، آپ پھیکی مسکراہٹ کر رہے تھے، میں آپ کو خوش کرونگا، میں کمپلیکس کے اندر ہونے والی بےضابطیوں کو میں سامنے میں لاؤنگا جناب سپیکر صاحب، آپ کمپلیکس کے اندر جائیں، ایوب میڈیکل کمپلیکس ہزارہ ڈویژن کا واحد ہسپتال ہے، خدا کی قسم لوگ ڈر رہے ہیں، اپنے مریضوں کو نہیں لے جا رہے ہیں، منسٹر صاحب، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں آپ ایک دفعہ گئے ہیں، آپ بار بار جائیں کمپلیکس میں اور جا کر دیکھیں، ہمارے پاس کوئی دوسرا ہسپتال نہیں ہے، ہم آپ سے

رونا روتے ہیں، بار بار میں نے اسمبلی میں بات کی ہے کہ خدا کے لئے .....

Mr. Speaker: Windup, please.

سردار اورنگزیب:نتھیا گلی میں ایک آر ایچ سی ہے، اس کو اپ گریڈ کردیں .....

جناب سپیکر: بہت ہوگیا۔

سردار اورنگزیب: آپ لوگ وہاں پر جاتے ہیں، یہ سارے بڑے افسر نتھیا گلی میں جاتے ہیں، کسی کو تکلیف ہو جائے تو کوئی وہاں پر ان کے علاج کے لئے، آج تک آپ کے دو سال گزر گئے ہیں، آپ نے نہیں کیا ہے، اس کو اپ گریڈ اسی طریقے سے میں سپیکر صاحب یہ گزارش کرونگا آپ سے، آپ رولنگ دیں کہ ہزارہ ڈویژن کے اندر ایوب میڈیکل کمپلیکس میں صرف ایبٹ آباد کے لوگوں کو اور ہزارہ کے لوگوں کو ترجیح دی جائے، جن کا حق ہے، وہاں پر میرا یہ آپ سے مطالبہ ہے، میں توقع رکھونگا کہ جس طرح میں نے ہزارہ ڈویژن کی آواز اٹھائی ہے حقوق کی، آپ بھی جناب سپیکر، اس میں ساتھ دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ نے تو جواب دے دیا میرے خیال میں یا مزید بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیرصحت:میرے خیال میں دے دیا جی وہ بات کرکے، دوبارہ سے بات وہی پر آگئی تو میرے خیال میں آپ مدد کرنے کے لئے ایجنڈا آگے پہنچادیں ۔

جناب سپیکر: Thank you ۔ بات یہ ہے کہ یہ اکثر Complaints آ رہی ہیں مختلف ایم پی ایز کی طرف سے، آج بھی آئی ہیں کہ ایک ڈسٹرکٹ کے علاوہ دوسرے ڈسٹرکٹس سے لوگوں کو اٹھا کر کلاس فور کی پوسٹوں پر تعینات کر دیا جاتا ہے یا Some time یہ بھی ہوا ہے کہ کسی ایک ڈسٹرکٹ میں پوسٹ خالی کرنے کے لئے کنسرنڈ منسٹر نے کسی دوسری جگہ سے بندہ ادھر

ٹرانسفر کرکے اور اپنے حلقے میں جگہ خالی کروائی، میں پورے صوبے کے لئے رولنگ دے رہا ہوں کہ کلاس فور کا حق اسی مقامی ڈسٹرکٹ کے اندر سے ہے جہاں پر وہ ادارہ موجود ہے، کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا (تالیاں) کہ صوبے کے دوسرے کسی ضلعے سے لیکر جائے، خاص طور پر یہ پوسٹیں اور جو ٹیکنیکل پوسٹیں ہوتی ہیںOn interview اور جن کو ہم پراونشل پوسٹیں کہتے ہیں، وہ سارے صوبے کے لئے یکساں پالیسی ہے کہ جومیرٹ پر آتا ہے میرٹ کے اوپر اس کی سلیکشن ہوتی ہے But wherever the class four is concerned, there will be no compromise in future and this is a ruling for the entire province کوئی آفیسر آج کے بعد اگر کسی دوسرے ڈسٹرکٹ سے کسی کی اپوائنٹمنٹ کرے گا اپنے ڈسٹرکٹ میں تو اگلے دن اسی آفیسر کو میں یہاں بلاکر پھر کھڑا کرونگا کہ اس کو یہ کوئی حق نہیں پہنچتا کہ دوسرے ضلعے سے کرے، اسی ضلعے سے کلاس فور انہی کا حق ہے بلکہ یونین کونسل کے اندر خالی ہے تو اس یونین کونسل کا حق ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر صحت</u>:سپیکر صاحب، آپ کی رولنگ کو Hundred percent support کرتے ہیں، صرف ایک دو Classification یہاں پر اس میں یہاں پر By the way ہاسپیٹل میں مسئلے ہوئے، ان مسئلوں پر اپوزیشن کی، نئی گورنمنٹ کے ممبرز کی بھی تنقید وہ بڑی ضروری ہے، میں تو اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس کو تو ہم ویلکم کریں گے، By the way میں ایوب ٹیچنگ پچھلے تین مہینے میں تین بار گیا ہوں تو نلوٹھا صاحب کی Average پوری ہو رہی ہے لیکن جناب سپیکر، یہ یاد رکھیں کچھ چیزیں Constitution جو ہے وہ آپ کو Allow کرتا ہے اور یہاں پر ہم سروسز کو Out source کریں گے، وہ کلاس

فورس کی پوسٹ نہیں رہتی، وہاں پر بھی ان پرائیویٹ کمپنیز کو کوشش یہ ضرور کرنی چاہیئےکہ وہ Locally employment کریں لیکن یہ پھر گورنمنٹ کے اختیار سے باہر چلا جاتا ہے، بالکل جہاں پر گورنمنٹ کی پوسٹ ہے وہ آپ کی رولنگ کے مطابق ہی ہونی چاہیئے اور اس کے Abuse کے لئے ایک فی صدبھی جو ہے گنجائش نہیں ہونی چاہیئے۔

Mr. Speaker: Thank you.

وزیر صحت : میں صرف نلوٹھا صاحب کی Clarification کے لئے۔

جناب سپیکر: ویسے نلوٹھا صاحب، میں ایک بات کر رہا ہوں، ایک سیکنڈ، سیکورٹی کے بارے میں تو انہوں نے Clarification کردی اور بالکل بجا ہے کہ ان کے پاس Ammunition ہوتا ہے، اداروں کے پاس نہیں ہوتا، اس کی حفاظت کرنا اور سیکورٹی گارڈ تو اب وہ کمپنی جہاں سے بھی اپوائنٹ کرتی ہے وہ Ex service men ہوتے ہیں، زیادہ تو وہ ایشو ہے باقی تو بات ہوگئ لیکن میں جھگڑا صاحب کے بارے میں یہ بات ضرور کرونگا کہ میں نے ایبٹ آباد ایوب میڈیکل کمپلیکس کے جو ایشوز تھے، منسٹر صاحب کے ساتھ دو تین مہینے پہلے شیئر کئے تھے اور ان کا بہت بہت شکریہ کہ یہ تین دفعہ جا چکے ہیں اور انہوں نے Promise کیا تھا کہ میں اس ہفتے میں اس کو ٹھیک کرکے دونگا اور یہ بھرپور کوشش کر رہے ہیں، آپ کا اور میرا یہی Concern ہے، وہ ہمارا ہاسپیٹل ہے اور ہم بالکل Satisfy نہیں ہیں، بلکہ قلندر لودھی صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم اس ہاسپیٹل کی پرفارمنس سے بالکل Satisfy نہیں ہیں اور یہی بات میں نے منسٹر صاحب کو بتائی، یہ تین دورے کرچکے ہیں،

اس دن بھی BOGکا اجلاس بھی انہوں نے ایبٹ آباد میں بلایا، مجھے امید ہے کہ اگلے ایک آدھ مہینے بعد اور جو اس کی فنڈنگ کی پرابلم تھی وہ بھی انہوں نے حل کر دی ہے، تو ان شاءاللہ یہ ہاسپیٹل جیسے آپ چاہتے ہیں، میں چاہتا ہوں، لودھی صاحب چاہتے ہیں، اپنا بابر سلیم سواتی صاحب چاہتے ہیں، لائق خان چاہتے ہیں، یہ اسی سٹینڈرڈ پر جائے گا ان شاءاللہ۔ جی اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب : ایم آر آئی مشین ٹھیک ہو گئی ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے تین دورے کئے ہیں، ایم آر آئی مشین ٹھیک ہوگئی ہے ۔

جناب سپیکر: میری اطلاع یہ ہے کہ ایم آر آئی مشین۔۔۔۔

سردار اورنگزیب : کمپلیکس کے اندر ایم آر آئی لگوا رہے ہیں، الٹرا ساؤنڈ کی مشین ٹھیک ہوگئی ہے، کچھ فائدہ ہوا ہے ان کے جانے کا۔

جناب سپیکر: ایم آر آئی کی نئی مشین کے لئے آرڈر دیا ہوا ہے ۔

سردار اورنگزیب :ذرا یہ تفصیل بتادیں ۔

جناب سپیکر:نلوٹھا صاحب، ایم آر آئی کی نئی مشین کے لئےOrder placed ہوچکا ہے، آجائے گی ان شاءاللہ، وہ مشین ٹھیک ہونے کے قابل نہیں ہے تو New machine will come ان شاءاللہ۔ جی بابر سلیم صاحب، مائیک کھولیں بابر سلیم صاحب کا ۔

جناب بابر سلیم سواتی: جناب وزیر صاحب نے کہا کہ جہاں ہم Out source کرتے ہیں تو وہ پھر ہمارے دائرہ اختیار سے باہر چلا جاتا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی اور منسٹر صاحب کی ذمہ داری ہے، جب وہ Out sourcing کریں تو اس ڈویژن کو مدنظر رکھ کر

ان کے ساتھ وہ Contract ہونا چاہیئے، یہ نہیں ہے کہ تو آپ ہزارہ میں کر Contract رہے ہیں، Out sourcing آپ ہزارہ میں کر رہے ہیں اور بندے وہ کہیں اور سے لاکر بھرتی کر رہے ہیں، اس پر ہمارا نکتہ اعتراض ہے جی کہ Out sourcing میں آپ کو اس بات پر توجہ رکھنا پڑے گی، میں نلوٹھا صاحب کا مشکور بھی ہوں اور Agree بھی کرتا ہوں، یہ تو کوئی بات نہیں کہ جی ہم نے Out source کردی اور ہمارا اس کے اوپر دائرہ اختیار نہیں ہے، حکومت حکومت ہوتی ہے اور حکومت کا ہر بات پر دائرہ اختیار ہوتا ہے (تالیاں) اس بات کو ہم ماننے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں یہ تو گپ ہے کہ ہمارے لوگوں کے حقوق مار کے آپ Out sourcing کے نام پر کسی اور کو دیدیں، یہ ہمیں Acceptable نہیں ہے جی، اس Out sourcing کی پالیسی کو آپ ٹھیک کریں اور جس کو آپOut source کر رہے ہیں اس کے ساتھ آپ یہ Written میں یہ معاہدہ سامنے لائیں کہ یہ آپ اسی علاقے سے ہر علاقے میں پڑھے لکھے لوگ موجود ہیںGun operate کرنے والے بھی موجود ہیں، ہر قسم کے ایکسپرٹ ہر علاقے میں بیٹھا ہوا ہے تو وہاں سے وہ آپ Out sourcing کو بھی آپ وہ کہہ دیں کہ یہاں پر اس کے اندر سر۔ Thank you very much, Sir.

<u>جناب سپیکر</u>: Thank you جی، کافی بات ہوگئی ہے اس پر، مہربانی، میرے خیال میں کافی ڈیبیٹ بھی ہوگئی، بات بھی ہوگئی، سٹینڈنگ کمیٹی میں جاکر اس میں سے کیا نکلے گا؟

<u>سردار اورنگزیب</u>: سر ان کو تنخواہیں صوبائی مقرر کردہ جو پندرہ ہزار روپیہ ، سترہ ہزار روپیہ جو صوبائی حکومت نے مقرر کی ہیں، اس کے علاوہ جو ایک سکیل ہے اس

میں بھی بڑا فرق رکھا گیا ہے، تو یہ مہربانی کریں اس میں بابر صاحب بھی بیٹھیں، بابر سلیم صاحب، سپیکر منسٹر صاحب بھی ہوں اور ہم، تاکہ ذرا ان لوگوں کو کچھ ریلیف مل جائے، غریب لوگ ہیں، آج مہنگائی کا دور ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ہماری بھی تنخواہیں بڑھائی جائیں ۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، یہ کہتے ہیں کمیٹی کو بھیجیں؟

وزیر صحت: جناب سپیکر، اس کو کمیٹی میں بھیجنے کا تو وہ نہیں ہے، اس میں کمیٹی کا پتہ نہیں کیا کام ہے؟یہ میں بالکل Disagree کرتا ہوں، اس میں کیا بھیجنا ہے؟ سوال تو کچھ اور تھا۔

جناب سپیکر: دیکھیں نلوٹھا صاحب، میں نے رولنگ دے دی ہے، میری عرض سنیں ۔

سردار اورنگزیب: ہرچیز مہنگی ہوگئی ہے، چینی آٹا بھی، کدھر سے یہ کھائیں گے؟ منسٹر صاحب ان پر رحم کریں، میرا کوئی مطلب نہیں، اس کوئسچن سے پہلے بھی آپ کو کہا ہے نہ میرے حلقے کا کوئی آدمی پہلے ان شاءاللہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، بہت ٹائم گزر گیا، میری عرض سنیں، پہلے اگرکوئی کسی دوسری جگہ سے اپوائنٹمنٹ ہوئی تو وہ تو ایک الگ بات ہے لیکن آئندہ کسی ضلعے میں بھی پورے صوبے کی بات میں کر رہا ہوں، اس ضلعے سے باہر اگر کوئی اپوائنٹمنٹ کرے گا تو وہ اس ہاؤس میں ان شاءاللہ طلب کیا جائے گا، تو اس میں کوئی ضرورت نہیں کمیٹی میں جانے کی اور جو ایک دفعہ اپوائنٹ ہو جاتا ہے، آپ اس کو Remove بھی نہیں کرسکتے، وہ عدالت میں جا کر Stay لے کر

آجاتا ہے، تو آئندہ کے لئے یہ ایک Safety valve ہم لگا لیتے ہیں۔ کوئسچن نمبر 9163، جناب رنجیت سنگھ صاحب۔ اچھا میں ایک اور بات کرنا چاہوں گا، بعض ادارے ایسے ہوتے ہیں جو پراونشل لیول کے ادارے ہوتے ہیں، وہ پورے صوبے سے Requirement ہر قسم کی کرسکتے ہیں جیسے ہمارا سیکرٹریٹ ہے، وہ ڈرائیور رکھتاہے، کلاس فور رکھتا ہے تو وہ Add ہوتی ہے پورے صوبے کے لئے، پھر وہ جس کی مرضی ہے Apply کرے یا نہ کرے، میں جو رولنگ دے رہا ہوں، میں مقامی اداروں کے بارے میں دے رہا ہوں، ڈسٹرکٹ کے اندر جو ہیں۔ جی رنجیت سنگھ صاحب، کوئسچن نمبر 9163۔

*9163 <u>جناب رنجیت سنگھ:</u> کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں منتخب ٹیموں کو کھیل کا سامان مہیا کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف)کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن جن ٹیموں کو کھیل کا سامان مہیا کیا گیا اس کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ﷴ عاطف(سینیئروزیر برائے کھیل وثقافت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) اٹھارہویں ترمیم کے بعد متعلقہ اضلاع کو اختیارات تفویض کر دیئے گئے ہیں جس کے بعد وہ اپنے اپنے بجٹ میں کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کرتے ہیں اور ان مقابلوں کے لئے ضرورت کے مطابق کھیلوں کے سامان کی خریداری بھی کرتے ہیں۔

(ب)صوبائی سطح پر کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد جس میں انڈر 23 گیمز قومی کھیل

اور بین الصوبائی کھیل شامل ہیں ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سپورٹس خود کرتا ہے اور منتخب ٹیموں کو کھیلوں کا سامان مہیا کیا جاتا ہے

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میرے سوال کا جواب تو ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے لیکن میرا کوئسچن یہ تھا کہ آیا صوبے میں منتخب ٹیموں کےلئے کھیل کا سامان ان کو مہیا کیا جاتا ہے یا نہیں؟ انہوں نے لکھا کہ ہاں، ہم سامان جو ہے، مقابلوں کا انعقاد بھی کرتے ہیں اور ان کےلئے ضرورت کے مطابق کھیلوں کے سامان کی خریداری بھی کرتے ہیں، لیکن اسی کا جواب انہوں نے جاکے (ب)جز میں دیا آخر میں کہ بھئی منتخب ٹیموں کو کھیلوں کا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ سر،یہ کوئسچن میں نے صرف اس لئے موؤ کیا تھا کہ میرے پاس پچھلے ایک سال سے ڈیڑھ سال کے عرصے کے دوران وہ تمام چیزیں ہم جانتے ہیں، Covid بھی ہے لیکن جو آپ جانتے ہیں، اگر ہمارے یہ گراؤنڈز ہمارے سٹیڈیم آباد رہیں تو ابھی ہاسپیٹل کے مسائل چل رہے ہیں تو ان شاء اللہ اس میں جو یہ ایشوز نکل رہے ہیں وہ نہ نکلیں کیونکہ جب تمام لوگ سپورٹس میں ہوں گے تو اس وقت نہ اتنی بیماریاں ہوں گی اور لوگ ہسپتالوں کے رخ سے بھی بچیں رہیں گے، اس لئے کوئسچن موؤ کیا، پورے صوبے میں سے ہماری جتنی مینارٹی کی اقلیتوں کی ٹیمیں ہیں، انہو ں نے مجھ سے پوچھا کہ ہمیں آج تک کوئی بھی ایسی کوئی وردی نہیں ملی، کوئی کھیلوں کا سامان ہمیں نہیں مہیا کیا، تو میں نےیہ کوئسچن اس لئے موؤ کیا تھا، میں نے اقلیتوں کےلئے نہیں تمام لوگوں کےلئے کیا، تو اس

میں یہ تھا کہ آپ جن جن ٹیموں کو کھیل کا سامان مہیا کرتے ہیں اس کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟ تو یہاں یہ کہتے ہیں کہ جی ڈی جی صاحب جو ہیں وہ خود کرتے ہیں، وہ یہ فلاں فلاں گیمز کرواتے ہیں اور منتخب بھی وہی کرتے ہیں، میرا کوئسچن اس میں یہ تھا کہ جن کو منتخب آپ ہی کرتے ہیں ڈی جی صاحب لیکن ان کی تفصیل تو ہمیں دیں کہ ہم دیکھیں کہ آیا اتنے سالوں کے اندر آپ کی منتخب کردہ ٹیموں کے اندر کوئی اقلیت کی ٹیم تھی یا نہیں تھی؟ اور جن جن لوگوں کو آپ نے منتخب کیا وہ کون لوگ تھے؟ لیکن اس کی کوئی تفصیل انہوں نے اس میں فراہم نہیں کی، ایک کوئسچن ہوتا ہے اس میں ہم انہی چیزوں کو دیکھنا چاہتے ہیں، اگروہ بھی ڈیپارٹمنٹ اس طرح کے جوابات دے تو یہ غیر مناسب ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u> : سر ، میرا سوال یہ ہے سپورٹس منسٹر صاحب سے، پچھلے سال صوبائی گورنمنٹ نے کہا تھا، جو ارباب نیاز سٹیڈیم ہے وہ پی ایس ایل کےلئے تیار ہوجائے گا، اگلے سال کےلئے، ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں، پی ایس ایل کے ڈرافٹ ہوچکے ہیں، اس سال کیا ہمارے لوگ پی ایس ایل سے لطف اندوز ہوں گے یا نہیں ہوں گے؟

<u>Mr. Speaker:</u> Minister for Law, to respond please.

<u>جناب سلطان محمدؐ خان (وزیر قانون)</u>:سر ، یہ ایک تو سردار رنجیت سنگھ صاحب نے جو سوال پوچھا ہے تو اس میں انہوں نے اقلیتی ٹیموں کے بارے میں کوئی بات نہیں کی ہے، ہاں، تو سردار صاحب ہمارے بہت اچھے دوست بھی ہیں، یہ سپورٹس ڈی جی بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ ان کے ساتھ ابھی کرلیں گے

کیونکہ اس میں ہے نہیں، تو اس میں انہوں نے ڈیٹیل نہیں دی، ہم سب کےلئے جی، اقلیتوں کے لئے بھی ہے اور مذہبی اقلیتیں اگر ہیں ان کےلئے بھی، سب کےلئے، سپورٹس میں تو کوئی Discrimination نہیں ہوتی، تو سردار صاحب سے میری ریکویسٹ ہے کہ ڈی جی سپورٹس بیٹھے ہوئے ہیں، ابھی جب یہ اپنےسوال سے فارغ ہوجائیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان کو بتادیں گے ساری ڈیٹیل،باقی سر، پی ایس ایل کے بارے میں انہوں نے، کنڈی صاحب نے پوچھا ہے اور وہ چلے بھی گئے ہیں میرے خیال میں، (مداخلت) کدھر ہیں؟ میں نے کھانا نہیں کھایا جی، سوری مجھے نظر نہیں آئے، تو یہ سر ، کنڈی صاحب یبٹھے ہیں، بالکل نظر آگئے، تو پی ایس ایل کی بات انہوں نے کی، ان شاء اللہ اگلے سال جو ہے ان شاء اللہ ہمارے پشاور میں پی ایس ایل کے میچز کا انعقاد ہوگا جی، International based Stadium, well equipped جو ہے، وہ ہم دو بنا رہے ہیں، ایک حیات آباد میں بنا رہے ہیں اور ایک جو ہے ارباب نیاز سٹیڈیم کو اپ گریڈ کر رہے ہیں، ان شا ء اللہ پی ایس ایل پشاور میں آئےگا جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ان شا ء اللہ۔ جی رنجیت سنگھ صاحب، مطمئن ہیں؟

<u>جناب رنجیت سنگھ</u>:سر، لاء منسٹر صاحب نے بالکل کہا لیکن میرا کوئسچن آپ پھر بھی ایک دفعہ دیکھ لیں، میں نے کوئسچن میں صرف دو ہی چیزیں پوچھی تھیں کہ آپ ضلع وائز تفصیلات ہمیں فراہم کریں جو کہ اس میں یہاں پہ کچھ بھی نہیں ہیں، یہ تو ہمیں بھی پتہ ہے کہ یہاں پر گیمز بھی ہوتی ہیں اور ان کے فنڈز بھی پڑے ہیں، ہم یہ دیکھنا چاہ رہے ہیں کہ وہ فنڈز گئے

کہاں؟ کہاں استعمال کئے، کونسی منتخب ٹیمیں ہیں؟ ہم ان کو دیکھنا چاہ رہے ہیں، یہی تو کوئسچن تھا، اس کا جواب کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس میں In fact ایسے ہوتا ہے کہ پہلے یہ زونل مقابلے کرواتے ہیں، ہر ڈسٹرکٹ کی ٹیمیں اس میں Participate کرتی ہیں وہاں سے اور پھر ان کو کٹس بھی دیتے ہیں، سپورٹس کا سامان بھی دیتے ہیں، ان کو رہائش بھی وغیرہ Everything، پھر وہ صوبے میں وہ ٹیمیں آتی ہیں، پھر یہاں پر بھی ان کو سارا کچھ ملتا ہے، تو یہ ان ٹیموں کے بارے میں بات کر رہے ہیں کہ جو ہر ضلع سے کنسرنڈ ٹیمیں جو ہیں، Almost ساری گیمز اس میں شامل ہوتی ہیں، لوگ اکثر ان کے پروگراموں میں جاتے رہتے ہیں، تو وہ جتنا Expenditure ہوتا ہے، جتنا سپورٹس کا سامان ہوتا ہے وہ سارا ڈیپارٹمنٹ Provide کرتا ہے۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، میں وہی بات کر رہا ہوں جو مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہےکہ آپ نے جواب دیا اور میں پھر مزید بحث۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کا خیال ہے کہ الگ الگ ٹیموں کوجیسے کہ ہر شہر میں کلبز ہوتے ہیں۔

جناب رنجیت سنگھ: میں نے اقلیتوں کی بات ، میں نے ویسے جنرل بات کی تھی، کسی کو بھی دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ کلب کو اس طرح نہیں دیتے۔

جناب رنجیت سنگھ: سر، جن کلب کو بھی دیا جاتا ہے ان کی تفصیل یہاں فراہم کی جا سکتی تھی، اگر یہ دینا چاہتے تو۔

جناب سپیکر:یہ سلیکٹڈ ٹیموں کو دیتے ہیں، ہر ضلع سے جو ٹیمیں آپس میں کھیلتی ہیں، جو بھی بنی ہوتی ہیں، ان ٹیموں کو ملتا ہے، وہ پھر زون میں اوپر تک آتی ہیں۔
جناب رنجیت سنگھ: سر، میں نے بھی یہ کہا کہ منتخب .....
جناب سپیکر: اور اس میں انہی ٹیموں کے اندر اقلیت کی الگ سے ٹیم، ہمیں نہیں پتہ کوئی ہے یا نہیں؟ لیکن جو ان میں پلیئرز ہوتے ہیں وہ ہر مذہب کا پلیئر اس کے اندر ہو سکتا ہے۔
جناب رنجیت سنگھ: سر، میں یہاں پہ مذہب اور اقلیت کی تو بات ہی نہیں کرنا چاہ رہا، میں نے یہ کہا تھا کہ منتخب ٹیموں کو کھیل کا سامان مہیا کیا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دے دیا (قطع کلامی) صرف آپ ایک منٹ سن لیں کہ فنڈ بھی ہے اور دیا بھی جاتا ہے، آخر میں سوال یہ تھا کہ ضلع وائز تفصیل ہمیں صرف دے دیں کہ آپ کن کن کو دیتے ہیں؟ تو اگر وہ تفصیلات یہاں دیتے تو میں اور بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جن کو میں پھر ڈسکس کرتا لیکن اب وہ یہاں پہ جواب ہی نہیں ہے تو اس کے اوپر میں کیا بات کروں؟
وزیر قانون:مسٹر سپیکر سر، میں بتاتا ہوں سر، وہ کہہ رہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ وائز تفصیل دے دیں، وہ بڑی تفصیل ہو گی Obviously، ادھر سر، دو باتیں ہیں، یا تو وہ ڈی جی سپورٹس کے ساتھ بیٹھیں اور اگر نہیں وہ کہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تو بالکل جی سردار صاحب، کمیٹی میں بھیج دیں، ادھر وہ ڈیٹیل آپ کے پاس لے آئیں گے، اس کا طریقہ کار تھوڑا سا لمبا ہو

جائےگا، ادھر آپ آسانی کے ساتھ اس کے ساتھ آفس میں بیٹھ جائیں گے لیکن مجھے کوئی وہ نہیں ہے جی، جس طرح سردار صاحب کہتے ہیں اسی طرح کریں۔

جناب سپیکر: جی سردار صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ:سر، لاءمنسٹر صاحب اتنے پیار سے بات کرتے ہیں کہ ہم خود بھی ان کے آگے نڈھال ہو جاتے ہیں، بے بس ہو جاتے ہیں، تو میرے خیال میں آج وہ تمام چیزوں کو بھیجیں، میں اس چیز پہ زور نہیں دینا چاہتا کہ آپ کمیٹی میں بھیجیں، میں صرف کچھ چیزیں دیکھنا چاہتا تھا، آپ کی بات کو مدنظر رکھ کے میں ڈی جی صاحب کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر: Thank you، Questions` Hour is over، باقی جو کوئسچنز رہتے ہیں ان کو ہم ڈیفر کرتے ہیں (شور) جی، نہیں، تین بجے نہیں، دوبجکرچالیس پر شروع ہوا تھا، کرتے ہیں وہ۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

9123 _ Mr. Salahuddin: Will the Minister for Health state that:

(a) Is it true that on complaint, two Audits have been conducted against MS Matani?

(b)Is it true that NAB had summoned the said MS Mattani?

(c) Is it also true that I had on public complaint, informed the honorable Minister, Secretary and Special Secretary, Health and had asked for his removal from time to time?

(d) If the answer is in affirmative, then what action has been taken against him?

Mr. Timour Saleem Khan (Minister for Health): As per record of this department and confirmation by the DHO Peshawar, only one general Audit was conducted by the Directorate of Local Audit in July, 2019 at the time when Dr. Malik Niaz was MS Cat-D Hospital Mattani and Deputy DHO Town-IV Peshawar. Audit report has not yet been received by this department. The said audit

was conducted in routine and not on public complaints. No. as per record of this department, the doctor concerned has not been summoned by the NAB office, till date. As per record of Department, there is no written complaint against the doctor, whether by public or the honorable MPA. Upon promotion to BPS-19 on regular basis, Dr. Malik Niaz Khan, BS-19, Management Cadre, was transferred from Deputy Director TB Control Programs Khyber Pakhtunkhwa and posted as MS Civil Hospital, now Category-D, dated 10.09.2016. The Doctor concerned was then transferred on the verbal report of honorable MPA, PK-71, Mr. Salahuddin and posted as District Health Officer, Hangu, vide Notification, dated 18-03-2020; and lastly he was transferred from DHO Hangu and posted as MS, DHQ Hospital Hangu, vide this Department Notification, dated 26-08-2020, as in Para a, b & c.

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر:</u> Leave Applications: جناب ڈاکٹر امجد علی خان صاحب، آج کیلئے; محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ ، آج کیلئے، جناب مُحَمَّد اقبال وزیر صاحب، ، آج کیلئے، نذیر احمد عباسی صاحب، آج کیلئے، کامران بنگش صاحب، آج کیلئے، ماریہ فاطمہ صاحبہ، آج کیلئے، آغاز اکرام اللہ گنڈا پور صاحب ، آج کیلئے; مومنہ باسط صاحبہ ، آج کیلئے; عاقب اللہ خان صاحب، آج کیلئے، سراج الدین صاحب، آج کیلئے; میا ں نثار گل صاحب، 12جنوری تا 15جنوری، جناب روی کمارصاحب، آج کیلئے، ہشام انعام اللہ صاحب، آج کیلئے، وزیر زادہ صاحب، آج کیلئے، سردار مُحَمَّد یوسف صاحب، آج کیلئے، جناب محمود احمد بیٹنی صاحب، آج کیلئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: Leave is granted. Item No. 5, Privilege Motions: Mr. Sardar Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 119, in the House. Mr. Sardar Khan.

مسئلہ استحقاق

<u>جناب سردار خان</u>:محتر م جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ میں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ اس معزز ایوان میں آپ کے توسط سے اپنے استحقاق کی ایک تحریک پیش کرتا ہوں اور موجودہ وزیر اعلیٰ صاحب کواس باعزت ایوان ، فلور پر یہ بات یاد دلا نا چاہتا ہوں کہ ہر حلقے کا منتخب نمائندہ اپنے حلقے کا وزیر اعلیٰ ہو گا، آخر حکومت قاعدے اور قانون کے مطابق منتخب نمائندوں کو ان کا جائز مقام کب دے گی؟ ان منتخب نمائندوں میں حکومتی پارٹی ممبران رتبہ و مرتبہ میں زیادہ ہیں اور اپوزیشن ممبران عزت و احترم کے اس پیمانے پر پورے نہیں اترتے۔ جناب سپیکر، بمورخہ 03/01/2021کو میرے حلقے نیابت اردم تحصیل خوازہ خیلہ کے مقام پر محکمہ تعلیم کے ایک استاد ٹیچر مسمی انوارلحسن ایس پی ای ٹی گورنمنٹ ہائیرسیکنڈری سکول خوازہ خیلہ محکمہ تعلیم زنانہ سوات آفس کے ایک کلرک کے ساتھ مقامی لوگوں کو جمع کیا تھا اور سکول بنانے کا اعلان کر رہا تھا اور مقامی لوگوں کیلئے کلاس فور کی نوکری دینے کیلئے Drawبھی کر رہا تھا، میں بحیثیت عوامی نمائندہ، اس معزز ایوان کا منتخب ممبر اس بات پرپریشان ہوں کہ ایسی صورتحال میں ہم کیا کریں؟ ہمارے حلقے میں فوکل پرسن کے بعد اب سرکاری ملازمین بھی ہمیں تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں اور ہمارے لئے انتہائی پیچیدگی اور قومی مسائل پیدا کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کا مزید قیمتی وقت نہیں لینا چاہتا ہوں لیکن یہ ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سرکاری ملازم 2010سے اس

سکول میں موجود ہے،سوشل میڈیا پر اپنے بیٹے ایمل حسن کے نام سے بہت ہی زیادہ ایکٹیو انداز میں سیاست کر رہا ہے اوراب سیاسی اثر و روسوخ کی بنیاد پر انہوں نے اپنے ہی ذمے پر ذمہ داریوں کیلئے ڈیٹیلمنٹ پر ایک اضافی پی ای ٹی کی پوسٹ کی ہے، چونکہ یہ چیز سول سرونٹ ایکٹ میں قطعی طور موجود نہیں ہے، یہ شخص گیارہ سالوں سے ایک ہی پوسٹ پر کام کر رہا ہے اور2002سے آج تک سرکاری ملازم ہوتے ہوئے ہر سرکاری پارٹی کا کارکن بن کر سیاست کر رہا ہے اور تنخواہ سرکاری خزانے سے لے رہا ہے، لہذا میرا استحقاق کمیٹی کو حوالہ کیا جائے اور متعلقہ سرکاری اہلکار کو کمیٹی بلا کر تحقیق کے بعد ان کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے اور دوسرے لوگوں کو غیر قانونی سرگرمیوں میں اپنے آپ کو دور رکھے، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>:جی، لاء منسٹر، یہ آپ کی بات بڑی تفصیل سے ساری بات کلیئر ہو گئی۔

<u>وزیر قانون</u>: ٹھیک ہے سر، بھیج دیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the privilege motion No.119 may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favor of it may say ‘Yes’ and those who are against it may ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The “Ayes” have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No.7 Call Attention. Mr. Ahmad Kundi Sahib, please move his call attention notice No. 1508, in the House.

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، اس پر Replyکون کریگا؟ کیونکہ منسٹر صاحب تو ہیں نہیں میرے خیال میں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کونسے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہے؟

جناب احمد کنڈی:محکمہ برائے آبادی بحالی و آباد کاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مورخہ 10/11/2020بروز منگل کو ایک انتہائی اندوہناک سانحہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے گاؤں شاہ اجمل یونین کونسل رمک تحصیل بروو ا ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں پیش آیا جس میں سی آر بی سی نہر میں لوڈ گاڑی کے گرنے سے سات افراد شدید زخمی اور بائیس افراد جاں بحق ہوئے، لہذا حکومت اس سانحے کی اصل وجوہات اور قیمتی جانوں کے ضائع ہونے اور زخمیوں کے لواحقین کی مالی امداد کیلئے ہنگامی بنیادوں پرٹھوس اقدامات اٹھائے۔ جناب سپیکر، ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ جب ہم سنتے ہیں کہ مہمند میں جو واقعہ ہوا تھا جس میں مزدور شہید ہوئے تھے ان کیلئے گورنمنٹ نے Compensationکا اعلان کیا اور ان کو پیسے ملے، ہم خوش ہوتے ہیں جبکہ کے ٹی ایچ میں کچھ لوگ آکسیجن کی وجہ سے فوت ہوئے اور ان کو حکومت نے Compensationکا اعلان کیا، میں صرف یہ سوال کرنا چاہتا ہوں، زیادہ ٹائم آپ کا نہیں لینا چاہتا، بڑا قیمتی وقت ہے، ڈیرہ اسماعیل بھی اس صوبے کا حصہ ہے، میں پہلے بھی اس کے ساتھ ڈیرہ اسماعیل خان کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں، ڈیڈیک جو ہے جناب سپیکر، 35 ضلعے ہیں، اس صوبے میں33ضلعوں میں ڈیڈیک اناؤنس ہو چکے ہیں، ڈیرہ اسماعیل میں آپ لوگوں نے اناؤنس نہیں کیا، میں پھر یہ زیادتی آپ کو یاد دلاتا رہوں گا پانچ سال، آپ یاد رکھیں ڈیرہ اسماعیل خان میں بائیس لوگ نہر میں ڈوب گئے، شادی کا موقع تھا، آج بھی شاہ اجمل کے لوگ تحصیل برووا

کے لوگ حکومت کے انتظار میں ہیں کہ وہ کوئی فراخدلی کا مظاہرہ کرے گی کیونکہ یہ واقعات باقی صوبوں میں باقی جگہوں پر جہاں پر ہوئے ہیں تو وہاں پر Compensation announce ہوا ہے، یا تو ہمیں بتائیں ہم اس صوبے کا حصہ نہیں ہیں یا ہمارے لوگوں کا جو خون ہے وہ خون نہیں ہے، خدارا ہم کہتے ہیں، آپ انصاف کے پیمانوں میں

جناب سپیکر: کنڈی صاحب آپ کا پوائنٹ آ گیا، .Who will respond? Minister for Law

جناب نثار احمد: سپیکر صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی، یہ تو کال اٹینشن ہے، Supple اس پر نہیں ہوتی۔

جناب سلطان محمدؐ خان (وزیر قانون): اس پر سپلیمنٹری نہیں ہو تی سر ،یہ واقعہ ہوا تھا اور افسوسناک واقعہ اور چونکہ کال اٹینشن ہے، اس میں سر ، میں اس طرح کرتا ہوں، ہمارے صوبے کا حصہ ہے، ڈی آئی خان جو ہے ہمارا اپنا ہی علاقہ ہے، ہمارے اپنے صوبے کا ایک اہم ڈسٹرکٹ ہے تو اس میں سر، میں اس طرح کرتا ہوں کہ کمشنر کو میں کہتا ہوں، ڈائریکٹ کرتا ہوں کہ وہ رپورٹ فوری طور پر اس کے اوپر بھیجیں اور وزیر اعلیٰ صاحب کو وہ بھیجیں، مجھے بھی بھیجیں، جیسے ہی یہ رپورٹ ایک دو دن کے اندر آ جائیگی ہمارے پاس تو اس کو پھر دیکھ لیں گے، اس میں جتنی بھی گنجائش ہوئی، ہمارے اپنے لوگ ہیں، ہم نے ان کے سر کے اوپر ہم نے ہاتھ رکھنا ہے، ابھی ایک حادثہ تھا،ایکسیڈنٹ تھا، سڑک کے اوپر ایکسیڈنٹ ہوا ہے تو یہ تو ایک قدرت کی طرف سے ایکسیڈنٹ کسی بھی وقت ہو سکتا ہے، تو ان شا ء اللہ جو بھی اس میں گنجائش

ہوئی، جو حکومتی پالیسی کے اندر گنجائش ہوئی، اگر نہیں بھی ہوئی، ہم اپنے لوگوں کے سر کے اوپر ہاتھ رکھیں گے، ان شا ء اللہ جو بھی ہم سے ہوا ان شا ء اللہ وہ ہم ضرور کرینگے۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سلطان صاحب کوشش کرتے ہیں اس ہاؤس میں جوابات دینے کی، اپنی ذاتی Capacity میں مجھے یہ بتائیے، یہ نومبر میں واقعہ ہوا، مشکلوں سے یہ کال اٹینشن لگا، اس پہ مجھے کیا جواب ملا ہے؟ ان کی غیر سنجیدگی، مجھے پیسے نہیں چاہیئے، میں نے جو بات کرنی تھی وہ میں نے کر دی لیکن ان کی جو غیر سنجیدگی ہے، ان کے منسٹر جواب نہیں دیتے، ان کے منسٹرز بزنس میں حصہ نہیں لیتے، یہ جواب ہے کہ بھائی ہم سر پر ہاتھ رکھیں گے؟ آپ سر پر ہاتھ نہ بھی رکھیں تو وہ زندہ رہیں گے ان شا ء اللہ، یہ کیا جواب ہے؟کہنے کا مقصد یہ ہے سر، آپ کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں، ہمیں آپ سے توقع ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلطان خان صاحب، کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی جواب آیا ہے؟

جناب احمد کنڈی: کوئی جواب نہیں آیا ہے۔

وزیر قانون:سر، نہیں نہیں سر، چونکہ کنڈی صاحب میرا بھائی ہے اور میں نے اس لئے کہا ہے کہ جی آپ ایک دو دن مجھے دیں سر، ایسی بات ہے، یہ تو سر کوئی کہنے کی بات بھی نہیں ہے کہ رپورٹ ابھی تک نہیں آئی ہے، کیوں نہیں آئی ہے؟ لیکن آج ہی ایشو کال اٹینشن پر آپ نے اٹھایا ہے، ہم نے کال اٹینشن کے علاوہ اس کے اوپر ایکشن لیا ہو گا، تو میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ ہم آپ کے سامنے وہ رپورٹ بھی دے

دیں گے اور دیکھیں سر، اگر رولز کے اوپر یا لاء کے اوپربات کریں تو ایکسیڈنٹ جو روڈ ایکسیڈنٹ ہوتا ہے وہ اس کے اوپر تو Compensationنہیں ملتا، صاف بات ہے، میں نے تو اس لئے کہا ہے، سر پر ہاتھ کیوں نہیں رکھیں گے؟ ہمارے لوگ ہیں تو ضرور سر کے اوپر ہاتھ رکھیں گے، یہ تو میں نے اس لئے کہا ہے کہ ہم Over and aboveجائیں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: اور دیکھیں گےجو گنجائش ہوئی، ہم ضرور ان کا خیال رکھیں گے۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Nisar Ahmad Khan Sahib, MPA, to please move his call attention Notice No. 1531, in the House. Nisar Ahmad Sahib.

جناب نثار احمد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ معدنیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ 7ستمبر کو صافی تحصیل زیارت میں ماربل کی کان گرنے سے قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں، اس میں ابھی بھی چار بندوں کو اپنا Compensation نہیں ملا ہوا ہے، چار بندے ابھی بھی وہ انتظار کر رہے ہیں، ان کے خاندان، ان کے بچے کہ ہمیں حکومت کی طرف سے کچھ ملے اور ساتھ ہی اس سے کافی مالی نقصان بھی ہوا ہے، اس واقعہ میں ہزاروں ٹن ماربل بھی گر گیا ہے، مذکورہ واقعے پر ایک انکوائری کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جس میں علاقے کےعوام کو تحفظ ہے، لہذا حکومت مذکورہ کمیٹی کو ختم کرکے ضلع مہمند کے صوبائی ممبران کی مشاورت سے ایک نئی کمیٹی بنائے تاکہ غریب اور متاثرہ لوگوں کے مسائل

شفاف طریقے سے حل ہوسکیں اور ساتھ ضلع مہمند میں انڈسٹریل پراڈکٹ پر منرل رائلٹی لی جاتی ہے جس پر منسٹر صاحب نے پہلے وعدہ بھی کیاتھا کہ یہ آئندہ نہیں ہوگا، اب بھی لی جاتی ہے اور یہ میرے ساتھ ثبوت ہے، یہ 19 تاریخ کا ثبوت ہے، 19/12 کا جو میں ساتھ لےآیا ہوں، انڈسٹریل پراڈکٹ پہ تو پتہ نہیں اگر ہمارا منسٹر صاحب اس طرح ہی کرتے ہیں تو پھر پشاور میں کھڑے ہوکر روڈ پہ آپ ناکہ لگا کے یہاں پہ گنے سے بھی لےلیں، سبزی سے بھی لےلیں، جو ٹرک آتے ہیں اس سے لیا کریں، تو میرے خیال میں اگر مفروضوں پہ ہم اپنی منسٹریوں کو چلائیں اور اس طرح کہتےہیں کہ یہ قانون میں نہیں ہے لیکن ہم چلاتے ہیں تو ہم معذرت کرتے ہیں کہ اس طرح نہیں ہونا چاہیئے، یہ قوم کے ساتھ زیادتی ہے اور اس زیادتی سے ضلع مہمند کے عوام کو چھٹکارا دیا جائے Thank you ۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Minerals, Arif Ahmad Zai Sahib.

جناب محمدؐ عارف(معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے معدنیات ومعدنی ترقی): شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، یہ جو حادثہ ہواتھا اس پہ ایک کمیٹی بن گئی ہے سیکرٹریٹ کے لیول سے، ڈی جی اس کے ہیڈہیں، تو وہ انکوائری ابھی ایک ہفتے دو میں ان شاءاللہ جمع ہوجائے گی۔ میں نے نثار صاحب کو کہاہے کہ میں آپ کے ساتھ یہ شیئر کرلوں گا پھر اس کے بعد اگران کے کوئی تحفظات ہوں تو وہ بے شک انکے ساتھ ڈسکس کرکے پھر ان شاءاللہ وہ اس کا بھی حل نکالیں گے لیکن یہ جو دوسری بات انہوں نے کی، یہ کال اٹینشن کا حصہ بھی نہیں ہے اور میں نے ان کو

پہلے بھی کہا تھا کہ یہ قوم کے ان کے، قوم کے ڈیمانڈ پر یہ سب کچھ ہوتا ہے، بالکل آپ ٹھیک کہتے ہیں کہ ہم جو finish tiles نہیں لے سکتے، ان کو آج میں دوبارہ دعوت دیتا ہوں کہ یہ بھی آجائیں، قوم کے لوگوں کو بھی لے آئیں، جس طرح یہ کہتے ہیں اسی طرح ہم اس کو ٹھیک کرلیں گے لیکن ایک طرف جو ہے ڈیمانڈ ان کی، نمائندے ان کے ساتھ بھی ہوتے ہیں، قوم کے نمائندے بھی ہوتے ہیں، وہ بھی ساتھ آجاتے ہیں، میرے آفس میں بڑے جرگے آجاتے ہیں، ان کی ڈیمانڈ الگ ہوتی ہے، پھر نثار صاحب کی ڈیمانڈ دوسری ہوتی ہے، تو میں ان کو دوبارہ دعوت دیتا ہوں کہ ہم آپ کوبالکل Entertain کریں گے آپ کے مسائل کو حل کریں گے آپ آجائیں بے شک آپ آجائیں آپ کے سامنے جو ہے جو بھی آپ کہیں گے اسی طرح ہم پھر حل کرلیں گے لیکن یہ جو انکوائری ہے Compensation گورنمنٹ کی طرف سے ان کو ملا ہے، مطلب دوسرے تیسرے دن ان کوChequesملے تھے وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر اور باقی کی جو انکوائری رپورٹ ہے ایک ہفتے میں ان شاءاللہ وہ جمع کرکے ان کے ساتھ میں شیئر کرلوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نثار خان صاحب.

<u>جناب نثار احمد</u>: سر، میں منسٹر صاحب کے اس جواب سے مطمئن اسلئے نہیں ہوں کہ یہ جو کہہ رہا ہے کہ لوگ آرہے ہیں اگر لوگ آجائیں کہ ہم جاکے ادھر بیٹھ کے ہم ناکے لگا کے ہم ڈاکہ ڈالیں گے روڈ پہ تو ہم مانیں گے اسکی یہ غلط بات ہے کہ لوگ آرہے ہیں اور جو لوگ آرہے ہیں، میں اسکی بھی وضاحت کروں، جو لوگ آرہے ہیں اور جو نمائندوں کے ساتھ جو نمائندے آرہے ہیں،

ان نمائندوں کے اس کاروبار میں شیئرز ہیں، اسکے فی ٹرک سے آٹھ سو روپیہ لیا جاتا ہے اور دوسروں کی گاڑی سے 2200 روپے لئے جاتے ہیں، یہ ہمارے حلقے میں آپ کمیٹی بنائیں ادھر بھیجیں اور فیلڈپہ سروے کریں کہ کس طرح یہ منرل رائلٹی چل رہی ہے؟ خدارا ضلع مہمندکے عوام پہ رحم کریں، ہمیں اس طرح نہ لوٹا جائے جس طرح ہم لوٹے جاتے ہیں۔ اس طرح ایک اور بات میں نے آپ کے پاس جمع بھی کی ہوئی ہے تحریک التواء، یہ جو میں آپ کو دکھا رہا ہوں، میں سارے ہاؤس کو دکھاؤں گا، یہ جو ایکس فاٹا میں آپ لوگوں نے یہ چھتریاں تقسیم کی ہیں، یہ Expired ہیں یہ مضرصحت ہیں، سارا ایکس فاٹا اس مضر چھتریوں، جو مچھردانیاں ہیں، ان میں جو ہیں نا وہ مریض ہوجائیں گے، بیمار ہوجائیں گے، یہ صحت کے خلاف ہے، اس پہ باقاعدہ لکھا ہوا ہے کہ یہ تین سال میں Expired ہوجائیں گی، ادھر یہ لکھا ہوا ہے،سارا ہاؤس دیکھ لے، یہ ہماری صحت کی کارستانی ہے، یہ کروڑوں روپے کی لاگت سے آئی ہوئی ہیں اور ہم پہ Expired تقسیم ہورہی ہیں، یہ ایکس اضلاع میں اس طرح کام ہورہا ہے، ایکس فاٹا میں اس طرح پیسے بٹور رہے ہیں، ایکس ضلع میں اس طرح کرپشن ہورہی ہے، (تالیاں) صحت میں ہورہی ہے،منرل میں ہورہی ہے، سی اینڈ ڈبلیو میں ہورہی ہے، خدارا ہم پہ رحم کریں، جو پیسے ہمیں ادھر این ایف سی میں دیئے تھے ادھر، وہاں این ایف سی میں دیئے تھے، ابھی تک وہ بھی نہیں ملے، اوپر سے ہمیں یہ دی جارہی ہے، ہر گھر کو پانچ ، چھ دس یہ مچھر دانیاں چلی گئی

ہیں، ادھر لوگوں کو یہ مرض لگے گا، خدارا ان پہ رحم کریں ان بیچاروں پہ ،ہم چالیس سال سے مررہے ہیں، ہم خون بہا رہے ہیں، ہمارے قتل ہورہے ہیں، ہم ذبح ہورہے ہیں اور ہمارے ساتھ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عارف صاحب ،عارف احمد زئی صاحب، چلیں جواب لیتے ہیں، آپ مہربانی کریں تشریف رکھیں، جواب لیتےہیں، منسٹر صاحب سےجواب سن لیں ۔

جناب سلطان محمدؐ خان(وزیر قانون) : کنڈی صاحب، پانی پلائیں،کنڈی صاحب، ان کو ٹھنڈا پانی ذرا دیں۔ سر، کال اٹنشن کے اوپر ڈیبیٹ ہوسکتی ہے سر،سر، کال اٹنشن کے اوپر ڈیبیٹ ہوسکتی ہے، یہ کیا ہے جی؟

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے معدنیات ومعدنی ترقی: یہ کال اٹنشن کا حصہ بھی نہیں ہے، مطلب یہ کال اٹنشن کا حصہ نہیں ہے سر،اگر ان کو کوئی مسئلہ ہے تو بےشک یہ پھر لے آئیں۔

جناب سپیکر:دیکھیں آپ نے کال اٹنشن کیا ۔

وزیر قانون:سر میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ Rule کو Enforce کروائیں ،سر، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Rule کو Enforce کروائیں۔

جناب سپیکر:نثار خان، آپ نے کال اٹنشن کیا، انہوں نے جواب دے دیا،ختم ہوگئی بات۔

وزیر قانون: سر، بات ختم ہوگئی سر ،آپ سے ریکویسٹ ہے Rule کو Enforce کروائیں سر ،یہ کال اٹنشن کے اوپر بھی بحث ہے ،ایڈجرنمنٹ موشن کے اوپر بھی بحث ہے، ہر چیز کے اوپر بحث ہے جی، تو پھر یہ سارا Rule ختم کردیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کے بعد منسٹر صاحب سے مل لیں، منسٹر صاحب، آپ ان کو ٹائم دیں اور یہ جو انہوں نے پوائنٹ اٹھایا ہے، اس پہ ان کو سنیں اور اس کو Resolve کریں۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وزراء (تنخواہیں، الاؤنسز و استحقاق) مجریہ 2021 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8, Introduction of the Bill: The Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker Sir, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. Introduction of Bill, Item No. 9, Special Assistant to Chief Minister for Industries and Commerce, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa Board of,

(مداخلت)

جناب سپیکر: Passage Stage پہ آپ بات کریں ناں، آج تو Introduction ہے، ٹیکنیکل اینڈ کامرس یا امنڈمنٹ لے آئیں Push کرلیں، وہ اس سٹیج پہ ہوگا، لاء منسٹر، آپ ہی کرینگےیہ دوسرا؟

Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Board of Technical and Commerce Education Bill, 2021 in the House.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا بورڈ آف ٹیکنیکل اینڈ کامرس ایجوکیشن مجریہ 2021 کا پیش کیا جانا

Minister for Law: Sir, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Board of Technical and Commerce Education Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی ؟
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میری ایک قرارداد ہے۔
جناب سپیکر: دوں گا، میں یہ ذرا ختم کرلوں، بل ختم کرتا ہوں اس کے بعد میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر بھی دیتا ہوں، ریزولیوشن پہ بھی دیتا ہوں۔ آئٹم نمبر 9(a)، یہ ایڈیشنل ایجنڈا ہے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا منشیات پر کنٹرول مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances Bill, 2021, in the House.
Minister for Law: Sir, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances Bill, 2021, in the House.
Mr. Speaker: It stands introduced.

مجلس منتخبہ برائے مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا، خواتین کا گھریلو تشدد سے تحفظ اور روک تھام مجریہ 2019 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Minister for Law on behalf of Minister for Social Welfare and Special Education and Women Empowerment and Children, Chairperson of the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Domestic Violence against the Women Prevention and Protection Bill, 2019, to please move for extension in time to present the report of the Committee in the House.
Minister for Law: Sir, I intend to move under sub rule 1 of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, the time for presentation of the

report of the Select Committee on Khyber Pakhtunkhwa, Domestic Violence against the Women, Prevention and Protection Bill, 2018 referred on 14/10/2019, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the extension in time may be granted to present the report in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it. Extension in time is granted

پیش کررہے ہیں ابھی پیش کررہےہیں، یہ کرنے دیں، وہ بعد میں کرتا ہوں، دیتا ہوں پوائنٹ آف آرڈر۔

Item No. 9(c), Presentation of Report: The Minister for Law on behalf of Minister for Social Welfare, Domestic Violence against the Women Prevention and Protection Bill, 2019, to please present report of the Committee, in the House.

Minister for Law: Sir, I intend to present the report of the Select Committee on the Khyber Pakhtunkhwa, Domestic Violence against the Women, Prevention and Protection Bill, 2019 before the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

جی نگہت اورکزئی صاحبہ، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر،پوائنٹ آف آرڈر اور پھر اس کے بعد ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: پہلے پوائنٹ آف آرڈر کرلیں پھر ریزولیوشن کرتے ہیں۔

سردار اورنگزیب : سپیکرصاحب، اس کے بعد میرا بھی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: آپ نگہت بی بی، بعد میں بات کرلیں، مجھے پوائنٹ آف آرڈر لینے دیں، آخر میں آپ اپنا پوائنٹ آف آرڈر لے کے ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، میرا پوائنٹ آف آرڈر سر بل پہ ہے، پوائنٹ آف آرڈر پہ جو انہوں نے ابھی الاؤنسز کی

بات کی ہے، میں اس پہ بات تھوڑا سا کرنا چاہتی ہوں۔
<u>جناب سپیکر</u>: اس پہ تو آپ کریں جب اس کا Passage stage آئے، آج تو پیش ہوا ہے۔
<u>Ms. Nighat Yasmin Orakzai:</u> Okay.
<u>جناب سپیکر</u>: اس پہ آپ بات کرسکتی ہیں امنڈمنٹ لاسکتی ہیں جو مرضی ہے کریں جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب دیتا ہوں، دیتا ہوں آپ کو۔
<u>سردار اورنگزیب</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں بہت مختصر بات کرونگا۔ جناب سپیکر، Covid-19 کی وجہ سے پبلک سروس کمیشن کے امتحانات چونکہ لیٹ ہوئے ہیں اور جو امیدواران ہیں، کوالیفائیڈ بچے ہیں، وہ Over age ہوچکے ہیں، تو میری یہ حکومت سے گزارش ہے آپکے توسط سےسپیکر صاحب، کہ تیس سال، ان کی عمر تیس سال رکھی گئی ہے، مہربانی کرکے اس کو دو سال Extend کیاجائے جس طرح سندھ گورنمنٹ نے وہاں پر پرچہ بھی آؤٹ ہوا Covid-19کی وجہ سے 32 سال انکی Age تھی اور ابھی انہوں نے تین سال بڑھا دیئے اب 35 سال کردی ہے تو اس سے ہمارے صوبے کے بہت سارے بچے جو ابھی Over age ہونے کی وجہ سے اس سے باہر نکل رہے ہیں تو مہربانی کرکے میری یہ گزارش ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے امتحانات جو لیٹ ہوئے ہیں دو سال اسکی Extension دی جائے۔
<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، میرا بھی اس پہ بات کرنے کو۔۔۔۔۔
<u>جناب سپیکر</u>: ریزولیوشن بھی آئی ہوئی ہے، میرے پاس یہ ہےجی، پھر Rule relax کروائیں۔
<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، 124 کے تحت 250 جو ہے تو اس کو Relax کرکے میں

اجازت چاہتی ہوں کہ یہ ریزولیوشن جو دو تین ہیں، یہ لےلیں آپ، Rule relax کردیں سر؟

جناب سپیکر: کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، 124 کے تحت 240 کو Relax کرکے مجھے ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule, rule is suspended.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Thank you جناب سپکر صاحب ،سر، یہ ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

قراردادیں

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Thank you very much جناب سپیکر صاحب ،ہرگاہ کہ صوبے کے مختلف شہروں میں جیل خانہ جات موجود ہیں اور تمام جیل خانہ جات اپنی تعداد سے بڑھ کر قیدیوں کو سنبھالتےہیں جن میں وفاق کے مقدمات میں ملوث ملزمان یاقیدی بھی صوبے کےمختلف جیل خانہ جات میں کھپائے جاتےہیں جن کا بوجھ صوبائی حکومت برداشت کرتی ہے۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ صوبے کےمختلف علاقوں سے وفاق کے زیر انتظام جیل خانہ جات قائم کرے یا وفاق اپنے قیدیوں پر اٹھنے والے اخراجات صوبائی حکومت کو ادا کرے تاکہ اس رقم کو قیدیوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جاسکے۔

Mr. Speaker: ٹھیک ہے، The question before the House is that the motion moved ji Minister Sahib, Minister Prison.

جناب تاج محمدؐ (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے جیل خانہ جات): سپورٹ کرتےہیں۔

جناب سپیکر: سپورٹ کرتےہیں۔

Is it the desire of the House that resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

ریزولیوشن لےلوں پھر کرلیتے ہیں آپ کی بات، ان کی ریزولیوشن کدھر ہے، عنایت اللہ صاحب کی؟ Dr. Sumaira Shams Sahiba, to please move her resolution. ان کی ریزولیوشن، عنایت صاحب کی ریزولیوشن دیں مجھے، ڈاکٹر۔

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ سپیکرصاحب۔ سپیکرصاحب، Covid-19 pandemic نے ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے کر نہ صرف انسانی جان ومال کا ضیاع بلکہ معاشی، معاشرتی، اقتصادی اور نفسیاتی مسائل پیدا کئے، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیز کو بند کیاگیا، کاروباری سرگرمیاں اور روزگار متاثر ہوا، ان حالات میں کئی اور مسائل کےعلاوہ نوجوانوں کو سب سےبڑا اور اہم مسئلہ روزگار کا درپیش ہوا۔ حال ہی میں سرکاری نوکریوں کے اشتہارات اخبار میں شائع ہونا شروع ہوگئے ہیں تو بہت سے امیدواروں کو Over age ہونے کا سامنا ہے، کورونا وباء کی وجہ سے بہت سے نوجوان Over ageہوگئے ہیں اور نوکریوں کے لئے درخواست دینے کے اہل نہیں رہےجس کی وجہ سے متاثرہ نوجوانوں میں سخت تشویش پائی جاتی ہے، اس لئے یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ عمر کی بالائی حد سے

متعلقہ رولز میں ترمیم کرکے مزید دوسال کی رعایت Age relaxation دی جائے ۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب۔

<u>محترمہ سمیرا شمس</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

Is this the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favor of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mst.Aisha Bano Sahiba, please move her resolution.

<u>محترمہ عائشہ بانو</u>: جی بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، دوران زچگی زچہ و بچہ کی اموات کی شرح پہ قابو پانے کےلئے ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے مڈوائف اوربرتھ اٹنڈنٹس کا کردار خاصی اہمیت کا حامل ہے اور اس وجہ سے مڈوائفری کے شعبے کی اہمیت پوری دنیا میں تسلیم شدہ ہے۔ دور دراز کے دیہات قصبہ جات اور چھوٹے شہروں میں جہاں بالعموم خواتین ڈاکٹرز یا گائناکالوجسٹ کی رسائی ممکن نہیں وہاں مڈوائف زچگی کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ روایتی اور خاندانی دائیوں کے برعکس یہ مڈوائف زچگی کے نارمل کیس باآسانی ہینڈل کرسکتی ہے اور کسی پیچیدگی کی صورت میں فوری طور پر کسی مستندمعالج کو ریفر کرنے کی پابندبھی ہوتی ہے۔

لہذا صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان حکومت سےاس امر کی سفارش کرتا ہے کہ مڈوائف اور برتھ اٹنڈنٹس کے انتہائی اہم کردار کو مدنظر رکھتےہوئے ان کےلئے جدیدخطوط پر باقاعدہ تربیتی کورس متعارف کیا جائے، اس میں تولیدی صحت خاندانی

منصوبہ بندی اور صنفی تشدد سمیت اہم مضامین کو شامل کیا جائے تاکہ معاشرتی سطح پر ان کے بنیادی اور اہم مسائل کا حل کرنے کے لئے کمیونٹی مڈوائف کو بہتر طور پر تیار کیا جاسکے، ساتھ ہی زچگی کے لئے جراثم سے پاک اورڈسپوزایبل برتھ کٹس کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے اورمڈوائف اور برتھ اٹینڈنٹس کو اس استعمال کے لئے پابند کیا جائے۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House the resolution, moved by the honorable Member, may be passed?

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں اس میں ایک Explanation کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: Explain تو ہوگیا جی، یہ کہتےہیں کہ یہ جو ہیلتھ ورکرز ہیں اس لیول پہ مڈوائف کو Latest training دی جائے اور Disposable kits دی جائیں تاکہ جہاں ڈاکٹر Available نہیں ہیں Far-flung areas میں اور وہاں پہ وہ یہ کام کرسکیں جی ہاں۔

Is it the desire of the House the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Inayatullah Khan Sahib, to please move his Resolution.

جناب عنایت اللہ: سر، میں ریزولیوشن Directly move کروں یا اس پہ تھوڑی بات بھی کروں؟

جناب سپیکر: Move کرکے بات کرلیں یا پہلے بات کرلےپھر Move کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: میں پہلے Move کرتا ہوں پھر بات کرتا ہوں ۔جناب سپیکر صاحب، صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قاعدہ 188کے تحت، 123کے تحت آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان

میں قرارداد پیش کرتا ہوں، وہ یہ کہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ٹیکس فری زون جس میں ضلع دیر بالا ضلع دیر پائین چترال و سوات سمیت ملاکنڈ کے دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے ٹھیکیداروں کو حال ہی میں ایف بی آر سے-----

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر، یہ ریزولیوشن ذرا اہم ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ایف بی آر سے اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر یونٹ تھری مردان کے ذریعے سے انکم ٹیکس کے نوٹسز ارسال کئےہوئے ہیں جس سے ملاکنڈڈویژن سے تعلق رکھنے والے ٹھیکیداروں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے، اس کا نوٹس لیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، ملاکنڈ ڈویژن صوبے کا ایک پسماندہ ڈویژن ہے جس کو حکومت نے ابتداء ہی سے ٹیکس فری زون ڈکلیئر کیا ہے۔ انکم ٹیکس آرڈیننس 2001کے دوسرے شیڈول کے حصہ چہارم کی شق 109اور شق 110کے تحت ملاکنڈ ڈویژن کے شہریوں کو ریلیف حاصل ہے جبکہ انکم ٹیکس آرڈیننس کی سیکشن 153کی دفعہ 10کی رو سے کٹوتی اور Withholding taxسے بھی مستثنیٰ ہے۔

لہذا یہ معزز ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے اندر کسی قسم کا ٹیکس نہ لینے کے لئےایف بی آر کو واضح ہدایات جاری کرے اور یہ نوٹسز واپس لیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں تھوڑا اس کو Explainکرتا ہوں۔ جوپچیسویں آئینی ترمیم پاس ہوئی تو اس میں ملاکنڈ ڈویژن کا جو سپیشل سٹیٹس ہے وہ ختم ہوگیا اور Erstwhile FATA اور PATA دونوں Mergeہوگئے اور اس کے نتیجے میں ملاکنڈڈویژن کو 2023تک ٹیکس سے استثنیٰ دیا گیا کیونکہ یہ استثنیٰ پہلےسے

حاصل تھا، یہ Laws کے اندر موجود ہے لیکن اس کے باوجود جو مردان میں انکم ٹیکس کا ایک کمشنر کا آفس ہے، اس سے ملاکنڈ ڈویژن کے کنٹریکٹرز کو انکم ٹیکس اور Withholding tax کے نوٹسز ایشو ہوتے ہیں اس وجہ سے وہاں ایک تشویش ہے اور اس کا خدشہ موجود ہے کہ اس کو Withdraw نہیں کیا جائے گا، تو وہ ڈیویلپمنٹ کام بند کرینگے اور اس سے پورے ملاکنڈ ڈویژن کے اندر آپ کو پتہ ہے ایک Sensitivity موجود ہے تو اس لئے میں یہ ریزولیوشن آپ کی وساطت سے ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ وفاقی حکومت کو یہ سفارش چلی جائے، میں نے پہلے اس پہ کال اٹنشن نوٹس جو ہے وہ جمع کیا تھا لیکن یہاں یہ کہا گیا کہ وہ Admissible نہیں ہے تو میں نے پوائنٹ آف آرڈر پہ یہ Raise کرکے اس کے لئے یہ Resolution draft کردی۔ Thank you

<u>جناب سپیکر:</u> جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، چونکہ انکم ٹیکس فیڈرل سبجیکٹ ہے تو طریقہ کار تو یہ ٹھیک ہے کہ ریزولیوشن کے ذریعے سفارش صوبائی حکومت کر ے وفاقی حکومت کو سر، میری ایک ریکویسٹ ہے آپ سے بھی اور آنریبل ممبر سے بھی، اس سبجیکٹ کے اوپر چلیں وہ ملاکنڈ ڈویژن کا مسئلہ ہے اور وہ ایک کمٹمنٹ بھی تھی کہ پانچ سال کے لئے وہ مستثنیٰ ہوگا، ان کے اوپر ٹیکسز نہیں لگیں گے جو ان کے اوپر Already لاگو نہیں ہیں لیکن سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اس طرح کی Substantive چیزیں سر کوئی دس منٹ کی کوئی ہمیں وہ ملے جی، کوئی نوٹس ملے کوئی ہمیں، اس کی بات میں نہیں کررہا ہوں، اس کی با ت میں نہیں کررہا ہوں لیکن اس کا مسئلہ سر یہ ہوتا ہے کہ اسمبلی کا وقار

بھی اس سے مجروح ہوتا ہے، اگر ہم بغیر سوچے سمجھے ہر ایک ریزولیوشن کو پاس کریں، اس کو بےشک پا س کروالیں لیکن سر کم از کم پڑھنے کا ابھی میرے پاس ہے بھی نہیں، میں نے صرف سنی ہے جی۔

جناب سپیکر: کہتے ہیں تو Friday تک پینڈنگ کر لیتے ہیں تاکہ.....

وزیر قانون: ایک دفعہ پڑھ تو لیں جی، اس میں کیا ہوسکتا ہے، کوئی نقصان دہ چیزیں .....

جناب سپیکر: کر لیتےہیں، اس کو آنا چاہئے، اس کو سیکرٹریٹ کے تھرو آنا چاہیئے، اس کو Friday تک پینڈنگ رکھ لیں، ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: اس کو اور بھی بہتر بنالیں گے، اس کو اور بھی بہتر کرلیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، عنایت صاحب، Friday تک۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میرا خیال ہےاس کو پاس کرا دیں، اس میں کچھ بھی نہیں ہے،سلطان صاحب یہ تو ہے، سلطان صاحب، یہ تو ہم لاء کی بات کر رہےہیں، خود مجھے انکم ٹیکس کمشنر کا فون آیا تھا کہ آپ کی بات درست ہے اور اس کی جو Explanation تھی وہ بھی غلط تھی، اس نےکہا یہ ہم جو Hundred ملین کی Transaction جس کی ہوتی ہے اس کو ہم ایشو کرتےہیں کہ وہ فائلربنیں، ان کی Explanation غلط تھی، سچی بات یہ ہے کہ لاءکے اندر موجود ہے، Already exempted ہے، اگر Exempted ہےاور وہ ایشو ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: عنایت خان، بات یہ ہےکہ یہ اچانک سے ایک چیز آگئی ہے The Minister is not prepared because انہوں نےپڑھی ہی نہیں ہے،نہ ان کا ملاکنڈسے تعلق ہے کہ وہ اس روٹین سےگزررہے ہوں تو We should give him time and تو On

Friday, we will take it again. On Friday, we will take it again.

تحریک التواء پر بحث

Mr. Speaker: Discussion on joint adjournment motion No. 230 of Mr. Akram Khan Durrani Sahib, Mr. Ahamd Kundi Sahib and Mst. Humaira Khatoon Sahiba, MPAs, under rule 73. Ahmad Kundi Sahib, Ahmad Kundi Sahib.

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب۔ میری سپیکر صاحب، ایڈجرنمنٹ موشن سے پہلے آپ سے گزارش ہوگی، جو ہم اس طرح کے ایشو زلاتے ہیں لیکن وہ Discussionکےبعد Killہوجاتے ہیں، اس کا کوئی Concrete resultنہیں نکلتا، مجھے آج آپ سے یہ گزارش کرنی ہے خدارا اس کو آپ کمیٹی کو بھیجیں کیونکہ ہم بارہار اپوزیشن والے ہیں، بڑی محنت کرکے کوئی ایک چیز لاتے ہیںDiscussion کےلئے، سلطان صاحب بھی کوشش کرتے ہیں کہ ہمیں Replyکریں لیکن اس کا کوئی Concrete resultنہیں نکلتا، آج خدارا ہم آپ کو پھر صوبےکے مقدمے کی شکل میں آج پھر آپ کو کچھ ڈیٹا دیتےہیں تاکہ آپ اس کو یہ صوبےکا مقدمہ ہے، یہ کسی پارٹی کا مقدمہ نہیں ہے، کسی ضلع کا مقدمہ نہیں ہے، اگر صوبے کی معاشی حالت بہتر ہوگی تو ہزارہ ڈویژن میں بھی کام ہوگا، مردان ڈویژن میں بھی ہوگا، ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن میں بھی ہوگا، جناب سپیکر، ہمارےصوبےمیں لوڈ شیڈنگ کےنام پہ، Tripping کےنام پہ بےتحاشا ظلم شروع ہے، میرے اپنے ضلع میں مختلف تحصیلوں پہاڑ پور میں، ڈیرہ اسماعیل خان میں، پروا میں بیس بیس گھنٹے بجلی نہیں ہوتی جناب سپیکر، اور حیرانگی کی بات کیا ہے؟

دیکھیں وہ صوبہ جوکہ سب سے سستی ترین بجلی اس ریاست کو بناکے دیتا ہے، میں پہلے بھی گوش گزار کرچکا ہوں، یہ صوبہ 20 ارب یونٹ سستی ترین بناکے ریاست کو دیتا ہے لیکن اس کےباوجود بھی ہم پہ لوڈشیڈنگ ہوتی ہے، Tripping ہوتی ہے اور ہم پہ الزامات لگتے ہیں کہ خیبر پختونخوا کے لوگ بجلی چوری کرتے ہیں لیکن میں آج آپ کو Proofکرکے دیتا ہوں جناب سپیکر، یہ صوبہ اس ریاست کو پانچ چھ سو ارب کی بجلی دیتا ہے لیکن اس کےباوجود بھی ہمیں اپنے آئینی حقوق نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی صورت میں نہیں ملتے، یہ صوبہ تیل دیتا ہے اس ریاست کو تین سو ارب کا،فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی نہیں ملتی، یہ صوبہ پانچ سوایم سی ایف ڈی گیس دیتاہے لیکن آرٹیکل 158جوکہ اس کے Constitutionمیں شامل ہے، اس کےباوجود ہمارے ساتھ زیادتی ہورہی ہےکیونکہ ہماری پروڈکشن زیادہ ہے اور Consumptionکم ہے، آج آپ دیکھ لیں ہماری معیشت بڑھ سکتی ہے اگر ہمارے باڈرز جو کوریڈورز ہیں ان کو کھولا جائے لیکن نفرتوں کی دیواروں کی وجہ سے وہ کوریڈورز بند ہیں، ہمارے پانی کے شیئر کو آپ دیکھ لیں، ہمارے پاس انفراسٹرکچر نہیں ہےجس کی وجہ سے ہمارا پانی کا شیئر دوسرے صوبےاستعمال کررہے ہیں لیکن میں آج محدود رہونگا صرف بجلی اور گیس کےاوپر، جناب سپیکر، یہ ظلم ہورہا ہے ہمارے علاقےپر، آپ کے علاقے پر ، اس پورے خیبر پختونخوا کے اوپر، وہ صوبہ جو سب سے سستی ترین بجلی بناتا ہے ہائیڈل کی صورت میں، آج بھی تربیلا ڈیم جو کہ دنیا کا سب سےبڑا ڈیم ہے، اس صوبے کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے جناب سپیکر،17 ارب یونٹ

اس نے اس سال بنائے جناب سپیکر، 17 ارب یونٹ یہ ریاست جوکہ بجلی بنانے کے لئے باہر سے گیس منگواتی ہے، مہنگے داموں گیس منگوا کے بجلی بناتی ہے، میرا صوبہ سب سے سستی ترین بجلی دیتا ہے انکو جناب سپیکر ہماری Consumption کتنی ہے، ہمیں یہ کہتے ہیں کہ خیبر پختونخوا کے لوگ چور ہیں بجلی چوری کرتے ہیں، میری Consumption دس ارب یونٹ ہے، میری پروڈکشن بیس ارب یونٹ ہے، مجھے بتائیں کہ جو صوبہ اپنی پروڈکشن اس کی زیادہ ہو اور ایک روپے سے کم پہ بجلی بناتا ہو اور ریاست کو دیتا ہو، کیا وہ چوری کریگا؟ لیکن ریاست کا جو تقسیم کا طریقہ کار ہے جناب سپیکر ، وہ غلط ہے، آج میرا کارخانہ دار پیٹ رہا ہے، آج میرا کاروباری بندہ پیٹ رہا ہے، آج آپ فگرز اٹھا کے دیکھ لیں، یہ صوبائی حکومت غافل ہے، ان کی ڈائریکشن ٹھیک نہیں ہے، ان کی ترجیحات ٹھیک نہیں ہیں، یہ ہمارے حقوق لانے میں ناکام ہوچکے ہیں بلکہ پیش کرنے میں بھی ناکام ہوچکے ہیں، یہ ہمارا مقدمہ پیش نہیں کرسکتے، اسلام آباد کے ایوانوں میں جناب سپیکر، اس پاکستان میں Industrialist کو 36 ارب یونٹ ملتے ہیں، جناب سپیکر، آپ سن لیں، یہ بڑی اہم بات ہے، 36 ارب یونٹ کارخانہ دار کو اس ریاست میں ملتے ہیں، میرا خیبر پختونخوا جو کہ 20 ارب یونٹ بناتا ہے، اس کے کارخانے دار کو صرف تین ارب یونٹ ملتے ہیں، میرا کارخانہ نہیں چلے گا، میری معیشت نہیں چلے گی تو میرے صوبے کے حالات تبدیل نہیں ہونگے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، باہر سے گیس منگوا کے تھرمل سٹیشنوں کو دے کے بجلی پیدا ہوتی ہے اور وہ صوبہ جو کہ

پانی پہ سستی ترین بجلی دیتا ہے، اس کےلوگوں کو بھی لوڈشیڈنگ کا سامنا ہے،اس کے کارخانہ دار کو بھی بجلی نہیں مل رہی ہےجناب سپیکر، تو ہم کہاں جائیں، کس سے پوچھیں؟ اور یہ صوبائی حکومت سی سی آئی کی کوئی میٹنگ نہیں بلاسکی۔ اپنا مقدمہ پیش نہیں کرسکی، ان کے پاس فگرز نہیں ہیں، یہ اپنی وراثت اور جائیداد کےبارےمیں باخبر نہیں ہیں۔ جناب سپیکر،آپ گیس پہ آجائیں، جناب سپیکر، آرٹیکل 158 کہتا ہےجناب سپیکر Article 158 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistanکہتا ہے:

"The Province in which a well-head of natural gas is situated shall have precedence over other parts of Pakistan in meeting the requirements"

جناب سپیکر، یہ آرٹیکل کانسٹی ٹیوشن کا آرٹیکل ہے،Supreme law of this landہے لیکن اس صوبے کے اوپر اس کی Implementationکیوں نہیں ہوتی؟ پانچ سو ایم ایم سی ایف ڈی میری پروڈکشن ہے، ڈھائی سو ارب میری Consumptionہے، اب مجھےبتائیں جو اس کی ضروریات کو ترجیحی بنیادوں پر حل نہیں کیاجائے گا اس کانسٹی ٹیوشن کےتحت لیکن بدقسمتی سے میں بار بار کہتا ہوں کہ ہمارے وسائل پر یہ ریاست کا جو تقسیم کا طریقہ کار ہےاس کے خلاف ہم نےاپنے حقوق پہ آواز اٹھانی ہے۔ جناب سپیکر ، یہ تمام پارٹیوں کا مقدمہ ہے، یہ کسی ایک پارٹی کا مقدمہ نہیں ہےجناب سپیکر ، ہمارے ساتھ گیس میں زیادتی ہورہی ہے، پھر میں آپ کو بتاتا ہوں، وہ گیس جو ہماری پروڈکشن زیادہ ہے، ابھی میں پھر آپ کو بتاتا ہوں، میرے کارخانہ دارکو چالیس ایم ایم سی ایف ڈی گیس ملتی ہے صرف میری گیس کے اوپر

تھرمل یونٹس چل رہے ہیں پنجاب کے جناب سپیکر،میرے کارخانہ دار کو جناب سپیکر،پورے پاکستان میں 1400 mmcfکارخانہ دار کو ملتی ہے ،1400لیکن وہ صوبہ جو گیس پیدا کر رہا ہے، جس کی گیس کی پروڈکشن اس کیConsumptionسے زیادہ ہے، اس کے باوجود بھی کارخانہ دار کو 40mmcملتی ہے، شرم آنی چاہیئے اس ریاست کی تقسیم کے طریقہ کار کووہ صوبہ جو پانی سے بجلی پیدا کرتا ہے، سستی ترین، وہ صوبہ جو گیس میں پروڈکشن اس کی اپنی Consumptionsسے زیادہ ہے، جب تک میرے کارخانہ دار کو گیس نہیں ملے گی میری معیشت ٹھیک نہیں ہو گی، میری گیس کے اوپر پنجاب کے تھرمل سٹیشن چل رہے ہیں، پنجاب ہمارا دل ہے پاکستان کا لیکن ہم کہتے ہیں، تقسیم کا طریقہ کار وسائل کو آئین اور رولز کے مطابق کانسٹی ٹیوشن کے آرٹیکلز پہ Implementationنہیں ہو گی تو ہمارے لہجے بھی سخت ہوں گے، ہمارے رویئے بھی سخت ہوں گےاور ہم اپنے حقوق کی جنگ لڑیں گے جناب سپیکر، اس صوبائی حکومت کو یاد دلائیں گے جو یہ اسلام آباد کے ایوانوں میں خاموش بیٹھے ہیں اور یہ غفلت کا مظاہرہ کررہے ہیں جناب سپیکر،وہ صوبہ جناب سپیکر جو تمباکو بناتا ہے، جناب سپیکر،پاکستان میں سب سے زیادہ ایک لاکھ ٹن ٹوبیکو میرا صوبہ بناتا ہے، بدقسمتی دیکھیں وہ صوبہ جو کہ ایکسپورٹ کوالٹی کا ٹوبیکو بناتا ہے، پاکستان ٹوبیکو بورڈ نےاس کی فیکٹری جو ہے وہ جہلم میں رکھ دی ہے جناب سپیکر، کس کس بات پہ میں روؤں گا جناب سپیکر، لیکن یہ لوگ باخبر نہیں ہیں، اگر ا ن کو خبر ہے بھی توصحیح بات کو اٹھاتے نہیں ہیں، اسلام آباد کے ایوانوں

میں جناب سپیکر، میرےپانی کا شئیر مجھےنہیں مل رہا، ٹوبیکو پیدا میں کر تا ہوں، فیکٹریاں پنجاب میں لگ رہی ہیں، میں پھر کہتا ہوں پنجاب ہمارا دل ہے لیکن ایک بات میں آپ کو کر دوں، جب تک خیبر پختونخوا کے وسائل کے اوپر اس کو اختیارنہیں دیا جائے گا، پاکستان کی معیشت ٹھیک نہیں ہو سکتی، پاکستان کی معیشت کو اگر ٹھیک کرنا ہے تو خیبر پختونخوا کے میدانوں کو، پہاڑوں کو، دریاؤں کو توجہ دیں گے تب جا کہ کیونکہ جناب سپیکر ، یہ Neutral resources ہے، یہ ﷲ تعالیٰ کی دی ہوئی ہمارے پاس نعمتیں ہیں، پانی کی نعمت ہمیں دی ہوئی ہے، پانی سے بجلی بنانے کی نعمتیں ہمارے پاس ہیں، گیس ہمارے پاس موجود ہے جناب سپیکر، ٹوبیکو ہمارے پاس ہے، جنگلات ہمارے پاس ہیں۔ جناب سپیکر، منرلز اور مائنز کے اوپر اگر میں بات کروں پورا دن لگ جائے گا، میں پھراسی بات پہ دوبارہ آتا ہوں جناب سپیکر،آج بھی میرے لوگوں کے اوپر بیس بیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے جناب سپیکر،خدارا، مجھے صرف دکھ اس بات پہ ہے، ہم بجلی کی تاریکیوں کو پھر بھی برداشت کر لیں گے لیکن اس صوبائی حکومت کی جو غفلت ہے، اس صوبائی حکومت کی جو مجرمانہ غفلت ہے، جو خاموشی ہےجناب سپیکر، ہم تو ان سے کہتے ہیں، نتائج بھی ہمیں نہیں چاہئیں خدارا لیکن ہمارا مقدمہ آپ اسلام آباد اور پنڈی کےایوانوں میں پیش کریں تا کہ ہمارے حقوق زندہ رہیں اور جناب سپیکر، ہمارے پاس ﷲ تعالیٰ کی دی ہوئی بہت ساری ایسی ایسی معدنیات ہیں جن کے اوپر اگر ہم کام کریں گے جناب سپیکر، تو یہ صوبے کی حالت

تبدیل ہو گی۔ آج آپ دیکھ لیں جناب سپیکر، آپ کا اس ایریا سے تعلق ہے جس میں ورسک ڈیم ہے، ایک ارب یونٹ ورسک ڈیم نے پیدا کیا ہے،مجھے نیٹ ہائیڈل آج نہیں ملتا اور میں آئین اور قانون کے مطابق مانگ رہا ہوں۔ جناب سپیکر،آپ مجھے بتائیں، کیا اسلامک ریپبلک آف پاکستان کے آرٹیکل 161کے Clause(2)میں یہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا آرٹیکل نہیں ہے؟ کیا یہ نہیں لکھا ہوا؟

"The net profits earned by the Federal Government, or any undertaking established or administered by the Federal Government from the bulk generation of power at a hydro-electric station shall be paid to the Province in which the hydro electric-station is situated."

کدھر ہے، آپ کے ایریا میں ورسک ہے، میرے خیبر پختونخوا میں تربیلا ہے، میرے ساؤتھ وزیرستان میں گومل زام ہے، میرے سوات اور ملاکنڈ کے ایریا میں آلائی خوڑ اور دوبیر خوڑ اور یہ ملاکنڈ تھری موجود ہے، جناب سپیکر،مجھے نیٹ ہائیڈل نہیں ملتا، اوپر سے الزامات ملتے ہیں کہ آپ چوری کرتے ہیں، یہ ریاست کر رہی ہے میرے حقوق کے اوپر جناب سپیکر،ہم ان کی توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ میرے حقوق مجھے دیئے جائیں اور پھر ہمیں کہتے ہیں جناب سپیکر، کہ ہمارے لہجے سخت ہیں، ہمیں کہتے ہیں یہ علیٰحدہ ، کوئی علیٰحدہ کسی ریاست میں شامل ہونا چاہتے ہیں، ہم نہ لہجے سخت کرنا چاہتے ہیں نہ ہم کسی ریاست میں شامل ہونا چاہتے ہیں، ہم یہاں پہ گریٹر پاکستان کا مقدمہ لے کر آئے ہیں اور گریٹر پاکستان اس وقت بنے گا جب خیبر پختونخوا کو اس کے قدرتی وسائل پر اس کو حصہ دیا جائے گا جناب سپیکر،اور وہ حصہ جو اسلامی جمہوریہ

پاکستان کا آئین اور قانون اور دستورکہتا ہے جناب سپیکر، ہم اس سے باہر نہیں مانگ رہے،فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی آئل کے اوپر کیا میرا حق نہیں ہے، کیا یہ آرٹیکل 161 کلاز (1)اور پیراگراف(b)میں نہیں دیا ہوا؟ جناب سپیکر!

"The net proceeds of the Federal duty of excise on oil levied at well-head and collected by the Federal Government, shall not form part of the Federal Consolidated Fund and shall be paid to the Province in which the well-head of oil is situated."

Oil well-heads کس کے پاس ہیں؟ میرے کرک کے، میرے کوہاٹ کے، میرے ہنگو کے، میرے ٹل کے، 300ارب کا آئل دیتا ہوں جناب سپیکر، اس ریاست کو 300ارب کا، 18ارب میری سالانہ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی بنتی ہے، مجھے نہیں دی جاتی، نہ دیں لیکن صوبائی حکومت جو خاموش بیٹھی ہے، مجھے دکھ اس بات پہ ہے، مجھے اپنے ان بھائیوں سے گلہ ہے جوہماری صفوں میں شامل ہو کر ہمارے حقوق پہ آواز نہیں اٹھاتے، آپ Custodian of the Houseہیں، یا تو آپ کہہ دیں کہ یہ آرٹیکل کانسٹی ٹیوشن میں موجود نہیں ہے، یہ میرے Rightsنہیں بنتے جناب سپیکر ،میں دستبردار ہوں گا،میں جرم دار ہوں گا آپ کا، میں ان کو جرمانہ دوں گالیکن میں نے مقدمہ بنایا ہوا ہے صوبے کا،1500ارب کا مقدمہ ہے جناب سپیکر، میرا آخر میں آپ سے سوال ہے اس صوبائی حکومت سے مجھے ایک چیز کا جواب دیں، قدرتی وسائل میں میرا خیبر پختونخوا اس ریاست کو دیتا کیا ہے اور ریاست تقسیم کے نام پہ ہمیں دیتی کیا ہے؟ میں پھر وہ سوال دہراتا ہوں جناب سپیکر، جو بھی مجھے آج جواب دے، مجھے کوئی میگاواٹ، گیگا واٹ کوئی mmc ftکچھ چیز بھی نہیں چاہیئے

یونٹس میں، مجھے میرے لوگ، میرے صوبے کے لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں، میرے ڈیرہ اسماعیل خان سے لے کر چترال تک، باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک کے لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں جناب سپیکر، جو میرا خیبر پختونخوا اس ریاست کو تیل کی صورت میں، پانی کی صورت میں، بجلی کی صورت میں، گیس کی صورت میں اس ریاست کو کتنا دیتا ہے؟ میرے پاس Calculationموجود ہے جناب سپیکر ، اگر آپ حکم کریں گے میں انرجی اینڈ پاور کی میٹنگ میں آکے آپ کو پوری ایک ایک چیز کی Calculationدوں گا لیکن جو لوگ ہم پہ چوری کا الزام لگاتے ہیں، ہم ان سے کہتے ہیں کہ خدارا آئین کے آرٹیکلزکیImplementationکریں تو ان شاءاللہ یہ خیبر پختونخوا آگے جائے گا اور جب خیبر پختونخوا آگے جائے گا جناب سپیکر، تو ہمارا ملک پاکستان آگے جائے گا ، اس کی معیشت بہتر ہو گی، آپ مصنوعی معیشت کے ذریعے پاکستان کو چلانا چاہتے ہیں، آپ تھرمل سٹیشنز ان جگہوں پہ لگا چکے ہیں جہاں پہ گیس نہیں ہے، آئل ریفائنریاں وہاں پہ آپ نے لگائی ہیں جہاں پہ آئل نہیں ہے، میرے پاس آئل ہے ریفائنری نہیں ہے، ٹوبیکو میرے پاس ہے فیکٹریاں آپ نے جہلم میں لگا دی ہیں، تیل میرے پاس ہے ریفائنریاں آپ نے پنجاب میں لگا دی ہیں، میں پھر کہتا ہوں پنجاب ہمارا دل ہے لیکن وہ چیزیں وہاں پہ لگائیں جہاں پہ اس کا Raw material موجود ہو،میرے پاس یہاں پہ پانی موجود ہے جس سے نیٹ ہائیڈل ہو سکتا ہے جس سے بجلی بن سکتی ہے پانی سے جناب سپیکر، آپ وہاں پہ فرنس آئل پہ، تیل پہ بجلی بنا رہے ہیں، آپ وہاں پہ گیس پہ بجلی بنا رہے ہیں، آج آپ دیکھ لیں ایل پی جی کی،

ایل پی جی کی پروڈکشن خیبر پختونخوا میں جناب سپیکر 50%ہے، آپ باہر سے منگوا رہے ہیں ایل این جی آج پھر ان تھرمل سٹیشنوں کے لئےاور وہ جو میں گیس پیدا کر رہا ہوں جناب سپیکر، اس کی جو قیمت ہے وہ Four dollar per MMBTUہے جو آپ باہر سے منگوا رہے ہیں، ابھی بھی آپ نے سنا ہو گا جو ابھی معاہدے ہوئے ہیں ۔دس ڈالر Per MMBTUہے جناب سپیکر، یہ اس کو مکس کر کے ہم پہ مہنگی گیس بیچنا چاہتے ہیں، یہ وہی کام کرنا چاہتے ہیں جو بجلی میں ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، میں ایک روپے سے کم پہ بجلی بناتا ہوں وہاں 25روپے پہ بجلی بنتی ہے جناب سپیکراور یہ اس کو مکس کر کے مجھ پہ بیچتے ہیں، ایک روپے پہ پیدا کرنے والا صوبہ جو ایک روپے فی یونٹ پہ بجلی پیدا کرتا ہے وہ سولہ روپے پہ بجلی خریدتا ہے جناب سپیکر،یہ ظلم نہیں ہے اس ریاست کا؟میں پھر گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، یہ ریاست کی تقسیم کا طریقہ کار ہمیں قبول نہیں ہے، یہ ریاست جس طرح وسائل کی تقسیم کر رہی ہے جناب سپیکر،یہ ہمیں قبول نہیں ہے، یہ نیٹ ہائیڈل پہ جس طرح ہمارے ساتھ ظلم ہوا ہے بیس سالوں سے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈ آپ کریں، کسی اور کو بھی موقع ملے جی۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: جس طرح ہمارے ساتھ ہائیڈرو سٹیشن پہ ہمارے پاس جس طرح بجلی کی پیداوار کے اوپر ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ابھی گیس پہ وہی ہو گا، میرا کارخانہ دار بیچارہ چیخ رہا ہے، نہ اس کو بجلی ملتی ہے نہ اس کوگیس ملتی ہے اور اسی گیس کے اوپر جب آپ دوسرے صوبے کے مصنوعی پراجیکٹس کرتے ہیں جناب سپیکر، تو

ہمیں دکھ نہیں ہو گا اور ہم صرف یہی کہتے ہیں صوبائی حکومت کو کہ خدارا اگران کے پاس ورکنگ پیپر نہیں ہے تو ہمارے پاس ہے، یہ سی سی آئی کی میٹنگ کال نہیں کر سکے، اپنا ایجنڈا نہیں رکھوا سکے جناب سپیکر، اکثر سلطان صاحب اور یہ آنکھیں دکھاتے ہیں جب خوشدل صاحب کو تو مجھے افسوس آتا ہے، یہاں پہ تو آپ ہم غریبوں کو آنکھیں دکھاتے ہیں، اسلام آباد میں بھی آپ جا کے یہ رویہ جب کریں گے تو ہمیں خوشی ہو گی، ہمیں خوشی ہو گی اور جناب سپیکر، اس صوبے نے دو دفعہ آپ لوگوں کو مینڈیٹ دیا ہے، اس صوبائی حکومت سےہمیں بڑی توقعات ہیں اور میں بار بار کہتا ہوں، آپ لوگوں، اس حکومت میں اہلیت ہے، ہمارے جھگڑا صاحب سمجھتے ہیں ان چیزوں کولیکن خدارا ان کی ترجیحات اور ان کی جو سمت ہے یہ ٹھیک نہیں ہے،میں پھر گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور میں پھر آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، میں نے پہلے مشتاق غنی صاحب سے ریکویسٹ کی کہ اس مقدمے کو Killمت کریں جناب سپیکر، یہ آوازاٹھے گی تو آپ کے ایریا میں بھی کام ہوں گے، اس صوبے میں پیسے آئیں گے، ہمارے پاس ورکنگ پیپر موجود ہے، میں آج آپ کو اس چیئر کو ریکویسٹ کرتا ہوں، آپ یہ مقدمہ انرجی اینڈ پاور کو بھیجیں اور اس سے پوچھیں، Simpleسوال ہے، ہمارا خیبر پختونخوا اس ریاست کو دیتا کیاہے اور ہمارے خیبر پختونخوا کواس ریاست سے ملتا کیا ہے ؟یہ ایک بڑا Basicسوال ہے، یہ آج آپ مجھے یقین ہے اور آپ میرے ہم خیال بھی ہیں اور آپ یہ ایجنڈا آج ضرور بھیجیں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب میر کلام خان صاحب۔
جناب عنایت اللہ: جناب، مجھےبھی بات کرنی ہے تو۔
جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے نام دیئے ہوئے ہیں، پہلے سے پڑےہوئے ہیں۔
جناب میر کلام خان: مہربانی سپیکر صاحب، ستا ډیره مننه۔ نن چې دا په کوم ایشو باندې دلته بحث کیږی، پکار هم داده چې زمونږ د صوبې په داسې ایشوز باندې مونږخبرې اوکړو چې هغه د ټولې صوبې وی ځکه چې زمونږ ذمه وارتیا صرف او صرف د یوې حلقې یا د یو ځائې نه ده، زمونږ د پوره صوبې ذمه وارتیا ده چې د دې د پاره مونږ داسې کار اوکړو چې هغه د ټولې صوبې د خلقود پاره وی ځکه چې دلته په کروړونو خلق زمونږه په شا دی او هغې ذمه وارتیا زمونږه په شا ده۔ سپیکر صاحب، دلته کنډی صاحب ډیره په تفصیل خبره اوکړه، خبره دا ده چې بنیادی طور باندې چې دا کوم دا تحریک التواء جمع شوې ده، په دې کښې خو د لوډ شیډنګ خبره ده چې په دې کښې په څنې صوبو کښې یا په څنې ځایونو کښې د صوبې لوډ شیډنګ کیږی خو زه به دا خبره اوکړم، د ټولو نه اول کښې چې هغلته به څه کوؤ چې چرته بجلی او ګیس بیخی موجود نه دے چې په کومو علاقو کښې ګیس خو بیخی امکان نه لری خو بجلی هم ترنن ورځې پورې نشته، زه به د دې شعر سره دغه کړمه چې وائی چې:
ے هغلته د تیارو سره په جنګ یمه
چرته چې د نمر هم رڼرا نه راځی
سپیکر صاحب، مونږ دلته د لوډ شیډنګ خبره کوؤ خو په تحصیل ګریوم به څه څه کومه چې زما حلقه ده چې هغې کښې تر نن ورځې پورې بجلی نشته، زمونږ ډیر قدرمن سی ایم صاحب ئې افتتاح هم اوکړه، ما په میټنګونو کښې هم بار بار وئیلې دی خو په نورلس کلو کښې ئې یو کلی ته بجلی ور کړه، اتلس کلی اوس هم د بجلئ نه محرومه دی او سی ایم صاحب ئې افتتاح اوکړه، دا واپډې والا دومره غټ دروغ ورته اووئیل چې مونږ ټول ګریوم ته بجلی ورکړې ده۔ سپیکر صاحب، زه به په دته خیل تحصیل چې کوم چې هغلته ګیس خو پریږده چې بجلی

خلقو ته نه د ملاؤ شوې، د لوډ شیډنګ خبره به مونږ بعد کښې کوؤ چې په تحصیل دوسلی کښې تر نن ورځې پورې بجلی نشته دے ، په تحصیل شوال کښې تر نن ورځې پورې بجلی نشته دے ، سپیکر صاحب، بیا که د لوډ شیډنګ یا مونږ د ګیس د نشتوالی خبره کوؤ نو سپیکر صاحب، دغه ګیس دے ، دغه بجلی ده چې په پنجاب کښې کارخانې پرې چلیږی او د کرک نه ګیس ورځی خو شمالی وزیرستان یا قبائلی علاقه چې ورسره په سائډ کښې پراته ده، تر نن ورځې پورې هغې ته نه ورکولے کیږی، دلته به بیا ګیلې خامخا راځی۔ بیا دلته بدقسمتی دا ده سپیکر صاحب، په دې ملک کښې چې څوک خبره کوی بیا وائی چې د دوئ لهجه نه ده سمه، بیا وائی چې دا د بل چا په ایجنډا لګیا دی، آیا که زه په خپل کلی کښې بجلی غواړمه، په خپل کلی کښې ګیس غواړمه، په خپل کلی کښې امن غواړمه، د خپل کډوالو ورونړو په خپل وطن کښې آبادول غواړمه، نو په دې کښې د پرادو خلقو څه خبره کیدے شی؟ نو سپیکر صاحب، دا نور ملګری به هم خبره کوی، ستاسو ډیره مننه چې وخت دې راکړو، زه نوره خبره نه اوږدومه، ډیره مهربانی، ډیره مننه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جی گیس کی جو Shortageہے اور جو پریشر کم رکھا جاتا ہے، اس سے سارے صارفین انتہائی تشویش میں مبتلا ہیں۔ ایک تو ایل این جی کے جو معاہدے ہیں وہ ٹائم پہ نہیں ہوئے جس سےگیس کی جو بحرانی کیفیت اس ملک میں ہوئی ہے، یہ اس ملک کی حکومت کی نا اہلی ہےلیکن اس بات کی انکوائری ہونی چاہیئے کہ یہاں پہ گیس کو جان بوجھ کراس کا پریشر کیوں کم رکھا جاتا ہے؟یہ صرف Loss اس کے نقصان کو کم رکھنے کے لئے یہ کم رکھا جاتا ہےکہ ڈیپارٹمنٹ Show کرے کہ ہماری Shortageجو ہے وہ کم ہو گئی ہے، تو اس لئے اس کی انکوائری ہونی چاہیئے کہ

Lossesکو کم رکھنے کے لئے کیوں رکھا جاتا ہے؟میں صرف مختصراً یہی بات کرنا چاہتی ہوں، اس پہ تفصیلی بات کنڈی صاحب نے کر لی ہےکہ ہمارے صوبے کے ساتھ کیا کچھ ہو رہا ہےوہ سب انہوں نے کافی تفصیل سے بات کر لی ہے اس پہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احتشام جاوید صاحب۔

جناب احتشام جاوید: شکریہ سپیکر صاحب، بہت اہم Topicکا انتخاب کیا آپ لوگوں نے بحث کے لئے، سپیکر صاحب ،میرا تعلق ڈسٹرکٹ ڈی آئی خان سے ہے اور وہاں کے لوگوں نے پچھلی حکومت میں بھی تحریک انصاف کو بہت اچھا مینڈیٹ دیا تھا اور اس الیکشن میں ڈی آئی خان کی دونوں قومی سیٹوں اور صوبائی سیٹوں پہ لوگوں نے تحریک انصاف کو جیت دلائی اس امید کے ساتھ کہ تحریک انصاف کی حکومت ڈی آئی خان کے بجلی اور گیس کے مسائل حل کرے گی۔ سپیکر صاحب ،ڈی آئی خان کی تاریخ میں پہلی دفعہ گیس کی لوڈ شیڈنگ کے خلاف خواتین سڑکوں پہ نکلی ہیں اور انہوں نے احتجاج کیا ہے اور یہ ریکارڈ پہ ہے، ڈی آئی خان کے دیہاتوں میں گیس نہیں ہے، وہاں پر بجلی کی ظالمانہ لوڈشیڈنگ شروع ہے، باوجود اس موسم کے کہ بجلی کی ضرورت انتہائی کم ہے ڈیرہ اسماعیل خان کے دیہاتوں میں اس وقت بھی بائیس گھنٹے کی ظالمانہ لوڈ شیڈنگ شروع ہے، میں جس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں وہاں پہ پینے کا پانی وضو کرنے کے لئے پانی صرف لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے نہیں مل رہا، بائیس گھنٹے کے بعد جب بجلی آتی ہے ایک یا دو گھنٹے کے لئے تو یقین جانیں وولٹیج بیس اور تیس کے درمیان ہوتی ہے

جس سے پانی کی موٹر نہیں چل سکتی۔ سپیکر صاحب، میرا تعلق تحصیل پہاڑ پورسے ہے اور وہاں پہ انگریز کے زمانے کی واحد گرڈ سٹیشن ہے 66KV کی جوباند کورائی کے مقام پر ہے اور تقریباً ہر حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس گرڈ کو اپ گریڈ کرینگے، آج تک وہ گرڈ اپ گریڈ نہیں ہوئی اور میرے خیال میں خیبر پختونخوا کی وہ واحد گرڈ سٹیشن ہے جو 66KVہے باقی تمام گرڈز سٹیشن اپ گریڈ ہوچکی ہیں، میں یہ بھی آپ سے درخواست کرونگا کہ یہ حکومت اب تو فیڈرل میں بھی پی ٹی آئی کی حکومت ہے، اس صوبے میں بھی ہے، دونوں ایک پیج پہ ہیں، یہ حکومت وفاق سے درخواست کرے کہ وہ علاقے جہاں پر بجلی کی وجہ سے وضو کا پانی تک نہیں ملتا، پینے کا پانی تک نہیں ملتا، ایسے علاقے میں Losses کو چھوڑ دیں، باقی فارمولوں کو چھوڑ دیں اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر وہاں کی گرڈز کو اپ گریڈ کیا جائے۔ سپیکر صاحب، ہمارے علاقے میں آج تک واپڈا نے کوئی ٹرانسفارمرRepair نہیں کیا،یقین کریں ہم اپنی جیب سے سالانہ لاکھوں روپے کے Transformer repair کرتے ہیں لیکن ہم نے واپڈا سے یہ گلہ کبھی نہیں کیا لیکن گرڈ کو اپ گریڈ کرنا ہماری جیبوں کا کام نہیں ہے، یہ حکومتوں کا کام ہے اور ان شاءاللہ و تعالیٰ اسی امید سےلوگوں نے تحریک انصاف کی حکومت کو ، تحریک انصاف کے امید واروں کو ووٹ دیا تھا کہ ہماری بجلی کے مسائل حل کرے گی۔ میری آپ سے یہ درخواست ہےکہ ڈی آئی خان کے علاقوں میں خصوصاً تحصیل پہاڑپور میں بجلی کی ظالمانہ لوڈ شیڈنگ کو ختم کیا جائے، وولٹیج کے مسائل کو حل کیاجائے تاکہ ان

شاءاللہ و تعالیٰ لوگ ہمیشہ کی طرح اور ہمیشہ کے لئے تحریک انصاف پہ اعتماد کریں اور تحریک انصاف کا ان شاءاللہ و تعالیٰ وہاں پہ ایک بنیاد قائم ہو۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>:نعیمہ کشور صاحبہ

<u>محترمہ نعیمہ کشورخان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک اہم ایشو پہ بحث ہورہی ہے اور میرے خیال میں لگ رہا ہے کہ ہمارے مسائل حل نہیں ہورہے، ہمارے صوبے کا مسئلہ حل کیوں نہیں ہورہاہے؟ اگر میں گورنمنٹ کے بنچز پہ دیکھوں تو میرے خیال میں پانچ بندے بیٹھے ہیں اور اگر ادھر سے ہم مقدمہ لے کہ زور لگائیں تو کیا فائدہ؟ اگر گورنمنٹ خود اس پہ بات نہ کرنا چاہے، پہلے جب ہم ان چیزوں پہ ، ایشو پہ بات کرتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ کبھی مرکز میں صوبائی، جو صوبے میں حکومت ہے وہ مرکز میں نہیں آئی تو اس وجہ سے ہمیں وہ ہمارا جو حق تھا، چاہے بجلی کا تھا، گیس کا تھا، پانی کا تھا، ٹوبیکو کا تھا، وہ ہمیں نہیں ملا لیکن اب ہمیں افسوس ہورہا ہے کیونکہ اس وقت ہم ایک جرگہ بناتے تھے، اپوزیشن اور گورنمنٹ مل کے ہم احتجاج کرتے تھے، اسلام آباد میں جاتے تھے، کم از کم اپنی آواز تو اٹھاتے تھے، کم از کم ایجنڈے پہ وہ چیز تو آتی تھی، کم از کم کسی کو پتہ تو چلتا تھا کہ یہ چیز ہمیں ضرورت ہے، اسکا ہونا چاہیئے لیکن آج ہمیں افسوس ہورہا ہے کہ چونکہ مرکز میں بھی یہ حکومت ہے اور ادھر بھی صوبے میں بھی تو آج تو آواز ہی نہیں اٹھائی جا رہی اور جب ادھر سے آواز اٹھ رہی ہے تو ادھر سے بنچز خالی، ایک منسٹرصاحب بیٹھے ہیں پتہ نہیں اسکو بھی وہ ہمیں جواب دیگا، باقی تو

سارے آپ دیکھ لیں گن لیں، پانچ بندے میں نے ابھی تک گنے ہیں، پانچ ہی بندے بیٹھے ہیں، تو اگر یہ حال ہو، اس طرح ہم نے اپنے صوبے کا مقدمہ پیش کرنا ہے تو میرے خیال میں یہ بہت مشکل ہوگا۔ جو گیس کا مسئلہ ہے، واقعی یہ بڑھتا جا رہا ہے، ابھی جو لوڈ شیڈنگ ہے، یہ اور بھی بڑھے گی آنے والے دنوں میں اور جس طرح کنڈی صاحب نے ایک اشارہ بھی دیا کہ آج ہم رو رہے ہیں، جس طرح ہم بجلی کے لئے رو رہے ہیں کہ ہمیں بجلی کاحق نہیں مل رہا، ہم ایک روپے کی بجلی بناتے ہیں سولہ کی ملتی ہے، Eighteen Amendment میں ہم نے اس پیپلز پارٹی اور تمام جو ہماری سیاسی جماعتیں تھیں، اے این پی کی ، جے یو آئی کی ، مسلم لیگ کی Eighteenth Amendment کرکے ہم نے صوبوں کو کچھ حقوق دینے کے لئے آئینی امنڈمنٹ کی اور یہ ایک اہم چیز ہے کہ وہ حقوق جو ہم آج اسکو کر سکتے ہیں کہ وہ آئینی حقوق ہیں، ہمارے آئین میں لکھے ہوئے حقوق ہیں کہ ہمیں ملیں لیکن اسکو کان مروڑ کے وہ ہم سے واپس لینے کی کوشش ہورہی ہے، جس طرح ہمیں بجلی کی رائیلٹی یا بجلی کا منافع نہیں مل رہا اس کے لئے حیلے بہانے تراشے جار ہے ہیں، آج گیس کے لئے بھی وہی گیم کھیلی جا رہی ہے، آج جو ہماری لوکل گیس ہے اس میں امپورٹڈ گیس ملا کر اسکی پھر قیمت دیکھی جائے گی تو کل ہمیں گیس کے لئے بھی ہمیں چیخنا پڑے گا، اگر ایک روپے کی گیس ہم پیدا کرتے ہیں تو ہمیں بیس روپے کی کل وہ بیچی جائے گی، تو یہ ایک دوسری گیم ہمارے پیچھے آنے والی ہے اور میرے خیال میں جو پچھلی سی سی آئی کی میٹنگ تھی تو اس میں صرف سندھ نے اس

کو Reject کیا تھا اس فارمولے کو کہ ہم اس سے Agree نہیں کر رہے تو باقی صوبوں کا مجھے کوئی پتہ نہیں کہ انہوں نے Stance کیا اس پہ لیا تھا تو ان چیزوں پہ گورنمنٹ کو توجہ دینی ہوگی۔ Eighteen Amendment میں جو ہمارے حقوق تھے، ہمارا جو این ایف سی تھا ہماری جو گیس کی تھی، ہمارے جو پانی کی رائیلٹی ہے وہ ہمیں ملنی چاہیئے جو نہیں مل رہی، تو پھر ہم کیسے وہ کریں؟ یہاں پہ بات کی گئی ٹوبیکو کی کہ پنجاب فیکٹریاں بنا رہا ہے، سب سے بہترین ٹوبیکو مردان صوابی نوشہرہ میں پیدا ہورہا ہے جو ایک بہترین Crop ہے اور ان علاقوں کے لئے ایک منافع بخش Crop ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ As a crop registered ہی نہیں ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ بجلی اور گیس پہ بات کریں، آپ دوسرے سبجیکٹ پہ نہ کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: چونکہ یہ ان چیزوں سے Related ہے، میں اس لئے اس پہ بات کر رہی تھی، ہمارے لئے ٹوبیکو As a Crop

جناب ڈپٹی سپیکر: ایڈجرنمنٹ موشن جس بارے میں ہے آپ اس پہ بات کریں جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: چلیں ٹھیک ہے میں اسی پہ بات کرتی ہوں، گیس پہ کرتی ہو ں، تو گیس کی جو لوڈ شیڈنگ ہورہی ہے، پہلے یہ ہوتا تھا گیس میں فاسفورس ملائی جاتی تھی، جب لوڈ شیڈنگ ہوتی تھی اور گیس آجاتی تھی تو بندے کو پتہ چلتا تھا کہ ہاں گیس آئی ہے، اسکی ایک Smell ہوتی تھی، بہت سارے حادثات اس وجہ سے ہوتےہیں کہ جب گیس ختم ہوتی ہے، Heater لوگوں کے بجھ جاتے ہیں، دوبارہ جب گیس

آتی ہے تو اب اس میں وہ فاسفورس نہیں ملائی جاتی، اس کی Smell نہیں ہوتی، پتہ نہیں چلتا اور بہت سارے حادثات اس سے ہوئے ہیں، تو میرے خیال میں بہت زیادہ ضرورت ہے کہ اس طرف توجہ دی جائے اور ایک جو اہم چیز ہے جس پر بالکل توجہ نہیں دی گئی، میری جو معلومات ہیں، کسی بھی ملک میں میں نے نہیں دیکھا جو پائپ کے ذریعے گیس کی سپلائی ہو تی ہے، یہ طریقہ نہیں ہوتا، ہم نے اسکو ایڈوانس طریقوں سے اس پہ توجہ نہیں دی، اسکی ضرورت ہے اور دوسری جو اہم چیز ہے جو ہمارے صوبے کے حوالے سے جو گیس کی لوڈ شیڈنگ کی جو اہم وجہ ہے، سالوں پرانے پائپ لائن بچھے ہوئے ہیں اور تقریباً دو سینٹی میٹر اور چار سینٹی میٹر کے لگے ہوئے ہیں جس پہ لاکھوں کیونکہ آبادی بڑھ چکی ہے، اس پہ لاکھوں کی اور ہزاروں آبادی ہے، وہ چینج نہیں ہوئے، تو اس طرف توجہ دینی چاہیئے، اس سے لوڈشیڈنگ تب ختم ہوگی کہ وہ پائپ لائن ہم چینج کریں یا اس کے لئے نئی ٹیکنالوجی کے استعمال پہ توجہ دیں تب اس ایشو پہ ہم قابو پاسکتے ہیں کیونکہ میں نےخود جب اپنے علاقے میں اپنا گیس پائپ چینج کیا ہے تو اس سے بہت زیادہ لوڈشیڈنگ میں کمی آئی ہے اور اب وہ حالا ت نہیں ہیں، میں خاقان عباسی صاحب کوAppreciate کرونگی کہ اس نے مردان کے بہت بڑے علاقوں میں گیس مہیا بھی کی ہے اور وہ پریشر بھی پائپ لائنز بھی بڑے لگائے ہیں، تو اب ادھر اتنے زیادہ نہیں لیکن بہت سارے علاقوں میں پائپ لائنز کی تبدیلی کی ضرورت ہے اور جو گیس لیکج ہورہی ہے، اس پہ قابو پانے کی ضرورت ہے کیونکہ بہت بڑے پیمانے پہ گیس لیکج سے

ضائع ہورہی ہے جو میٹرز کے ساتھ ہے، تو میرے خیال میں اس کی طرف توجہ دینا محکمے کو چاہیئے اور اس پہ قابو پانا چاہیئے، تو اگر آپ مجھے گیس تک وہ کرنا چاہتے ہیں تو میں اس پہ یہی تک کہونگی۔ Thank you، جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے تھوڑا سا ایک اپنا استحقاق مجھے لگ رہا ہے کہ میرا مجروح ہوا ہے، میں اس تحریک التواء کی مؤور تھی اور اصولاً میرے خیال میں میرا حق بنتا تھا دوسرے نمبر پر کم از کم بات کرنے کی، جب احمد کنڈی صاحب نے بات کی، اسکی تھوڑی دیر کے بعد میں سیکرٹری صاحب کے پاس آئی بھی، انکو میں نے کہا بھی کہ میں اسکی مؤور ہوں، کم ازکم مؤور کو تو دوسرا ٹائم دینا چاہیئے، جو میرے پاس نکات تھے وہ تو ظاہر ہے کہ سارے سامنے آگئے، میں احمد کنڈی صاحب کی مکمل۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، میڈم، آپ نے بات کی جب اس وقت سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے تھے، جب میں آیا تو نعیمہ کشور صاحبہ کا نمبر آپ سے پہلے لکھا ہوا تھا اور اسکے بعد آپکا نمبر جو ہے، تو پھر جو چیز ملی ہے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> نہیں، میں یہ کہہ رہی کہ آپکے سامنے تو یہ پڑا ہوگا، یہ جو تحریک التواء کا جو نوٹس ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> لیکن مؤور مجھے اس بات کا علم نہیں تھا، میں بیچ میں آیا اس وجہ سے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> نہیں، اس تحریک التواء کے نوٹس کے اوپر میرا نام لکھا ہوا ہے اس لئے میرا یہ حق بنتا تھا، اب

میرا تو ظاہر ہے کہ میرے، میرا تو اس لحاظ سے ....

جناب ڈپٹی سپیکر:میڈم، میں بیچ میں آیا ہوں، آپ سن لیں میڈم، میں بیچ میں آیا ہوں، آپ اپنی سنا رہی ہیں، سنائیں جی، اگر آپ آگے بات کریں پیچھے بات کریں، سب کی ایک ہی بات ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: آپ اگر سننے سنانے کی بات کر رہے ہیں تو میڈیا بیٹھا ہوا ہے، مطلب یہ کہ سننے سنانے کی بات تو یہ نہیں ہے جی ۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ سنائیں جی، آپ سنائیں جی۔

محترمہ حمیرا خاتون: مسئلہ آپ کے اپنے ممبران میں بھی ہے کہ آپ کا ایک بھی منسٹر یہاں نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، آپ سنائیں جی، کہیں آپ کہیں جی۔

محترمہ حمیرا خاتون: اس مسئلے کی طرف سنجیدگی اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آج آپ کے اس اہم موضوع پر آپ کے سامنے ایوان کے آپ کے ممبران میں سے ایک اہم ذمہ دار اور نہ کوئی ایم پی اے موجود ہے،دوسری اہم بات یہ ہے کہ آپ نہیں، آپ ....

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم ، ایک منٹ جی، آپ کہہ رہی ہیں، جس طرح آپ کہہ رہی ہیں کہ حکومت کا کوئی نہیں ہے، اسی طرح لیڈر آف اپوزیشن جنہوں نے یہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی ہے وہ خود موجود نہیں ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب، آپ مجھے یہ بات نہیں کرسکتے کہ آپ نے مجھے نہیں دیا، میں تو اب آپ کو نشاندہی کرا رہی

ہوں، اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میڈم۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: یہ تو آپ کے پی ایم صاحب کے اس وعدے کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ جو نوے دن کے اندر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ اپنی بات کریں، آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ حمیرا خاتون: میں آپ کو بات کر رہی ہوں کہ نوے دن کے اندر، میں آپ کے پی ایم صاحب کی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہتے ہیں، اگر آپ کے اپوزیشن لیڈر جنہوں نے ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی، وہ خودموجود نہیں ہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: آپ کے پی ایم صاحب کی میں بات کر رہی ہوں کہ جنہوں نے نوے دن کے اندر اس ملک کی کایا پلٹنے کا وعدہ کیا تھا، اس کا کیا حال ہوا؟ آج آپ کے صوبے میں جگہ جگہ پہ لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے، آپ کے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پی ایم صاحب کی بات نہ کریں، آپ اس پہ بات کریں، آپ اس پہ بات کریں، اگر آپ نے گیس اور بجلی پہ بات کرنی ہے تو بات کریں۔

محترمہ حمیرا خاتون: بات کر رہی ہوں، آپ میری بات سنیں، میں تو آپکو بات کر رہی ہوں کہ آپ کے پی ایم صاحب جس نعرے کو لے کر آئے تھے، انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں نوے دن کے اندر اس ملک کی کایا پلٹ دونگا، میں مدینہ کی ریاست بناؤنگا، تو اس مدینہ کی ریاست کے اندر آج اس ملک میں گیس کی لوڈشیڈنگ کی انتہا ہے، آج بجلی لوڈشیڈنگ کی انتہا ہے، آج بجلی Trippingکی انتہا ہے اور آپ کے اس ایوان کے

منتخب ممبران کی سنجیدگی کی انتہا ہے، میں آپ سے یہ بات کہنا چاہ رہی ہوں، اگر آپ کے ایوان کی سنجیدگی کا یہ حال ہے تو احمد کنڈی صاحب نے تو بڑا اچھا آپ کو بتا دیا کہ اس کو آپ کمیٹی میں ریفر کریں، یہاں پہ تو آپ کس سے مشورہ لے رہے ہیں، یہاں پہ آپ کس کو یہ Follow کرینگے، کون ہمیں جواب دیگا؟ لہذا میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ اس کو آ پ کمیٹی میں ریفر کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کو جواب مل جائے گا۔ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی : میں عنایت صاحب کو ٹائم دے دونگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نہیں کرینگی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں جو ہے، انہوں نے کہا تو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سچی بات ہے کہ مجھے بڑا افسوس ہے کہ ایک غیر سنجیدگی ہے، اس وقت ایوان خالی ہے، حکومتی بنچوں کی طرف سے ہمارے منسٹر صاحب تو موجود ہیں لیکن کیبنٹ کے باقی ممبران موجود نہیں ہیں اور جب بھی اس قسم کے ایشوز ڈسکس ہوتے ہیں، اس وقت تک ایوان کو خالی کرایا جاتا ہے، وہ ایشوز End پہ رکھے جاتے ہیں اور For all practical purposes وہ ایشو kill ہوتا ہے، حالانکہ یہ جو گیس اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا ایشو ہے، یہ اپوزیشن کا ایشو نہیں ہے، یہ Collectively ہم سب کا ایشو ہے، یہ خیبر پختونخوا کے تین کروڑ عوام کا مسئلہ ہے لیکن ہماری غیر سنجیدگی کو دیکھیں کہ ہم عوام کے ایشو

میں بھی دلچسپی نہیں لیتے اور بدقسمتی یہ ہے کہ جب ہم اس قسم کی ریزولیوشن لاتے ہیں جب اس قسم کی ایڈ جرنمنٹ موشنز لاتے ہیں تو وہ Conclude نہیں ہوتیں، اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا ہے، جب وہ Conclude نہیں ہوتیں اسکا نتیجہ نہیں نکلتا تو یہ بس ایک Debating forum رہ جاتا ہے، اس کی سفارشات کی اس کی Discussion کی پھر کوئی حیثیت نہیں رہتی ہے۔ اس ایوان کے اندراس سے پہلے ہم نے آرٹیکل 158 کے تحت ایڈجرنمنٹ موشن کے تحت ڈیبیٹ اور Discussion کرائی تھی، اس میں ہم نے یہ بات کہی تھی کہ جس صوبے کے اندر گیس پیدا ہوتی ہے تو آرٹیکل 158 اس صوبے کو Precedence دیتا ہے، اسکو ترجیح دیتا ہےلیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گیس لاہور اور اسلام آباد میں تو موجود ہے لیکن کرک جہاں Produce ہوتی ہے، کوہاٹ جہاں Produce ہوتی ہے، کوہاٹ کے سارے علاقوں کے اندر گیس نہیں ہے، کرک کے اندر گیس نہیں ہوتی ہے، جنوبی اضلاع کے اندر گیس نہیں ہوتی، میں ملاکنڈ ڈویژن کا کیا گلہ کرونگا، جب جنوبی اضلاع کے اندر نہیں ہوتی تو ملاکنڈ ڈویژ ن کے اندر کیسے آئے گی؟ سر، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم آرٹیکل 161 کی بات کر تے ہیں، ہم نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی بات کرتے ہیں، جب نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہمیں ملے گا تو ہم اپنی ہائیڈل پاور جنریشن جو ہے، اس پہ اس کے پیسےInvest کرینگے، ہم ہائیڈل پاور جنریٹ کریں گے، ہم اپنی بجلی پید اکریں گے، جب بجلی پیدا کریں، صنعتیں لگائیں گے، صنعتیں لگائیں گے، روزگار آئے گالیکن سچی بات یہ ہے کہ ہمیں ہائیڈل پاور پہ بھی لڑنا پڑتا ہے اور ہمیں اس کی

نیٹ ہائیڈل پاور جو ہے وہ پرافٹ نہیں ملتی، جب ہمیں نہیں ملتی ہے تو ہم اپنے سسٹم کو اپ گریڈ نہیں کرسکتے جناب سپیکر صاحب ،بدقسمتی یہ ہےکہ ہمارے اس صوبے کے اندر جب ایک پارٹی اپوزیشن کے اندر ہوتی ہے تووہ مسائل اٹھاتی ہے، وہ Agitateبھی کرتی ہے،ہمیں چیف منسٹر، Former Chief Minister ، جناب پرویز خٹک صاحب اسلام آباد لے گئے، ہم نے اس پر احتجاج کیا اسلام آباد میں، آپ سب اس میں موجود تھے، پارلیمنٹری لیڈرز موجود تھےاور اس وقت کے جو پاور منسٹر تھے خواجہ آصف اور پیٹرولیم منسٹر تھے، اس وقت جو بعد میں پرائم منسٹربنے، شاہد خاقان عباسی فنانس منسٹر اس وقت اسحاق ڈار اس پہ مشتمل کمیٹی بنی، اس کمیٹی کے ساتھ ڈیبیٹ ہوئی اورجو ڈسکشن ہوتی رہی، وہی مسائل ہیں، اسی جگہ وہی مسائل کھڑے ہیں، جس روز اس وقت ہم یہ بات کررہے تھے کہ ہمارا سسٹم بوسیدہ ہے، پرانا ہے،بجلی کی ٹرانسمیشن لائنیں پرانی ہیں، سسٹم لوڈ نہیں اٹھا سکتا، سسٹم کے اندر Capacityنہیں ہے،اس کو اپ گریڈ کرنا چاہیئے،بات وہیں کی وہیں کھڑی ہے جناب سپیکر صاحب، میں اپنے علاقے کی بات کروں، میرے علاقے کے اندر چکیاتن کے نام سے ایک گرڈ سٹیشن ہے، اس گرڈ سٹیشن کا باقاعدہ ٹینڈر ہوا ہے، Tender awardہوا ہے، چوتھا سال ہے اس کا Work order issueہوا ہے، ہم نے اس پہ احتجاج کیا، ابھی تک اس پہ کام شروع نہیں ہوسکا، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کام رکا ہوا ہے جناب سپیکر صاحب ،کام رکا ہوا ہےاور جب تک ریاست جو ہےوہ دلچسپی نہیں لے گی، حکومت دلچسپی نہیں لے گی، یہ جو خیبر پختونخوا حکومت ہے،اس خیبر

پختونخوا حکومت کے ساتھ سی سی آئی کا فورم موجودہے Council of Common Interestکا فورم موجود ہے لیکن For all practical purposesوہ Forum dysfunctional ہے، وہ فورم جو ہے اس کو آپ استعمال نہیں کرتے، چیف منسٹر اس کے اجلاس کو ریکوزیشن کرسکتاہے، آپ مجھےبتائیں نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے ایشو پہ آپ نےاس کو ریکوزیشن کیا ہے،مجھے یہ بتائیں جو یہ آرٹیکل 158ہے اس کی بنیاد پہ آپ نے کبھی اس کو ریکوزیشن کیا ہے؟ مجھے یہ بتائیں یہ جو Excise duty on oilہے، کیا آپ نے اس پہ ریکوزیشن کیا ہے،مجھے یہ بتائیں جو خیبر پختونخوا کے اندر بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہے، گیس کی لوڈ شیڈنگ ہے، اس بات کو آپ نے سی سی آئی میں اٹھایا ہے؟یہ وہ فورم ہےجس کو آپ Effectively استعمال نہیں کرتے، سچی بات یہ ہےکہ جب یہاں ڈسکشن اور ڈیبیٹ ہوتی ہے،میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو Concludeکیا جائے اوریہ جو ہمارے پاس Available forumsہیں، Spaceہے،اس کو ہم استعمال کریں، اگر ہم اس کو استعمال نہیں کریں گے Governance failureہوگی جناب سپیکر صاحب، اور یہ جو لوگوں کی بنیادی ضرورتیں ہیں، یہ لوگوں کو فراہم نہیں ہونگی، یہ نہیں ہونگی تو ریاست کی ناکامی تصور کی جائے گی، پھر بدامنی ہوگی، بے روزگاری ہوگی، اکانومی کی Break downہوگی اور یہ جو ہمیں چند دوتین روز پہلے پورے ملک کے اندر Black outدیکھنا پڑا، پورا ملک جو ہے وہ تاریکیوں میں ڈوب گیا، اس کی وجہ Bad governanceہے، یہ Inefficiencyہے اور یہ Inefficiencyہے، تو جناب سپیکر صاحب، میں درخواست کرتا ہوں کہ اس ڈیبیٹ کو Positively concludeکریں، اس میں میری تو تجویز یہ ہے کہ آپ اس پہ کوئی سلیکٹ کمیٹی بنادیں

تاکہ جو خیبر پختونخوا کےیہ ایشوز ہیں، ان ایشوز کوڈسکس کیا جاسکے، اس پہ کوئیdevelop Joint strategyکی جاسکے اور اس کوسلیکٹ کمیٹی کی Recommendationsکو Through a joint resolutionپھر ہم اسلام آباد بھیجیں، اس کا اثر ہوگا،تو میں تو سلیکٹ کمیٹی کو بھی Recommendکرنا چاہونگا، اگر آپ اس پہ نہیں جانا چاہتے ہیں تو پھر آپ اس ایشو کو Through a resolutionوفاقی حکومت کے پاس بھیجیں اور آخر میں یہ دوبارہ کہنا چاہونگا کہ صوبوں کے ساتھ صوبوں اور مرکز کے درمیان معاملات کو حل کرنے کے لئے سی سی آئی ایک Constitutional forumہے، اس Constitutional forumکو استعمال کیا جائے۔شکریہ جناب سپیکر۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u>جناب وقار خان صاحب، نہیں وہ چھوٹی سی بات میں نے آپ کو موقع دیا تھا، آپ نے کہا میں نہیں کرتی، ابھی خیر ہے، جی وقار خان صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> **شکریه جناب سپیکر صاحب، تاسو ماله موقع راکړه۔ تفصیلی خبرې شوې دی جناب سپیکر صاحب، ډیر په ډیټیل کښې نه ځم خود بدقسمتی داده، هغه متل دے، وائی: "یو طرف ته رب اووهلو او بل طرف ته عبدالرب" یو طرف ته نه بجلی شته او نه گیس شته اوچې د هرې میاشتې په اول تاریخ باندې بلونه راځی نو هغه خبره خلق ورته حیران وی چې دا بلونه به مونږ جمع کوو ځنګه؟ نو زما د دې صوبائی حکومت ستاسو په توسط صوبائی حکومت ته خواست دے، زما دې ورونړو دا خبره اوکړه چې زمونږه د اتلسم تاریخ نه د اتلسم، سوری د اتلسم ترمیم نه وروستو په وسائلو اختیار د صوبو دے نو مونږ له الله ډیر بې تحاشه وسائل راکړی دی خو هغه اختیار زمونږ چرته لاړ شو چې مونږ ته آئینی اختیار راغلے دے نو پکار ده چې مونږه هغه آئینی اختیار خپل استعمال کړو او دې خپلې خاورې له د دې خپل وطن عوامو له هغه کارونه**

اوکړو چې کوم تکلیفاتو کښې مبتلا دی چې هغه تکلیفات ختم کړے شی۔ جناب سپیکر صاحب، د ګیس خو داسې حل دے، زمونږ په سوات کښې خو ډیر ګیس شته نه خو دلته کښې چې په کوم ځائې کښې زه پاتې کیږم نو د شپې د لسو بجو نه سحر د لسو بجو پورې ګیس نه وی جی، ماشومان دغه شان ناست وی، د بجلئ داسې حال دے زمونږ په سوات کښې، زه به د خپلې حلقې خبره اورکړمه چې هغلته کښې ګرډ سټیشن منظور شوے دے، قراردادونه پرې پیش شوی دی خو بجلی چې معمولی په آسمان کښې وریځې راشی نو هغه بجلی په ګھنټو ګھنټو هغه شل ګھنټې یویشت ګھنټې غائبه وی، د هغې څه انتظام نشته، قرارداد پاس شوے دے چې هغلته کښې په هغه حلقه کښې چې دے نو کوم یونین کونسلې دی چې هغوې ته ګیس ورکړے شی، هغلته کښې ځنګل باندې پابندی ده او ګیس شته نه او ایل پی جی هم دومره ګرانه شوې ده نو زما ستاسو په توسط دا خواست دے حکومت ته، مهربانی اوکړی او دا مسئلې عوامی مسائل دی، په پیپر ورک ډیر اوچلیدو دا ډیبیټونه ډیر اوشو، پکار ده چې څه ډیلیور شی دے عوامو ته او د عوامو هغه تکلیف ختم شی۔ جناب سپیکر صاحب، زما دغه خواست دے، ډیره مننه ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ کہ پہلے میں نے اپنا ٹائم عنایت صاحب کو دے دیا تھا، جناب سپیکر صاحب، لوڈ شیڈنگ اور بجلی نے جو ناروا سلوک ہمارے ساتھ روا رکھا ہوا ہے، فریج جل جاتے ہیں جناب سپیکر، ٹی وی جل جاتے ہیں، جو Fluctuation ہوتی ہے جناب سپیکر صاحب، اس پہ تو احمد کنڈی صاحب نے اتنی تفصیل سے بات کی ہے اور جو اپنے صوبے کا مقدمہ لڑا ہے، میرا خیال ہے کہ میں کنڈی صاحب کو اور ان لوگوں کو داد دونگی کہ اپنے صوبے کا مقدمہ لڑنے پہ احمد کنڈی صاحب وہ مبارکباد کے مستحق ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر ہم خیرات

مانگتے ہیں صوبے کے لئے، ہم آپ کی منت کرتے ہیں صوبے کے لئے کہ دیکھیں ہماری یہ ڈیبیٹ ادھر کی ادھر ہی رہ جاتی ہے، احمد کنڈی صاحب نے بہت جذباتی انداز میں اپنے صوبے کا مقدمہ جس انداز سے لڑا ہے، عنایت صاحب نے لڑا ہے اور یہ جو ایڈجرنمنٹ موشن آئی ہے، یہ بڑی مشکل سے آتی ہے جناب سپیکرصاحب ،اب جب ہماری باتیں یہیں پہ رہ گئی ہیں، کوئی ایسا بندہ نہیں ہے جو ہمیں جواب دے سکے تو جناب سپیکر صاحب، اگر آپ کو یاد ہو.....

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ نےبات کی، اس وقت حال میں پانچ آنریبل منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں....

نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے وہ دینگے جواب....

جناب ڈپٹی سپیکر: اور مجھے افسوس ہورہا ہے جو ہماری Colleagueہے حمیرا خاتون صاحبہ، دوسری Colleaguesوہ اپنی سپیچز کرکےچلی گئی ہیں، ان کو پھر ہمارے آنریبل منسٹر صاحب جو Respondکریں گے، ان کی باتیں سننی چاہیئے تھیں اور میں داد دیتا ہوں احمد کنڈی صاحب کو جو آخر تک بیٹھے ہوئے ہیں، آتا بھی وہی اورسارا ٹائم بیٹھے ہیں.....

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ہم آخر تک بیٹھے ہوئے ہیں....

جناب ڈپٹی سپیکر: باقی تو آپ بیٹھی ہوئی ہیں تو تین ممبر بیٹھے ہوئے ہیں تو اپوزیشن بھی سیریس نہیں ہے تووہ اپنی وہ پوائنٹ سکورنگ کے لئے سپیچز کرکے چلے گئے ہیں ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ کی بات کو میں سمجھتی ہوں، میں اسی پہ آرہی ہوں

سر، میں اسی پہ آرہی ہوں، سر، دیکھیں یہ مقدمہ جو ہے یہ اپوزیشن نے اور ٹریژری بنچز نے مل کر لڑنا ہے کیونکہ صوبہ جو ہے وہ حکومت کا بھی ہے اور صوبہ جو ہے وہ ہماری اپوزیشن کا بھی ہے، یہاں پہ ہماری کسی قسم کی سیاست نہیں ہے کہ ہم سیاست اس پہ کریں، ہم اس پہ پوائنٹ سکورنگ کریں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میم، آپ اس پہ بات کریں جی، گیس اور بجلی پہ بات کریں تو کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی میں اسی پہ بات کرنا چاہ رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن اپنی بات تو سر مجھے ابتداء تو کرنے دیں ذرا، تو سر، اس میں کوئی پوائنٹ سکورنگ ہم نہیں کررہے ہیں، نہ اپوزیشن کررہی ہے نہ ہم ٹریژری بنچز پہ یہ الزام لگا رہے ہیں، صوبے کے لئے ہم ہمہ وقت تیار ہیں جناب سپیکر صاحب ،جیسے عنایت اللہ صاحب نے کہا کہ جب نون کی گورنمنٹ تھی تو صوبے میں ہماری گورنمنٹ تھی، وزیر اعلیٰ صاحب نے جب حکم دیا کہ تمام اپوزیشن اور تمام ٹریژری بنچز کے منسٹرز اور خود سی ایم نے اس کو لیڈ کیا ،میں پرویز خٹک صاحب کو بھی اس پہ داد دیتی ہوں کہ دوسری حکومت کے پاس جانا اور وہاں پہ قومی اسمبلی کے دروازے پہ ہم نے جوڈنڈے کھائے تو وہ بھی ہمیں یاد ہے کہ وہاں پہ انہوں نے ہم پہ ڈنڈا ماری شروع کردی لیکن پھر بھی ہم نے اپنا مقدمہ جو ہے جاکے وہاں پہ رکھا جناب سپیکر صاحب ، یہاں پہ ہم آپ کے توسط سے سی ایم صاحب سے درخواست کریں گے کہ سی ایم صاحب اس کو لیڈ کریں، اپوزیشن

ان کا ہر موقع پہ ساتھ دیگی اپوزیشن کا ہر ممبر اپوزیشن کاہرپارلیمانی لیڈر کیونکہ یہ ہمارے صوبے کی بات ہے لوڈ شیڈنگ کی، ہماری بجلی کی، ہماری پن بجلیوں کی آرٹیکل کے جو حوالے 161 اور158کے دیئے گئے جناب سپیکر صاحب ، اس پہ میں آپ سے بھی درخواست کرتی ہوں کیونکہ آپ Custodian of the Houseہیں، آپ اس وقت ایک ایسی چیئر پہ بیٹھے ہوئے ہیں کہ جو آپ نہ ٹریژری بنچز کی سائیڈ لیں گے نہ آپ اپوزیشن کی سائیڈ لیں گے سر، آپ کے لئے ایک معصومانہ سی ہم نے یہاں پہ ایک ریزولیوشن لکھی ہے کہ ہمارے آرٹیکل 161کے تحت اور آرٹیکل158کے تحت جو ہماری لوڈشیڈنگ ہے،گیس کی، اس کو بند کیا جائے اورآرٹیکل 161کے تحت ہمیں اپنا جو ہمارا شیئر ہے وہ ہمیں دیا جائے جناب سپیکر صاحب ، اگر اس کو آپ پاس کرلیں اور کمیٹی کے حوالے کرلیں، یہ احمد کنڈی کی قرارداد ہےاور جناب سپیکر صاحب، اس سے آپ کا قد بڑھے گا ، آپ کا قد اس کرسی پہ بڑھے گا کہ آپ نے اپوزیشن کو یہ حق دیا کہ وہ ایک ریزولیوشن لیکر آئے، چاہے ہم تھوڑے لوگ ہیں لیکن میرا خیال ہے ٹریژری بنچز بھی اس پہ ہمارے ساتھ متفق ہوگی، ہم بھی متفق ہونگے، ہم نے یہاں پہ نہ کوئی وفاق کو ہم لوگوں نے کوئی خدا ناخواستہ گالی گلوچ کرنی ہے یہ صرف ایک چھوٹی سی قرارداد ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم ، ایک چھوٹی سی Applicationجو ہے اس کو Through proper channel آپ سیکرٹریٹ میں جمع کریں اور اس کو Through proper channelلائیں، ان شاءاللہ پاس کردیں گے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، وہ تو پھر Killہوجاتی ہے، آپ کو بھی پتہ ہے، مجھے

بھی پتہ ہے سر، ہم تو کہتے ہیں کہ آپ ورسک کے رہنے والے ہیں ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Thank you۔ احمد حسین صاحب، احمد حسین صاحب۔

<u>سید احمد حسین شاہ (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے بہبود آبادی):</u> شکریہ جناب سپیکر، آج میں سمجھتا ہوں کہ تمام ہمارے ممبران جنہوں نے اس ایشو پہ بات کی اور یہ بہت ہی اہم ایشو ہے اور اس کے اوپر گورنمنٹ بھی آپ کے ساتھ اور آپ گورنمنٹ کے ساتھ ہیں، بہر حال ہم سارے مل کراس ایشوکے اوپر وہ آگے بڑھ رہے ہیں اور مجھے یاد پڑتا ہے جناب سپیکر، جب میں 2008میں ایم پی اے بنا تھا اور اسی ہاؤس کا ممبر تھا، اس سے پہلے ایم ایم اے کی حکومت تھی اور پھر عوامی نیشنل پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور پھر پی ٹی آئی کی اور جماعت اسلامی کی حکومت تھی اور وفاق میں بھی اسی طرح نون لیگ اور پیپلز پارٹی کی حکومتیں رہی ہیں اور یہ آوازیں اس وقت بھی اٹھا کرتی تھیں، اسی طرح سے اور آج بھی یہ آوازیں اسی طرح سے اٹھ رہی ہیں تو اس لئے کسی کواس میں Blame gameمیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ احمد کنڈی خان صاحب بڑی خوبصورت انداز سے اور بڑے اچھے طریقے سے ان ساری باتوں کو سامنے لیکر آئے ہیں، میں آپ کواس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جو موجودہ حکومت ہےہماری خیبر پختونخوا کی، جناب محمود خان صاحب ہمیں لیڈ کررہے ہیں As a Chief Minsterتو اس ایشو کے اوپر کافی دفعہ کابینہ کے اندر بھی ہماری بحث ہوچکی ہے اور اس ایشو کے اوپر کافی سارا Stressجو ہے وہ ہم وفاقی حکومت کےاوپر ڈال رہے ہیں

گیس کے سلسلے میں اور بجلی کے سلسلے میں کیونکہ یہ ہمارا انرجی سیکٹر ہے اور اس انرجی سیکٹر میں ہمیں اپنے صوبے کو ہر حال میں اوپر لیکر آنا ہے، اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے تو پوری حکومت اس صوبے کی اس انرجی سیکٹر کے اوپر کام کررہی ہے، آپ نے دیکھا کہ ابھی پچھلی حکومت اس حکومت میں پہلی مرتبہ منی اور مائیکرو ہائیڈل سٹیشنز کے اوپر کام شروع کیا گیا، تقریباً ساڑھے تین سو مائیکرو ہائیڈل سٹیشنز ہائیڈل سٹیشنز جو ہیں وہ پائپ لائن میں ہیں اور اس میں آدھے بن چکے ہیں، میرے اپنے حلقے تحصیل بالاکوٹ میں بھی بنے ہیں اور آدھے ہائیدل سٹیشنز اگست سے شروع ہورہے ہیں اور وہ بن رہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ جو نیٹ ہائیڈل کا معاملہ ہے اس کو بھی بڑی سختی سے Take upکیا جارہا ہے،پوری کابینہ کی طرف سے اور خاص طور پر چیف منسٹر صاحب کی طرف سے اور جو آپ یہاں بات کررہے ہیں جرگے کی تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ یہ پچھلی کابینہ میں بھی بات ہوئی تھی، چیف منسٹر صاحب نے خود بھی بات کی کہ ہم اپوزیشن کا بھی اور پارلیمانی گروپ کا بھی ایک جرگہ بناکر ہم وفاق میں ضرور اپنے آپ کو Presentکریں اور ہم جرگہ نہ بھی بنائیں تو پھر بھی یہ ایسا ٹائم ہے کہ جب آپ کے صوبے میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے اور وفاق میں بھی پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہےاور یہ اہم مسائل ہیں جن کو ہم آگے لیکر جاتے ہیں اور ان باتوں کو سنتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں بجلی کا اور گیس کا معاملہ جناب سپیکر، ایسا تو ہے نہیں کہ جس طرح ہم نے سکول کی

بلڈنگ بنا دی یا ہسپتال کی بلڈنگ بنا دی اور وہ چند دنوں میں بن گئی، بجلی اور گیس کا معاملہ تو ایسا ہے جو کہ over the period of timeجاتا ہے اس کو ٹھیک کرنے کے لئے آپ کو بیس سال لگتے ہیں، اس کو ٹھیک کرنے کے لئےآپ کو پندرہ سال لگتے ہیں جو کہ پچھلے بیس سال سے یہ سلسلہ چلتا ہوا آرہا ہے لیکن شاید پچھلی حکومتوں نے اس کو Seriouslyنہیں لیا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ پاکستان تحریک انصاف کی اس کو بہت Seriouslyلے رہی ہے اور بہت جلد اس کا حل نکالا جائے گا، مثال کے طور پر میں آپ کو گیس کا بتاتا ہوں جو کابینہ میں Discussion بھی ہوئی اس دفعہ پنجاب گورنمنٹ نے اپنی انڈسٹریز کو چوبیس انچ کی پائپ لائن جو ہے وہ اپنی اندسٹری کو دے دی جس کی وجہ سے پنجاب میں بھی پریشر ڈاؤن ہوااور ہمارے صوبے کے اندر بھی پریشر ڈاؤن ہوا ہے حالانکہ اس سے پہلے یہ پریشر ڈاؤن نہیں ہوتا تھا اور اس بات کا بھی کابینہ نے فیصلہ کرلیا کہ جو سرپلس گیس ہوگی وہ صرف ہم پنجاب کو دینگے اور پہلے اپنے صوبے کی جو ہماری ضروریات ہیں ان کو پورا کریں گے اور پھر اس کے بعد اس گیس کو پنجاب میں دوسری جگہوں پر دینگے، یہی سلسلہ بڑے عرصے بعد بڑے زمانے بعد اس تحریک انصاف کی حکومت نے اپنے صوبائی ڈیم بنانے شروع کئے جس طرح میرے حلقے میں تین بن رہے ہیں اور ایک کے اوپر میرے خیال میں اگلے مہینے سے اس کے اوپر کام شروع ہوجائے گا اور ان ڈیم کا طریقہ کار بھی یہی ہوگا کہ ہم صرف ٹرانسمیشن لائن کی ویلنگ چارجز جو ہیں وہ وفاق کو Payکریں گے، اس کے علاوہ بجلی کےجو چارجز

ہیں وہ ہماری اپنی بجلی ہوگی، وہ سستی بجلی ہوگی اور اپنے صوبے کو سستی بجلی ہم Provide کریں گے، تو یہ وہ چیزیں ہیں جن کے اوپر آپ دیکھیں کہ مہمند ڈیم کے اوپر کام بڑے زور وشور سے جاری ہے، داسو ڈیم کے اوپر کام جاری ہے، بھاشا ڈیم کے اوپر کام جاری ہے اور صوبے کے سارے ڈیمزان شاء اللہ ایک سال کے اندر وہ Commissionedہوجائیں گے اور اس کی بجلی بھی نیشنل گرڈ میں جانا شروع ہوجائیگی لیکن نیشنل گرڈ تو خیر وفاق کا معاملہ ہے لیکن اس حکومت کی کوشش یہ ہے کہ صوبائی حکومت اپنے ڈیمز بنائے اور اپنی بجلی پیدا کرے اور صرف ٹرانسمیشن چارجز کے اوپر ہم وہ بجلی لوگوں کومہیا کرسکیں، آپ کو میں یقین دلاتا ہوں کہ جو وفاقی ریٹس ہیں بجلی کے، اس سے کہیں کم ریٹ جو ہماری صوبائی بجلی خود ہم پیدا کریں گے اس سے وہ کم ریٹس ہوں گے، تو بہرحال یہ ساری باتیں ہم سب نے مل کے کرنی ہیں اور نگہت اورکزئی صاحبہ نے قرارداد کی بات کی تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس قرارداد کو Through proper channel لیکر آئیں، کمیٹی کے ذریعے لیکر آئیں تاکہ حکومت اور اپوزیشن مل کر اس قرارداد کو آگے لیکر آئیں اور اس میں مزید جو بہتری آسکتی ہے وہ بھی آئے تاکہ یہ میسج ہمارا وفاق تک جائے اور جرگہ ہمارا وفاق تک جائے جو ہماری پوری کابینہ اس کے اوپر Stress کررہی ہے کیونکہ احمد کنڈی صاحب نے پہلے ہی کہہ دیا کہ یہ کسی پارٹی کی بات نہیں ہے، یہ تو پورے صوبے کا مقدمہ ہے تو اس میں میرے خیال میں اپوزیشن اور پارلیمان ایک پیج کے پر ہیں اور ہم سارے مل کر اس کے اوپر پریشر

ڈالیں گے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہو ں کہ آپ نے اتنے Important issue کو آج آپ یہاں پر لیکر آئے ہیں اور اس بات کی آپ بالکل اسمبلی میں گو کہ تعداد کم ہےلیکن ہماری پارلیمانی پارٹی کے اندر تمام ایم پی ایز حضرات تمام منسٹرز کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں اور تمام منسٹرز حضرات تمام ایم پی ایز کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں تو میں اگر اکیلا بھی کھڑا ہوں تو یہ میں پوری حکومت کی طرف سے میں پوری بات کرسکتا ہوں ، پوری ذمہ داری کے ساتھ کرسکتا ہوں، پوری اتھارٹی کے ساتھ کرسکتا ہوں جو Individual چند باتیں کیں، آپ نے ڈی آئی خان کے بارے میں یا مختلف جگہوں کے بارے میں، تو ان شاء اللہ تعالیٰ یہ باتیں جو Individual اپنے اپنے حلقوں کی ہیں، میری آپ سے گزارش یہی ہوگی کہ اس کو آپ اپنے Letter کی صورت میں چیف منسٹر تک پہنچائیں، میں بھی چیف منسٹر تک پہنچاؤں گا اور آپ کے جو ذاتی حلقوں کے معاملات ہیں ان کو بھی بہتر کیا جائے گا، تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم سارے اگر مل کر یہ کام کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ بہت جلد انرجی سیکٹر کے اندر ہمارا صوبہ کامیابی حاصل کرے گا اور آج اگر انرجی اینڈ پاور کے حمایت اللہ خان صاحب ہیں جو ایم پی اے تو نہیں ہیں لیکن ایڈوائزر ہیں تو وہ بہت زیادہ کام کررہے ہیں ہمارے چیف منسٹر کی Supervision میں اگر آپ ان کے ساتھ جاکر بیٹھیں تو آپ کو Amazing باتیں پتہ چلیں گی جو اس سے پہلے ہسٹری میں اس صوبے کے اندرنہیں ہوا انرجی سیکٹر میں، اتنا زیادہ کام ہورہا ہے، تو ایک مرتبہ پھر میں اپنے سارے ممبران کا شکریہ ادا کرتا

ہوں، یہ ایک Important مسئلہ ہے اور ہم سب نے مل کر اس کو آگے لیکر چلنا ہے، ان شاء اللہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پہ ہمارے Maximum ایم پی ایز نے ڈیبیٹ میں حصہ لیا اور حکومت کا موقف بھی سامنے آیا، تمام آنریبل ممبرز نے بھی اس پہ بات کی تو تمام آنریبل ممبرز کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am Friday, 15th January, 2021.

(اجلاس بروز جمعةالمبارک مورخہ 15 جنوری 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)